اَلْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ

(جمیع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت وشفقت)

اَلْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

اَلْوَفَا

فِي

رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿جمیع خلق پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و شفقت﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معا وِنینِ ترجمہ وتخریج:

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجدّدی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْوَفَا فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰی ﷺ
﴿جمیع خلق پر حضور نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ وتخریج : حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجدّدی

پروف ریڈنگ : محمد خلیق عامر

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2009ء (1,100)

اِشاعتِ دوم : اگست 2010ء (1,100)

قیمت پرل کاغذ : -/250 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

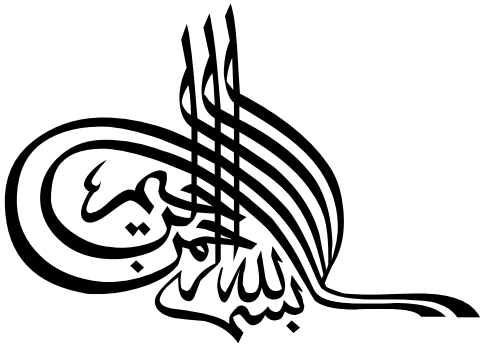

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

﴿وہ گورے مکھڑے والے آقا ﷺ جن کے چہرۂ اَنور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، اور آپ ﷺ یتیموں کے والی اور بیواؤں کا سہارا ہیں۔﴾

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	بَابٌ فِي رَحْمَةِ الْمُصْطَفٰى ﷺ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن میں رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾	٩
٢.	بَابٌ فِي كَوْنِهٖ ﷺ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَشَفَقَتِهٖ عَلَى الْخَلْقِ جَمِيْعًا ﴿حضور ﷺ کی تمام جہانوں اور جملہ مخلوقات پر رحمت و شفقت﴾	١٨
٣.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالنِّسَاءِ ﴿حضور ﷺ کی خواتین پر رحمت و شفقت﴾	٤٨
٤.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَطْفَالِ وَالصِّغَارِ وَالصِّبْيَانِ ﴿حضور ﷺ کی معصوم اور نو عمر بچوں پر رحمت و شفقت﴾	٧٢

الرقم	الأبواب	الصفحة
٥.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالضُّعَفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ﴿حضور ﷺ کی کمزوروں، فقراء اور مساکین پر رحمت وشفقت﴾	١٠٢
٦.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَام ﴿حضور ﷺ کی بیواؤں اور یتیموں پر رحمت و شفقت﴾	١١٨
٧.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْعَبِيْدِ وَالإِمَاءِ وَالْخُدَّامِ ﴿حضور ﷺ کی غلاموں، لونڈیوں اور خدّام پر رحمت وشفقت﴾	١٢٨
٨.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْمَرْضٰى وَالْأَمْوَاتِ	١٤١

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کی بیماروں اور فوت شدگان پر رحمت و شفقت﴾	
٩.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَعْرَابِ وَالْجُهَّالِ وَالسَّائِلِيْنَ	١٧٥
	﴿حضور ﷺ کی دیہاتیوں، ان پڑھوں اور منگتوں پر رحمت وشفقت﴾	
١٠.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْعُصَاةِ وَالْمُخْطِئِيْنَ	١٨٤
	﴿حضور ﷺ کی گنہگاروں اور نافرمانوں پر رحمت و شفقت﴾	
١١.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْمُنَافِقِيْنَ	٢٠٠
	﴿حضور ﷺ کی منافقین پر رحمت وشفقت﴾	
١٢.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَعْدَاءِ وَالْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ	٢١٨

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کی جانی دشمنوں، کفار اور مشرکین پر رحمت و شفقت﴾	
١٣.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُعَاهَدِيْنَ	٢٥٠
	﴿حضور ﷺ کی ذمّیوں اور معاہدین پر رحمت و شفقت﴾	
١٤.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَشَفَقَتِهٖ عَلَى الْحَيَوَانِ وَالطُّيُوْرِ	٢٦١
	﴿حضور ﷺ کی جانوروں اور پرندوں پر رحمت و شفقت﴾	
١٥.	بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَشَفَقَتِهٖ عَلَى النَّبَاتَاتِ وَالْجَمَادَاتِ	٣١٢
	﴿حضور ﷺ کی نباتات اور جمادات پر رحمت و شفقت﴾	
۞	مصادر التخريج	٣٣٢

بَابٌ فِي رَحْمَةِ الْمُصْطَفٰی ﷺ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن میں رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان﴾

۱. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَo (الأنبیاء، ۲۱:۱۰۷)

''اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo''

۲. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللهِ ط اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَo

(آل عمران، ۳:۱۵۹)

''(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo''

۳. وَمَا کَانَ اللهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ط وَمَا کَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَo (الأنفال، ۸:۳۳)

''اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوںo''

٤. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (التّوبة، ٩:١٢٨)

''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں○''

٥. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ○ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ○ (يونس، ١٠:٥٧-٥٨)

''اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آ گئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت (بھی)○ فرما دیجئے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں○''

٦. فَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ○ (البقرة، ٢:٦٤)

''پس اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم یقیناً تباہ ہو جاتے○''

٧. فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا○ (الكهف، ١٨:٦)

''(اے حبیبِ مکرّم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جانِ (عزیز بھی) گھلا دیں گے اگر وہ اس کلامِ (ربّانی) پر ایمان نہ لائے o''

٨. فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُکَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ o (فاطر، ٣٥:٨)

''سو (اے جانِ جہاں!) ان پر حسرت اور فرطِ غم میں آپ کی جان نہ جاتی رہے، بے شک وہ جو کچھ سرانجام دیتے ہیں اللہ اسے خوب جاننے والا ہے o''

٩. وَ اَطِيْعُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ o (آل عمران، ٣:١٣٢)

''اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے o''

١٠. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا o (النّساء، ٤:٦٤)

''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے o''

١١. اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ يَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo (الأعراف، ۷:۱۵۷)

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اورمعاش ومعاد کے علوم ومعارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف وکمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اوران کے لیے پاکیزہ چیزوں کوحلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور اُن سے اُن کے بارِگراں اورطوقِ (قیود) - جو اُن پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے- ساقط فرماتے (اورانہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم وتوقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد ونصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیںo‘‘

۱۲. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُکَ فِي الصَّدَقٰتِ ج فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَo وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَo

(التّوبة، ۹:۵۸ ـ ۵۹)

’’اور ان ہی میں سے بعض ایسے ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ پر طعنہ زنی کرتے ہیں، پھر اگر انہیں ان (صدقات) میں سے کچھ دے دیا جائے تو وہ راضی ہو جائیں اور اگر انہیں اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو وہ فوراً خفا ہو جاتے ہیںo اور کیا ہی

اچھا ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے عطا فرمایا تھا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول (ﷺ مزید) عطا فرمائے گا۔ بے شک ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں (اور رسول ﷺ اسی کا واسطہ اور وسیلہ ہے، اس کا دینا بھی اللہ ہی کا دینا ہے۔ اگر یہ عقیدہ رکھتے اور طعنہ زنی نہ کرتے تو یہ بہتر ہوتا)o"

١٣. وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ط قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌo (التّوبة، ٩:٦١)

"اور ان (منافقوں) میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو نبی (مکرّم ﷺ) کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان (کے کچے) ہیں۔ فرما دیجئے: تمہارے لیے بھلائی کے کان ہیں وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان (کی باتوں) پر یقین کرتے ہیں اور تم میں سے جو ایمان لے آئے ہیں ان کے لیے رحمت ہیں، اور جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کو (اپنی بدعقیدگی، بدگمانی اور بدزبانی کے ذریعے) اذیت پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہےo"

١٤. يَحْلِفُوْنَ بِاللهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ج وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ج فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ج وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍo

(التّوبة، ٩:٧٤)

''(یہ منافقین) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (کچھ) نہیں کہا حالاں کہ انہوں نے یقیناً کلمہ کفر کہا اور وہ اپنے اسلام (کو ظاہر کرنے) کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے (کئی اذیت رساں باتوں کا) ارادہ (بھی) کیا تھا جنہیں وہ نہ پا سکے اور وہ (اسلام اور رسول ﷺ کے عمل میں سے) اور کسی چیز کو ناپسند نہ کر سکے سوائے اس کے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے اپنے فضل سے غنی کر دیا تھا، سو اگر یہ (اب بھی) توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر (اسی طرح) روگرداں رہیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت (دونوں زندگیوں) میں دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور ان کے لیے زمین میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار○''

١٥. لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ○ (الحجر، ١٥:٨٨)

''آپ ان چیزوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جن سے ہم نے کافروں کے گروہوں کو (چند روزہ) عیش کے لیے بہرہ مند کیا ہے، اور ان (کی گمراہی) پر رنجیدہ خاطر بھی نہ ہوں اور اہلِ ایمان (کی دِل جوئی) کے لیے اپنے (شفقت والتفات کے) بازو جھکائے رکھئے○''

١٦. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ (النور، ٢٤:٥٦)

''اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن وحفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)○''

١٧. وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ○

(الشعراء، ٢٦:٢١٥)

’’اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں کے لیے بچھا دیجئے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہےo‘‘

١٨. اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًاo

(الأحزاب، ٣٣:٦)

’’یہ نبیِّ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حق دار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں، اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہےo‘‘

١٩. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًاo وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًاo وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًاo (الأحزاب، ٣٣:٤٥-٤٧)

’’اے نبیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o اور اہلِ ایمان کو اس بات کی بشارت دے دیں کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس خاتم الانبیاء کی نسبتِ غلامی میں ہیں)o‘‘

٢٠. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ط اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ط وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ط وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ط اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ○ (الأحزاب، ٣٣:٥٣)

’’اے ایمان والو! نبیِّ (مکرّم ﷺ) کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے (پھر وقت سے پہلے پہنچ کر) کھانا پکنے کا انتظار کرنے والے نہ بنا کرو، ہاں جب تم بلائے جاؤ تو (اس وقت) اندر آیا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو (وہاں سے اُٹھ کر) فوراً منتشر ہو جایا کرو اور وہاں باتوں میں دل لگا کر بیٹھے رہنے والے نہ بنو۔ یقیناً تمہارا ایسے (دیر تک بیٹھے) رہنا نبیِّ (اکرم ﷺ) کو تکلیف دیتا ہے اور وہ تم سے (اُٹھ جانے کا کہتے ہوئے) شرماتے ہیں اور اللہ حق (بات کہنے) سے نہیں شرماتا، اور جب تم اُن (اَزواجِ مطہّرات) سے کوئی سامان مانگو تو اُن سے پسِ پردہ پوچھا کرو، یہ (ادب) تمہارے دلوں کے لیے اور ان کے دلوں کے لیے بڑی طہارت کا سبب ہے، اور تمہارے لیے (ہرگز جائز) نہیں کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ (جائز) ہے کہ تم اُن کے بعد اَبد تک اُن کی اَزواجِ (مطہّرات) سے نکاح کرو، بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے○‘‘

٢١. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سبا، ٣٤:٢٨)

’’اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتےo‘‘

۲۲. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاo لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط وَ تُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّ اَصِيْلًاo (الفتح، ۴۸:۸-۹)

’’بے شک ہم نے آپ کو (روزِ قیامت گواہی دینے کے لیے اعمال و احوالِ امت کا) مشاہدہ فرمانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان (کے دین) کی مدد کرو اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرو، اور (ساتھ) اللہ کی صبح و شام تسبیح کروo‘‘

۲۳. فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْo وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْo وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْo (الضحیٰ، ۹۳:۹-۱۱)

’’سو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ فرمائیںo اور (اپنے در کے) کسی منگتے کو نہ جھڑکیںo اور اپنے رب کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کریںo‘‘

بَابٌ فِي كَوْنِهٖ ﷺ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَشَفَقَتِهٖ عَلَى الْخَلْقِ جَمِيْعًا

﴿حضور ﷺ کی تمام جہانوں اور جملہ مخلوقات پر رحمت وشفقت﴾

١/١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْکَ يَوْمٌ کَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِکِ، مَا لَقِيْتُ، وَکَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلَى وَجْهِي. فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِکَ لَکَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْکَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْکَ مَلَکَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، فَنَادَانِي مَلَکُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذَالِکَ فِيْمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، ـــ

’’اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ پر جنگِ اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یومِ عقبہ کا تھا، جب میں نے خود کو (بطور نبی) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ (چلتے چلتے) اچانک میں نے دیکھا تو میں قرن الثعالب میں تھا۔ میں نے اپنا سر اُوپر اُٹھایا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اُس نے مجھے ندا دی اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کی گفتگو اور اُن کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا آپ کی خدمت میں پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ اِسے کافروں کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام عرض کیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین (پہاڑ) کو اُٹھا کر اُن کے اُوپر رکھ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اَصلاب (نسلوں) سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... ٣/١١٨٠، الرقم: ٣٠٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ٣/١٤٢٠، الرقم: ١٧٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٠٥، الرقم: ٧٧٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥١٦، الرقم: ٦٥٦١، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٠، الرقم: ٦٩٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٧٠، الرقم: ٨٩٠٢۔

٢/٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اُسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ﷺ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جنہیں اُن کی قوم نے مارتے مارتے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پر نور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ عَلَى

٢: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٨٢/٣، الرقم: ٣٢٩٠، ومسلم في الصحيح،كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ١٤١٧/٣، الرقم: ١٧٩٢، وابن ماجه في السنن،كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ١٣٣٥/٢، الرقم: ٤٠٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند،٤٥٣/١، الرقم: ٤٣٣١، وأبو يعلى في المسند، ١٣١/٩، الرقم: ٥٢٠٥، والبزار في المسند، ١٠٦/٥، ١٠٧، الرقم: ١٦٨٦۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٢٠٠٦/٤، الرقم: ٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١١٩، الرقم: ٣٢١، وأبو يعلى في المسند،٣٥/١١، الرقم: ٦١٧٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة،٤٠/١، الرقم: ٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٤٤/٢، الرقم: ١٤٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩٢/٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢٨٣/١،—

الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وفي رواية: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، میں تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

اِس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں۔''

اِس حدیث کو امام ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً

..... الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٠٢۔

٤-٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب النهي عن سبّ أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/٢١٥، الرقم: ٤٦٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٧، ٢٦٨، الرقم: ٢٣٧٥٧، ٢٢٣٦١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٩٦، الرقم: ٧٨٠٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤، الرقم:١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٨١، الرقم: ٣٥٨٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٤١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٦٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٦٨٨۔

لِلْعَالَمِيْنَ ..... الحديث. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٥/٥. وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٦/٦. وفي رواية: وَهُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت سلمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ''رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ'' (تمام جہانوں کے لئے رحمت) بنا کر بھیجا۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

''اور امام احمد نے حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا: ''آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ''رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ'' (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) اور '' هُدًى لِلْعَالَمِيْنَ'' (یعنی تمام جہانوں کے لئے ہدایت) بنا کر مبعوث فرمایا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ'' مجھے تمام پرہیزگاروں (یعنی انبیاء، اولیاء اور صالحین) کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔''

اِسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ،

٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب كيف كان أول شأن النبي ﷺ، ١/٢١، الرقم: ١٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٩١، الرقم: ١٠٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٨٩-١٩٠، الرقم:—

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِمَالِكِ بْنِ سَعِيْرٍ وَالتَّفَرُّدُ مِنَ الثِّقَاتِ مَقْبُوْلٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رحمت) ہوں۔''

اِس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور ان دونوں نے مالک بن سعیر کو بھی حجت مانا ہے اور ثقہ راویوں کی جانب سے تفرد مقبول ہوتا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨/٨. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي

..... ١١٦٠-١١٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٢٣، الرقم: ٢٩٨١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١٦٨، الرقم: ٢٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٣-١٤٤، الرقم: ١٤٠٢-١٤٠٤، ١٤٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٧-

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٢-٣١٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم: ٤١٨٥-٤١٨٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٢٧، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، وابن الجعد في المسند، ١/٤٧٩، الرقم: ٣٣٢٢-

لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے کئی اسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ''محمد''، ''أحمد''، ''مقفی'' (بعد میں آنے والا) ''حاشر'' (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب لوگ جمع کئے جائیں گے) ''نبي التوبة'' (اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت رجوع کرنے والا) اور ''نبي الرحمة'' (رحمتیں بانٹنے والا نبی) ہوں۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ:

٩: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب البيوع، باب كراهية السخب في السوق، ٢/٧٤٧، الرقم: ٢٠١٨، وأيضًا في كتاب التفسير، باب إنا أرسلنك شاهدًا ومبشرًا ونذيرًا، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٥٨، وأيضًا في الأدب المفرد/٩٥، الرقم: ٢٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم: ٦٦٢٢، والدارمي في السنن،١/١٦، الرقم: ٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٨٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى،١/٣٦٠، ٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٤٥، الرقم: ١٣٠٧٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٤٧، الرقم: ١٤١٠، وأيضًا في الاعتقاد،١/٢٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٦٠، الرقم: ٤٣٥، والطبري في جامع البيان، ٩/٨٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٥٤۔

أَجَلْ وَاللهِ، إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٤٥] وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُوْلِي سَمَّيْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰکِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰی يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی تورات میں بیان کردہ صفات بیان فرمائیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم، تورات میں آپ ﷺ کی بعض صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں: ''(اے نبیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo'' اور آپ اَن پڑھوں کی جائے پناہ، اور میرے (محبوب) بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام ''متوکل'' رکھا ہے آپ نہ تو ترش رو اور سنگ دل ہیں اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں ہیں بلکہ معاف اور درگزر فرمانے والے ہیں۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اُس وقت تک اپنے پاس نہیں بلائے گا جب تک کہ آپ ﷺ کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دے اور وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذریعے اَندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے ہوئے (زنگ آلود) دلوں کو کھول نہ دے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٠. عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَيْرَثِ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِيْمًا رَقِيْقًا.....الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

''حضرت مالک بن حویرث رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ''رحیم'' (نہایت رحمدل) اور ''رقیق'' (نہایت نرم دل) تھے.....الحدیث۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

١١/١١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ١/٤٦٥، الرقم: ٦٧٤، والدار قطني في السنن، ١/٢٧٢، الرقم: ١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٨٨، الرقم: ٦٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٨٥، الرقم: ١٦٧٨، وأيضًا، ٢/١٧، الرقم: ٢١٠٢، ٣/١٢٠، الرقم: ٥٠٧٦۔

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠۔١٧٢٤٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في ــ

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: اُدْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) ابھی دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اِن الفاظ کر ساتھ کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ’’اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد

..... المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩۔

مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد! میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی یہ حاجت پیش کر دی ہے تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، احمد اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابو اسحاق نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخ البانی نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

١٢/١٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.....الحديث.

١٢: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب المناقب، باب ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ٥/٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٥١٩ـ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب (بحیرا) راہب کے پاس پہنچے تو سواریوں سے اُترے اور اپنے کجاوے اُتار دیئے۔ راہب اُن کے پاس آیا حالانکہ وہ (روسائے قریش) اِس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی اپنا سامان اُتار ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے.....الحدیث۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٣/١٣. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى**

١٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٣، الرقم: ٩٠٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٣، الرقم: ٣١٠٩، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٧٥، الرقم: ٥٢٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٥، الرقم: ٨٥٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٠٨، الرقم: ١٥٥٠، والشاشي في المسند، ٢/٨٩، الرقم: ٦١١، والمحاملي في الأمالي، ١/٢٨٧-٢٨٨، الرقم: ٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٨-

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوْا الصَّـلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَالِکَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَـهُ: فَعَلِّمْنَا: قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ، وَرَحْمَتَکَ، وَبَرَکَاتِکَ، عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ. اَللّٰهُمَّ، ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ..... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو تو نہایت احسن انداز سے بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ (تمہارا یہ نذرانہ درود) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: پھر آپ ہی ہمیں درود بھیجنا سکھایئے۔ اُنہوں نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکات کو سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے خاص فرما جو تیرے خاص بندے اور برگزیدہ رسول ہیں، جو بھلائی کے امام بھلائی کے قائد اور رسولِ رحمت ہیں۔ یا اللہ! تو حضور ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین و آخرین (کے لوگ) رشک کریں گے..... الحدیث۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبدالرزاق اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صِفَتِي، أَحْمَدُ الْمُتَوَکِّلُ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ يَجْزِي بِالْحَسَنَةِ وَلَا

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٨٩، الرقم: ١٠٠٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٠، الرقم: ٣٧٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧١۔

يُكَافِيءُ السَّيِّئَةَ. مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ طَيِّبَةُ، وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيُوَضِّؤُوْنَ أَطْرَافَهُمْ، أَنَاجِيْلُهُمْ فِي صُدُوْرِهِمْ، يَصِفُّوْنَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يَصِفُّوْنَ لِلْقِتَالِ، قُرْبَانُهُمُ الَّذِي يَتَقَرَّبُوْنَ بِهٖ إِلَيَّ دِمَاؤُهُمْ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ لُيُوْثٌ بِالنَّهَارِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا وصف یہ ہے کہ (میں) ''أحمد'' ہوں اور ''اَلْمُتَوَکِّل'' (یعنی اللہ پر توکل کرنے والا) ہوں، نہ تندخو ہوں اور نہ ہی سخت دل، نیکی کا بدلہ چکا تا ہوں اور برائی کا بدلہ نہیں لیتا، (میں وہ ہوں کہ) جس کی جائے ولادت شہر مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے اور (وہ آخری نبی ہوں) جس کے اُمتی (اللہ تعالیٰ کی) حمد کرنے والے ہیں، اور اپنے ٹخنوں کے اوپر تک تہبند باندھتے ہیں اور اپنی اطراف (ہاتھ، منہ، پاؤں) دھوتے ہیں (یعنی وضو کرتے ہیں) اور ان کی اناجیل (انجیل کی جمع ہے مراد یہاں قرآن پاک ہے۔) ان کے سینوں میں ہے (یعنی قرآن حفظ کرتے ہیں) اور نماز کے لئے ایسے ہی صف بندی کرتے ہیں جیسے جہاد کے لئے کرتے ہیں اور ان کے (خون میں) وہ قربانی (رچی بسی ہوتی) ہے جس کے ذریعے وہ قربِ الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ رات راہبوں کی طرح اور دن شیروں کی طرح بسر کرتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٥/١٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

١٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/٨٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ١/٣٥٤، الرقم: ١٠٩٦،—

اِسْمِي فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّدٌ، وَفِي الإِنْجِيْلِ أَحْمَدُ، وَفِي التَّوْرَاةِ أُحَيْدُ، وَإِنَّمَا سُمِّيْتُ أُحَيْدَ لِأَنِّي أُحَيِّدُ عَنْ أُمَّتِي نَارَ جَهَنَّمَ، فَأَحِبُّوا الْعَرَبَ بِكُلِّ قُلُوْبِكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقُرْطَبِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن میں میرا نام ''محمد'' انجیل میں ''أحمد'' اور تورات میں ''أحید'' ہے اور بے شک میرا نام اُحید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں اپنی اُمت سے جہنم کی آگ کو ہٹاؤں گا۔ سو تم عربوں سے اپنے دلوں کی گہرائی سے محبت کیا کرو۔'' اِس حدیث کو امام ابن عساکر، قرطبی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا

..... والنووي في تهذيب الأسماء،١/٤٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى،١/١٣٣۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب الصلاة على من ترك دينا، ٢/٨٤٥، الرقم: ٢٢٦٩، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب من ترك مالا فلورثته، ٣/١٢٣٨، الرقم: ١٦١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٣٤، الرقم: ٨٣٩٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٨/٢٩١، الرقم: ١٥٢٦١، وأبو عوانة في المسند، ٣/٤٤٥، الرقم: ٥٦٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٦٩۔

وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٦]، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، وَمَنْ تَرَکَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي، فَأَنَا مَوْلَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا و آخرت ہر دو جگہ پر، میں ہر مومن کا سب سے زیادہ قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''یہ نبیِ (مکرّم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں۔'' پس جو مسلمان فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے ورثاء کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئے کہ اُس کا مددگار میں ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧/١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ٢/٥٩٢، الرقم: ٨٦٧، والنسائي في السنن،كتاب صلاة العيدين، باب كيف الخطبة، ٣/١٨٨، الرقم: ١٥٧٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٥٠، الرقم: ١٧٨٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل،١/١٧، الرقم: ٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٠، الرقم: ١٤٣٧٣، وابن حبان في الصحيح،١/١٨٦، الرقم:١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٦٠، الرقم: ٩٤١٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/١٠٠، الرقم: ٨٥٣١، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٥، الرقم: ٢١١١، وأيضًا، ٤/٩٠، الرقم: ٢١١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٠٦، الرقم: ٥٥٤٤۔

اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ. حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ. وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. وَيَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ. وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ. وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا. وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَکَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ ﷺ کی چشمانِ مقدس سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور جلال زیادہ ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں (کسی بھی وقت) حملہ کرنے والا ہو۔ اور فرماتے: میں اور قیامت اِن دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں پھر آپ ﷺ انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرماتے: یاد رکھو بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی سیرت ہے اور بدترین کام دین میں نئے طریقے (نکالنا) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: میں ہر مومن کے لئے اُس کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل وعیال چھوڑے وہ میرے ذمہ ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: اضْرِبُوْهُ.....فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاکَ اللهُ، قَالَ: لَا تَقُوْلُوْا هٰکَذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وفي رواية: وَلٰکِنْ قُوْلُوْا: رَحِمَکَ اللهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مارو.....(حد خمر جاری ہو جانے کے بعد) جب وہ شخص واپس پلٹا تو کسی شخص نے کہا: تجھے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کہو اور اُس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''بلکہ یوں کہو: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔'' اِسے امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، ٦/٢٤٨٨، الرقم: ٦٣٩٥، وأيضًا في باب ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٩، وأبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب الحد في الخمر، ٤/١٦٢، الرقم: ٤٤٧٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٢٥٢، الرقم: ٥٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٩، الرقم: ٧٩٧٣۔

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب بيان أن بقاء النبي ﷺ أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ٤/١٩٦١، الرقم: ٢٥٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٦٠، الرقم: ٧٢٧٦۔

اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّيْنَا مَعَکَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَکَ الْعِشَاءَ. قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَکَانَ کَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: اَلنُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر ہم نے سوچا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہو گا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا: تم ابھی تک یہیں ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے سوچا کہ ہم یہیں بیٹھے رہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرۂ اقدس آسمان کی طرف اُٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آ جائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا اُن سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری اُمت کے لیے امان ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو

میری اُمت پر وہ وقت آئے گا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٠. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُکَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُکَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيْقُ ذَالِکَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُکَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُکَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيْقُ ذَالِکَ، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُکَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُکَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيْقُ ذَالِکَ، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُکَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُکَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا.

٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب بيان أن القرآن على سبعة أحرف وبيان معناه، ١/٥٦٢، الرقم: ٨٢١، والنسائي في السنن،كتاب الافتتاح، باب جامع ما جاء في القرآن، ٢/١٥٢، الرقم: ٩٣٩، وأيضًا في السنن الكبرى،١/٣٢٦، الرقم: ١٠١١، وأبو داود في السنن،كتاب الصلاة، باب أنزل القرآن على سبعة أحرف، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٢٧، الرقم: ٢١٢١٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣، الرقم: ٧٣٨، والطيالسي في المسند،١/٧٦، الرقم: ٥٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٨٤، الرقم: ٣٨٠١۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی اُمت کو ایک حرف (یعنی لغت) پر قرآن مجید پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ میری اُمت اِس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ اپنی اُمت کو دو حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں تیسری بار حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ اپنی اُمت کو تین حرفوں پر قرآن مجید پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ میری اُمت اِس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں چوتھی بار حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آپ اپنی اُمت کو سات حرفوں (لغات) پر قرآن مجید پڑھائیں، وہ جس حرف (لغت) میں بھی قرآن مجید پڑھ لیں گے صحیح ہو گا۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ١/١٧٥-١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ١/٤٤٨، الرقم: ٢١٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٩، الرقم:—

الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے

..... ٩٥٦، وأبوداود في السنن،كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢١١/٣، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجه في السنن،كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر،٤٨٩/١، الرقم: ١٥٢٧_١٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى،٦٥١/١، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٨/٢،الرقم: ٩٠٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٣١٤/١١، الرقم: ٦٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٣٥٥/٧، الرقم: ٣٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٦/٤_٤٧،الرقم: ٦٨٠٢_٦٨٠٦_

ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٢/٢٢. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فُلَانٌ فِيْهَا، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يٰٓا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ؟ فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نمازِ فجر (باجماعت ادا کرنے) سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں صاحب ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ (یہ بات سن کر) آپ ﷺ ناراض ہوئے اور میں نے آپ ﷺ کو اُس روز سے زیادہ ناراض ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! (کیا) تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں؟ تم میں سے

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من شكا إمامه إذا طوّل، ١/٢٤٩، الرقم: ٦٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٠، الرقم: ٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب من أم قومًا فليخفف، ١/٣١٥، الرقم: ٩٨٤، والدارمي في السنن، ١/٣٢٢، الرقم: ١٢٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١٨، الرقم: ١٧١٠٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥٠٩، الرقم: ٢١٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٠٧، الرقم: ٥٥٧۔

جو بھی لوگوں کی امامت کرے تو اُسے چاہیے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣/٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے (یعنی مختصر نماز پڑھائے) کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اسے جتنا چاہے طول دے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطوّل ما شاء، ١/٢٤٨، الرقم: ٦٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤١، الرقم: ٤٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، ١/٤٦١، الرقم: ٢٣٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، ١/٢١١، الرقم: ٧٩٤، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ٢/٩٤، الرقم: ٨٢٣، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب العمل في صلاة الجماعة، ١/١٣٤، الرقم: ٣٠١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥٦، الرقم: ١٧٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٦، الرقم: ١٠٣١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١١٧، الرقم: ٥٠٥٨۔

٢٤/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پراگندہ حال ہوتے ہیں جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرما دیتا ہے۔‘‘ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ، لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ

٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والأداب، باب فضل الضعفاء والخاملين، ٤/٢٠٢٤، الرقم: ٢٦٢٢، وأيضًا في كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤/٢١٩١، الرقم: ٢٨٥٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٣١، الرقم: ١٠٤٨٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١٠/١٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، الرقم: ٤٨٤٩۔

٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب البراء بن مالك رضي الله عنه، ٥/٦٩٢، الرقم: ٣٨٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٥، الرقم: ١٢٥٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٠٣، الرقم: ٦٤٨٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٣١، الرقم: ٥٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٦٤، الرقم: ٨٦١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٧٠، الرقم: ١٢٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٤٢٠، الرقم: ١٥٩٥۔

لَأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے بالوں والے، غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے لوگ ہیں جنہیں لوگ بنظرِ حقارت دیکھتے ہیں، مگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس میں سچا کر دے۔ حضرت براء بن مالک ﷺ بھی اُنہی میں سے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الناس، ٤/٣٢٣، الرقم: ١٩٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الرحمة، ٤/٢٨٦، الرقم: ٤٩٤٢، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٦، الرقم: ٣٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠١، الرقم: ٧٩٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢١٣، الرقم: ٤٦٦، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٥٢٦، الرقم: ٦١٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم: ٢٥٣٦٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٧، الرقم: ٧٦٣٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٥٤، الرقم: ٢٤٥٣، والطيالسي في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٢٥٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٦١، الرقم: ١٦٤٢٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤٧٦، الرقم: ١١٠٥٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٠٤۔

يَقُوْلُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم ﷺ (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت، بدبخت کے سوا کسی (کے دل) سے نہیں نکالی جاتی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ذہبی نے اِن کی موافقت کی ہے۔

٢٧/٢٧. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيْعَ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيْدٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوْا: فُلَانَةُ، قَالَ: فَعَرَفَهَا، وَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُوْنِي بِهَا، قَالُوْا: كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِيَكَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا لَا أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ

٢٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٤/٨٤، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٨٩، الرقم: ١٥٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٨، الرقم: ١٩٤٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٧٥، الرقم: ١١٢١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٤٠، الرقم: ٦٢٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٢٧، الرقم: ١٩٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٨، الرقم: ٦٨٠٩ ـ

مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ، فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، جب ہم جنت البقیع پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک نئی قبر دیکھ کر لوگوں سے اُس کے بارے میں دریافت فرمایا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فلاں کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اِس کی وفات کی اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ روزے سے تھے اور دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ جب تک میں تم میں موجود ہوں مجھے ہر شخص کی وفات کی ضرور اطلاع ہونی چاہیے کیونکہ میرا اُن کی نماز جنازہ پڑھنا اُن کے لیے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپ ﷺ (اُس کی) قبر پر تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں، آپ ﷺ نے چار تکبیریں ادا فرمائیں (یعنی اس کی نمازِ جنازہ پڑھی)۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ

٢٨: أخرجه البزار في المسند، ٥/٣٠٨، الرقم: ١٩٢٥، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٣٨-٣٩، الرقم: ٢٥-٢٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/١٩٤، والشاشي في المسند، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٨٣، الرقم: ٦٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤، والحارث في المسند، ٢/٨٨٤، الرقم: ٩٥٣-

لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ، تُحْدِثُوْنَ وَتُحْدَثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالشَّاشِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک کچھ سیاحت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے بھی ہیں جو مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں اور فرمایا: میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (بذریعہ وحی الٰہی اور میری سنت) تمہیں نئے نئے احکام ملتے ہیں اور میری وفات بھی تمہارے لئے خیر ہے کیونکہ (میری قبر میں بھی) تمہارے اعمال میرے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ چنانچہ اگر (تمہاری) نیکیاں دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا کروں گا اور اگر برائیاں دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کروں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بزار، جھضمی، شاشی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٩/٢٩. قال الإمام البيهقي: سَمَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ: رَسُوْلًا، نَبِيًّا، أُمِّيًّا، وَسَمَّاهُ: شَاهِدًا، وَمُبَشِّرًا، وَنَذِيْرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ، وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، وَسَمَّاهُ: رَءُوْفًا رَحِيْمًا، وَسَمَّاهُ: نَذِيْرًا مُّبِيْنًا،

٢٩: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٥٩-١٦٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٠-

وَسَمَّاهُ: مُذَكِّرًا، وَجَعَلَهُ رَحْمَةً، وَنِعْمَةً، وَهَادِيًا، وَسَمَّاهُ: عَبْدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا.

’’امام بیہقی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کو مندرجہ ذیل اسمائے مبارکہ عطا فرمائے: رسول، نبی، اُمّی اور آپ ﷺ کو شَاهِدًا، وَمُبَشِّرًا، وَنَذِيْرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ، (یعنی اللہ کے اذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا)، سِرَاجًا مُّنِيْرًا (روشن کرنے والا چراغ) کا نام بھی دیا ہے اور آپ ﷺ کو رَءُوْفًا، (نہایت مہربان)، رَحِيْمًا، (نہایت رحم کرنے والا) نَذِيْرًا مُّبِيْنًا (روشن نشانیوں کے ساتھ اللہ کا ڈر سنانے والا) اور مُذَكِّرًا‘‘ (یعنی اللہ کی یاد دلانے والے) کے اَسماء مبارکہ بھی عطا فرمائے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمت،نعمت اور ہدایت دینے والا بنایا ہے اور عبد (کامل) کا نام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور آپ کی آل پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے۔‘‘

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالنِّسَاءِ

﴿حضور ﷺ کی خواتین پر رحمت و شفقت﴾

٣٠/١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: غَلَبَنَا عَلَيْکَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِکَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ صحابیات حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) آپ کی جانب (سے فیض پانے میں) مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لئے ایک دن مقرر فرما دیا۔ اُس دن آپ ﷺ اُن سے ملاقات فرماتے، اُنہیں نصیحت فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام بتلاتے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ١/٥٠، الرقم: ١٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ٤/٢٠٢٨، الرقم: ٢٦٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٤، الرقم: ١١٣١٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥١، الرقم: ٥٨٩٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٠٦، الرقم: ٢٩٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٦١، الرقم: ١٢٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣١، الرقم: ٩٧٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٥٥، الرقم: ٣٠٥٣۔

٢/٣١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی (سختی سے) ممانعت فرما دی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ، يُقَالُ لَهٗ: أَنْجَشَةُ،

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، ٣/١٠٩٨، الرقم: ٢٨٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، ٣/١٣٦٤، الرقم: ١٧٤٤، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، ٤/١٣٦، الرقم: ١٥٦٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ٢/٩٤٧، الرقم: ٢٨٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٥، الرقم: ٨٦١٨، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٣، الرقم: ٢٤٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٢، الرقم: ٤٧٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٤٤، الرقم: ١٣٥۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ٥/٢٢٩٤، الرقم: ٥٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمة النبي ﷺ للنساء، ٤/١٨١١۔ ١٨١٢، الرقم: (٧٣) ٢٣٢٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٣٤۔١٣٥، الرقم: ١٠٣٥٩۔١٠٣٦٣، وأحمد بن حنبل في ــ

وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: رُوَيْدَکَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ، يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دربارِ اقدس میں انجشہ نامی ایک خوش الحان حدی خواں تھا (جب اُس کی حدی خوانی سے اُونٹ تیز رفتاری سے دوڑنے لگے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے انجشہ! نرمی کرو کہیں شیشوں کو نہ توڑ دینا، یعنی نازک سی عورتوں کو تکلیف نہ دو (اونٹوں کی رفتار کم کرلو)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣٣/٤ . عَنْ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

..... المسند، ٣/٢٢٧، الرقم: ١٣٤٠١، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١١٩، الرقم: ٥٨٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٢١، الرقم: ٢٩٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٩١، الرقم: ٢٨٠٩، وأيضًا، ٧/١١٦، ١٢١، الرقم: ٤٠٦٤، ٤٠٧٥، والروياني في المسند، ٢/٣٨١، الرقم: ١٣٥٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٨، الرقم: ١٣٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢٧، الرقم: ٢٠٨٢٠ـ ٢٠٨٢٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٣٠ـ٤٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢١٤، ٤/٣٢٠، ٨/٢٠، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من كان في حاجة أهله فأقيمت الصلاة فخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٦٤٤، وأيضًا في كتاب النفقات، باب خدمة الرجل في أهله، ٥/٢٠٥٢، الرقم: ٥٠٤٨، وأيضًا في كتاب الأدب، باب كيف يكون الرجل في أهله، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٩٢، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة—

يَصْنَعُ فِي بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهٖ، تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهٖ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ اپنے کاشانۂ اقدس میں کیا کیا کام کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: آپ ﷺ گھر والوں کے کاموں میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَأَرْسَلَتْ

..... والرقائق والورع، باب: (٤٥) منه، ٤/٦٥٤، الرقم: ٢٤٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٩، الرقم: ٢٤٢٧٢، والطيالسي في المسند، ١/١٩٨، الرقم: ١٣٨٣، وابن راهويه في المسند، ٣/٨٧٩، الرقم: ١٥٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢١٥، الرقم: ٢٩٨٩۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/٢٠٠٣، الرقم: ٤٩٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب البيوع، باب فيمن أفسد شيئا يغرم مثله، ٣/٢٩٧، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب عشرة النساء، باب الغيرة، ٧/٧٠، الرقم: ٣٩٥٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥/٢٨٥، الرقم: ٨٩٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب الحكم فيمن كسر شيئا، ٢/٧٨٢، الرقم: ٢٣٣٤، والدارمي في السنن، ٢/٣٤٣، الرقم: ٢٥٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٥، الرقم: ١٢٠٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٥٥، الرقم: ٣٨٤٩۔

إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ، فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُوْلُ: غَارَتْ أُمُّكُمْ، ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ دیگر اُمہات المؤمنین میں سے کسی ایک نے رکابی میں آپ ﷺ کے لیے کھانا بھیجا۔ آپ ﷺ جس زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے اُنہوں نے (غیرت کی وجہ سے) خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس سے رکابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ تو آپ ﷺ نے رکابی کے ٹکڑے جمع کیے اور پھر اُس میں کھانے کو جمع فرمانے لگے جو اُس رکابی میں تھا۔ آپ ﷺ نے (خادم سے) فرمایا: تمہاری ماں نے غیرت کھائی۔ پھر آپ ﷺ نے اُس خادم کو روک لیا، یہاں تک کہ جس زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اُن سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر واپس بھجوا دی اور ٹوٹی ہوئی اُن کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی، ابوداود، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ٥/٢٢٧٠، الرقم: ٥٧٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب

النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی رہتی اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تو وہ اندر چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ اُنہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ دوبارہ کھیلنے لگ جاتیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦/٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: وَاللهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

..... فضائل الصحابة، باب في فضل عائشة رضی الله عنها، ٤/١٨٩٠، الرقم: ٢٤٤٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في اللعب بالبنات، ٤/٢٨٣، الرقم: ٤٩٣١، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، ١/٦٣٧، الرقم: ١٩٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٠٥، الرقم: ٨٩٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣٤، الرقم: ٢٦٠١٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١٧٣، الرقم: ٥٨٦٣۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب حسن المعاشرة مع الأهل، ٥/١٩٨٨، الرقم: ٤٨٩٤، وأيضًا في باب نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، ٥/٢٠٠٦، الرقم: ٤٩٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/٦٠٩، الرقم: ٨٩٢، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك، ٣/١٩٥، الرقم: ١٥٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٤، الرقم: ٢٤٥٨٥، وابن راهويه في المسند، ٢/٢٧٣، الرقم: ٧٨١۔

يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، لِكَي أَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِي حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَاقْدِرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ، حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں وہ منظر آج بھی دیکھ رہی ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے آپ ﷺ کی مسجد میں جنگی مشقیں کر رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں اُن کی مشقیں دیکھتی رہوں۔ آپ ﷺ میری وجہ سے قیام فرما رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی، اب تم خود اندازہ کر لو کہ ایک کمسن اور کھیل کی شائق لڑکی کتنی دیر کھیل کو دیکھتی ہے (یعنی آپ کافی دیر کھڑی رہیں)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٨/٣٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم: ٩٠٩، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ٣/١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرفعة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/٦٠٧، ٦٠٨، الرقم: ٨٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٨٩٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١٨٠، ١٨٧، الرقم: ٥٨٧١، ٥٨٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢٤، الرقم: ٢٠٨٠١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٤/٢٨١، الرقم: ٥١١٠۔

جَوَارِيَ الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ وَذَالِکَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا بَکْرٍ، إِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لمسلم: وَفِيْهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ.

وفي رواية لمسلم: وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُوْ بَکْرٍ فَکَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ عَنْهُ وَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَکْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (میرے گھر) تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں، جنگ بُعاث میں انصار کی بہادری کے گیت گا رہی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ یہ (پیشہ ور) گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجا؟ یہ عید کے دن کی بات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! (رہنے دو) ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ اس گھر میں دو باندیاں تھیں، جو دف بجا (کر گا) رہی تھیں۔‘‘

امام مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ’’حضور نبی اکرم ﷺ کپڑا اُوڑھے آرام فرما تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا تو آپ ﷺ نے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ابو بکر! انہیں رہنے دو یہ ایام عید ہیں۔‘‘

٩/٣٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی (اپنے کسی کام کے سلسلے میں) حضور نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہیں لے جانا چاہتی تو لے جاتی تھی۔'' اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لِي إِلَيْکَ حَاجَةً، فَقَالَ: يَا أُمَّ فُلَانٍ، انْظُرِي أَيَّ السِّکَکِ شِئْتِ، حَتّٰى أَقْضِيَ لَکِ حَاجَتَکِ، فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خرابی تھی، وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے،

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم: ٥٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٨، الرقم: ١١٩٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٠٢، والنووي في رياض الصالحين/١٧١، الرقم: ١٧١۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الجلوس في الطرقات، ٤/٢٥٧، الرقم: ٤٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٩، الرقم: ١٢٢١٨۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُم فلاں! جس گلی میں چاہو انتظار کرو، میں تمارا مسئلہ حل کروں گا، پھر آپ ﷺ نے راستہ میں اُس سے بات کی اور اُس کی حاجت پوری کر دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٠/١١. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوْتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللهُ ابْنَ عَفْرَآءَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، إِنَّکَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَکَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِي أَيْدِيْهِمْ، وَإِنَّکَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ، حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلٰى فِي امْرَأَتِکَ، وَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْفَعَکَ فَيَنْتَفِعَ بِکَ

١١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الوصايا، باب أن يترك ورثته أغنياء خير من أن يتكفَّفوا الناس، ٣/١٠٠٦، الرقم: ٢٥٩١، ٢٥٩٣، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: اللهم أمض لأصحابي هجرتهم، ٣/١٤٣١، الرقم: ٣٧٢١، ونحوه الرقم: ٤١٤٧، ٥٠٣٩، ٥٣٣٥، ٥٣٤٤، ٦٠١٢، ٦٣٥٢، ومسلم في الصحيح،كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث، ٣/١٢٥٠، الرقم: ١٦٢٨، ومالك في الموطأ،كتاب الوصية، باب الوصية في الثلث لا تتعدي، ٢/٧٦٣، الرقم: ١٤٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٦٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٣، الرقم: ١١٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٤٥، الرقم: ٨٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٨، الرقم: ١٢٣٤٥۔

نَاسٌ، وَيُضَرَّ بِکَ آخَرُوْنَ، وَلَمْ يَکُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، اور اُس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اُس جگہ مرنا ناپسند فرماتے تھے جہاں سے اُنہوں ہجرت کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: نصف کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: تہائی مال کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تہائی مال سے درست ہے، لیکن تہائی مال بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اُنہیں غریب چھوڑ کر جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور جو کچھ تم راہِ خدا میں خرچ کرو وہ صدقہ ہے، یہاں تک کہ جو لقمہ اُٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو، وہ بھی صدقہ ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اعلیٰ منصب عطا فرمائے گا، بہت سارے لوگ تم سے نفع اُٹھائیں گے جبکہ بعض لوگ نقصان بھی اُٹھائیں گے۔ (بعد ازاں آپ ﷺ کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا حضرت سعد رضی اللہ عنہ فوج کے سپہ سالار بنے اور بہت سارے لوگ ان کی فتوحات سے مالِ غنیمت سے مستفید ہوئے، کئی مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ کفار آپ کے ہاتھوں قتل ہوئے اور وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے تھے)۔ اُن دنوں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/٤١. وفي رواية: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحِسبة، ولكل امرىء ما نوى، ١/٣٠، الرقم: ٥٦، وأيضاً في كتاب الجنائز، باب رِثَاء النبي ﷺ سعد بن خولة، ١/٤٣٥، الرقم: ١٢٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب—

اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: إِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جو کچھ خرچ کرتے ہو کہ جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں اجر دیا جاتا ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّکَ،

..... الوصية بالثلث، ٣/١٢٥٠، الرقم: ١٦٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٨٣، الرقم: ٩٢٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٢٩٢، الرقم: ٧١٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٤١، الرقم: ٣٠٠٠۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ٥/٢٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤/١٩٧٤، الرقم: ٢٥٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، ٢/١٢٠٧، الرقم: ٦٠٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٥، الرقم: ٢٠٠٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٧٥، الرقم: ٤٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤٠٥، الرقم: ٩٦١، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٨٢، الرقم: ٦٠٩٤، وابن راهويه في المسند، ١/٢١٦، الرقم: ١٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٧٩، الرقم: ٧٥٥٢۔

قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّکَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّکَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوْکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہاری والدہ ہے۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٣/١٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا، كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ، فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَهٰذِهِ لِعَائِشَةَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهٰذِهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهٰذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَ يَتَدَافِعَانِ حَتّٰى أَتَيَا مَنْزِلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، سو ایک دن اُس نے آپ ﷺ کے لئے سالن بنایا، پھر دعوت دینے کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اور یہ دعوت عائشہ کے لئے بھی

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، ٣/١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥ ـ

ہے؟ تو اُس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں بھی نہیں آ سکتا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ بھی) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اُس شخص نے تیسری بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (عائشہ) بھی، اُس نے تیسری بار کہا: ہاں، یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اُٹھے اور اُس شخص کے گھر تشریف لے گئے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٤/١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رضي الله عنها وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب هبة المرأة لغير زوجها وعتقها، ٢/٩١٦، الرقم: ٢٤٥٣، وأيضًا في كتاب الشهادات، باب في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء ٢/٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب القضاء بالقرعة، ٢/٧٨٦، الرقم: ٢٣٤٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣، والدارمي في السنن، ٢/١٩٤، الرقم: ٢٢٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٧، الرقم: ٢٤٩٠٣۔

سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ سو جس کا قرعہ نکلتا اُسے اپنے ساتھ لے جاتے اور آپ ﷺ نے اُن کے درمیان ہر ایک کے لئے ایک رات اور دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ اُنہوں نے اپنی باری اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اِس سے اُن کا مقصود آپ ﷺ کی رضامندی تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٤٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَالِکَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّکِ تَقُوْلِيْنَ: لَا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) حضور نبی

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب النكاح، باب غيرة النساء ووجدهن، ٥/٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٣٠، ومسلم في الصحيح،كتاب فضائل الصحابة، باب فضل عائشة رضى الله عنها، ٤/١٨٩٠، الرقم: ٢٤٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٩، الرقم: ٧١١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦١، الرقم: ٢٤٣٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٦٥، الرقم: ٩١٥٦، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٩٨، ٢٩٩، الرقم: ٤٨٩٣، ٤٨٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٤٦، الرقم: ١٢٢۔

اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: (اے عائشہ!) میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب خفا ہوتی ہو۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: ربِّ محمد کی قسم! اور جب تم خفا ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو: ربِ ابراہیم کی قسم! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اُس وقت میں صرف آپ کا نام ہی تو چھوڑتی ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧/٤٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٥، وابن ماجه في السنن،كتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، ١/٦٣٦، الرقم: ١٩٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٨٤، الرقم: ٤١٧٧، والبزار في المسند، ٣/٢٤٠، الرقم: ١٠٢٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٠، الرقم: ٢٨٥٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٣١٨، الرقم: ١٣١٢۔

٤٧/١٨. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی شخص پر اُس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یا کماؤ تو اُسے بھی پہناؤ، اُس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے برے لفظ نہ کہو اور اُسے خود سے الگ نہ کرو مگر گھر کے اندر ہی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٨/١٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيْمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيْمَا

١٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، ٢/٢٤٤، الرقم: ٢١٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج، ١/٥٩٣، الرقم: ١٨٥٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٧٣، ٦/٣٢٣، الرقم: ٩١٧١، ١١١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٤٧، الرقم: ٢٠٠٢٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/١٤٨، الرقم: ١٢٥٨٣، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٨٢، الرقم: ٤١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤٢٧، الرقم: ١٠٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٠٥، الرقم: ١٤٥٥٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٢، الرقم: ٢٩٦٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢٧٢۔

١٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ٢/٢٤٢، الرقم: ٢١٣٤، والدارمي في السنن، كتاب النكاح، باب—

تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ. قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: يَعْنِي الْقَلْبَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اُمہات المؤمنین میں) انصاف سے باریاں تقسیم کرتے اور دعا فرماتے: یا اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اُس پر اختیار نہیں رکھتا۔ (امام ابو داود نے فرمایا: یعنی دل پر)۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، دارمی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠/٤٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

..... في القسمة بين النساء، ٢/١٩٣، الرقم: ٢٢٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٤، الرقم: ٢٥١٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٥، الرقم: ٤٢٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٣٧، الرقم: ١٧٥٤١، والحاكم في المستدرك، ٢/٢٠٤، الرقم: ٢٧٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٩٨، الرقم: ١٤٥٢١۔

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن،كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، ٣/٢٩، الرقم: ٢٥٧٨، وابن ماجه في السنن،كتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، ١/٥٣١، الرقم: ١٩٧٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٠٤، الرقم: ٨٩٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٩، الرقم: ٢٤١٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٥٤٥، الرقم: ٤٦٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣١، الرقم: ٣٣٥٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٤٧، الرقم: ١٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٨، الرقم: ١٩٥٤٤۔

سَفَرٍ، قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ، فَسَبَقَنِي، فَقَالَ: هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد جب میرا وزن بڑھ گیا تو میں نے پھر آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی، اس دفعہ آپ ﷺ مجھ پر سبقت لے گئے اور فرمایا: (عائشہ!) یہ اُس جیت کا بدلہ ہو گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١/٥٠. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا، وَقَالَ: أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجِزُهُ، وَخَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ مُغْضَبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ، قَالَ: فَمَكَثَ أَبُوْ بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا،

٢١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في المزاح، ٤/٣٠٠، الرقم: ٤٩٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧١، ٢٧٢، الرقم: ١٨٤١٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٩، ٣٥٦، الرقم: ٨٤٩٥، ٩١٥٥، والبزار في المسند، ٨/٢٢٣، الرقم: ٣٢٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٦۔

فَقَالَ لَهُمَا: أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اور جب اندر داخل ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز سے بات کرتے سنا اُنہوں نے حضرت عائشہ کو تھپڑ مارنے کے لئے بڑھے اور کہا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آواز بلند کر رہی ہو، لیکن آپ ﷺ نے اُنہیں روک دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں باہر چلے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت عائشہ سے مزاحاً) فرمایا: دیکھا میں نے تمہیں اِس آدمی سے کیسے بچا لیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اور دونوں کو باہم شیر وشکر پایا تو عرض کیا: مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کیجئے۔ جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٢/٥١. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

٢٢: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، أبواب الملاعبة، باب ملاعبة الرجل زوجته، ٥/٣٠٢، ٣٠٣، الرقم: ٨٩٣٩، ٨٩٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١١٨، ١١٩، الرقم: ٨١٤٧، والبيهقي في ـــ

اللهِ وَجَابِرَ بْنَ عُمَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ رضي الله عنهما يَرْمِيَانِ، قَالَ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: أَكَسَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ: أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ شَيءٍ لَيْسَ مِنْ ذِكْرِ اللهِ فَهُوَ لَعِبٌ، لَا يَكُوْنُ أَرْبَعَةٌ: مُلَاعَبَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ، وَتَأْدِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمَشْيُ الرَّجُلِ بَيْنَ الْغَرَضَيْنِ، وَتَعَلُّمُ الرَّجُلِ السَّبَاحَةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ: وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بَخْتٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ اور جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہما کو تیر اندازی کرتے دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اُن میں سے ایک بیٹھ گیا تو اسے اس کے دوست نے کہا: کیا تھک گئے ہو؟ اُس نے کہا: ہاں، پھر اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہے وہ فضول ہے، سوائے چار چیزوں کے: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ لاڈ پیار کرنا، (جنگ کی خاطر) انسان کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو اُمور کی سرانجام دہی کے لئے انسان کا چلنا اور انسان کا تیراکی سیکھنا۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ سوائے عبد الوہاب بن بخت کے اور وہ بھی ثقہ ہے۔

..... السنن الكبرى، ١٠/١٥، الرقم: ١٩٥٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٦٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٨٠، الرقم: ٢٠١٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٨٦۔

٢٣/٥٢. عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَدْ آنَ لَکَ أَنْ تَزُوْرَنَا، فَقَالَ: أَقُوْلُ يَا أُمَّه کَمَا قَالَ الْأَوَّلُ: زُرْ غِبًّا، تَزْدَدْ حُبًّا، قَالَ: فَقَالَتْ: دَعَوْنَا مِنْ رَطَانَتِکُمْ هٰذِهٖ، قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ شَيءٍ رَأَيْتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَسَکَتَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا کَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي. قَالَ: يَا عَائِشَةُ، ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي. قُلْتُ: وَاللهِ، إِنِّي أُحِبُّ قُرْبَکَ، وَأُحِبُّ مَا يَسُرُّکَ. قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْکِي حَتّٰى بَلَّ حِجْرَهٗ، قَالَتْ: وَکَانَ جَالِسًا فَلَمْ يَزَلْ يَبْکِي حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهٗ. قَالَتْ: ثُمَّ بَکٰى حَتّٰى بَلَّ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْکِي. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَبْکِي، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَکَّرْ فِيْهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ [البقرة، ٢: ١٦٤] الْآيَةَ، کُلَّهَا. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عطا بن اَبی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے عبید بن عمیر سے فرمایا: اب وقت

٢٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب التوبة، ذکر البيان بأن المرء عليه إذا تخلى لزوم البکاء، ٢/٣٨٦، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٢٥٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٣٩، الرقم: ٥٢٣، وأبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ/ ١٥٣ـ ١٥٤ـ

ملا ہے ہماری ملاقات کے لئے؟ اُنہوں نے عرض کیا: اے میری اماں جان! میں وہی کہتا ہوں جو پہلے لوگوں نے کہا تھا کہ کبھی کبھار ملا کرو، اِس سے محبت بڑھتی ہے۔ اِس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم نے تمہاری اِس عجمی زبان کی بدولت ہی تمہیں دعوت دی، حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو سب سے حیران کن بات دیکھی اُس کے بارے میں مجھے بتایئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ کچھ دیر خاموش رہیں پھر فرمایا: جن راتوں میں (حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام) میرے پاس تھا ان میں سے ایک رات آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! مجھے الگ چھوڑ دو کہ میں آج رات اپنے رب کی عبادت کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) خدا کی قسم! میں آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو پسند ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گود مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تشریف فرما رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی تر ہو گئی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں نماز فجر کی اطلاع دینے آئے اور آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ (آپ کے توسل سے تو) آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔ اس کے لئے بربادی ہے جس نے اسے پڑھا اور اس میں غور و فکر نہ کیا۔ (وہ آیت یہ ہے:) ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ ''بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں ..... آپ ﷺ نے آخر تک مکمل

آیت بیان کی۔'' اِس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية عنها: قَالَتْ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(١)

''ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنها فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت اس درجہ قیام فرما ہوتے کہ آپ ﷺ کے دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ بنوں؟'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر، ٤/١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٧، وأيضًا عن المغيرة رضي الله عنه في كتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم الله، ٥/٢٣٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/٢١٧٢، الرقم: ٢٨٢٠، والترمذي عن المغيرة رضي الله عنه في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/٢٦٨، الرقم: ٤١٢، وقال: حديث المغيرة بن شعبة حديث حسن صحيح۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَطْفَالِ وَالصِّغَارِ وَالصِّبْيَانِ

﴿حضور ﷺ کی معصوم اور نوعمر بچوں پر رحمت و شفقت﴾

٥٣/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اُس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے تھے وہ بولے: (یا رسول اللہ!) میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اِس پر آپ ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، وأيضًا في الأدب المفرد/٤٦، الرقم: ٩١، ٩٩، ومسلم في الصحيح،كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٨، وابن حبان في الصحيح،٢/٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٢، الرقم: ٣٤١٩۔

نہیں کیا جاتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٥٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: أَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالُوْا: لٰكِنَّا، وَاللهِ، مَا نُقَبِّلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی لوگ آئے، اور اُنہوں نے پوچھا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اُنہوں نے کہا: بخدا ہم تو اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں اُس کا مالک تو نہیں ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٥٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥٢، وأيضًا في الأدب المفرد/٤٨، الرقم: ٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، ٢/١٢٠٩، الرقم: ٣٦٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٦، الرقم: ٢٤٣٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٦٦، الرقم: ١١٠١٣۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ: إنا بك لمحزونون، ١/٤٣٩، الرقم: ١٢٤١، ومسلم في الصحيح،

بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَأْخُذُهُ، فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية أبي يعلى: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَرْحَمَ بِالصِّبْيَانِ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنی اولاد پر شفیق نہیں دیکھا، (آپ ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدینہ کی بالائی بستی میں بغرضِ رضاعت قیام پذیر تھے، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے، آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف لے جاتے درآں حالیکہ وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اُس دایہ کا خاوند لوہار تھا، آپ ﷺ اُنہیں گود میں اُٹھاتے، بوسہ دیتے اور پھر لوٹ آتے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور ابو یعلی کی روایت میں ہے: ’’حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں پر شفقت فرمانے والے تھے۔‘‘ اِس کی اسناد صحیح ہے۔

..... كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٢، الرقم: ١٢١٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٠٥، ٢٠٦، الرقم: ٤١٩٥، ٤١٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٦٥، الرقم: ١١٠١١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٣٦، ١٣٧۔

٥٦/٤ . عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (امامت کراتے ہوئے) حالتِ نماز میں حضرت اُمامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اُٹھائے ہوئے تھے، سو جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے اور جب سجدہ فرماتے تو اُسے نیچے اُتار دیتے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥٧/٥ . عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله

٤: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ١/١٩٣، الرقم: ٤٩٤، ومسلم في الصحيح،كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة، ١/٣٨٥، الرقم: ٥٤٣، وأبو داود في السنن،كتاب الصلاة، باب العمل في الصلاة، ١/٢٤١، الرقم: ٩١٧، والنسائي في السنن،كتاب الصلاة، باب حمل الصبايا في الصلاة ووضعهن في الصلاة، ٣/١٠، الرقم: ١٢٠٤، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٨٣، الرقم: ٧٨٣-٧٨٤.

٥: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٣/١٣٧٠، الرقم: ٣٥٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٢، والترمذي في السنن،كتاب—

عنهما عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اِس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اِس سے محبت فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٥٨. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجْرِهٖ

..... المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ٥/٦٦١، الرقم: ٣٧٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤١٦، الرقم: ٦٩٦٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٨٠، الرقم: ٣٢١٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣١، الرقم: ٢٥٨٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٨، الرقم: ١٣٥٣۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الطهارة، باب حكم بول الصبيان، ١/٩٠، الرقم: ٢٢١، ومسلم في الصحيح،كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم: ٢٨٦، وأبو داود في السنن،كتاب الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب، ١/١٠٢، الرقم: ٣٧٤، والنسائي في السنن،كتاب الطهارة، باب بول الصبي الذي لم يأكل الطعام، ١/١٥٧، الرقم: ٣٠٢، ومالك في الموطأ،كتاب الطهارة، باب ما جاء في بول الصبي، ١/٦٤، الرقم: ١٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٧٨، الرقم: ٤٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٩٢۔

فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اُس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٩/٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ اُنہیں برکت کی دعا دیتے چنانچہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر بہا دیا اور اُسے نہ دھویا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ٥/٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم: ٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١٢، الرقم: ٢٥٨١٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٩٣، وابن راهويه في المسند، ٢/١١٦، الرقم: ٥٨٧، والحميدي في المسند، ١/٨٨، الرقم: ١٦٤۔

٦٠/٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا، اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦١/٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي

٨: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره ما البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان رسول الله ﷺ أحسن الناس خلقًا، ٤/١٨٠٤، الرقم: ٢٣٠٩، والترمذي في السنن،كتاب البر والصلة، باب ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٤/٣٦٨، الرقم: ٢٠١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٥، الرقم: ١٣١٨٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٥٢، الرقم: ٢٨٩٣، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٠٤، الرقم: ٣٣٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٢٨، الرقم: ٩٠٣٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ١٣٦١، ١٣٦٣ـ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ١/٢٥٠، الرقم: ٦٧٧، ومسلم في الصحيح،كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٣، الرقم: ٤٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٩، الرقم: ١٢٠٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥١٠، الرقم: ٢١٣٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٤١، الرقم: ٣١٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٩٣، الرقم: ٣٨٤٨، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤٧٧، الرقم: ١١٠٥٤ـ

الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اِسے لمبی کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اِس کے رونے کی وجہ سے اِس کی ماں کو تکلیف ہوگی (کیونکہ اس وقت خواتین بھی مسجد میں نماز ادا کرنے آتی تھیں)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠/٦٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٤، الرقم: ٥٦٤٩، وأيضًا في كتاب الزكاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة، ٢/٥١٤، الرقم: ١٣٥٢، ومسلم في الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات، ٤/٢٠٢٧، الرقم: ٢٦٢٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، ٤/٣١٩، الرقم: ١٩١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٧، الرقم: ٢٤٦١٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٠١، الرقم: ٢٩٣٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٥٧، الرقم: ١٩٦٩٣، وابن راهويه في المسند، ٣/٩٧٦، الرقم: ١٦٩٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٩، الرقم: ١٤٧٣۔

فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لے کر (کھانے کے لئے) کچھ مانگنے آئی۔ اُس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ میں نے وہی کھجور اُسے دے دی۔ اُس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی (خود اُس میں سے کچھ نہ کھایا)۔ پھر وہ عورت چلی گئی۔ اِس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اِن بیٹیوں کے ذریعے آزمایا جائے اور پھر وہ اِن پر احسان کرے تو وہ اُس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بن جاتی ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٣/١١. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں حضور

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٥/٢٠٥٦، الرقم: ٥٠٦١-٥٠٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ٣/١٥٩٩، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين، ٢/١٠٨٧، الرقم: ٣٢٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/١٧٥، الرقم: ٦٧٥٩، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/٢٥٩، الرقم: ٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٧٧، الرقم: ٤٣٨٩.

نبی اکرم ﷺ کے زیرِکفالت تھا (آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ (ایک مرتبہ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٦٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِي

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب المساقاة الشرب، باب في الشرب، ٢/٨٢٩، الرقم: ٢٢٢٤، وأيضًا في باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائة، ٢/٨٣٤، الرقم: ٢٢٣٧، وأيضًا في كتاب المظالم والغصب، باب إذا أذن له أو أحله ولم يبين كم هو، ٢/٨٦٥، الرقم: ٢٣١٩، وأيضًا في كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة، ٢/٩٢٠، الرقم: ٢٤٦٤، وأيضًا في كتاب الأشربة، باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ٥/٢١٣٠، الرقم: ٥٢٩٧، ومسلم في الصحيح،كتاب الأشربة، باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتديء، ٣/١٦٠٤، الرقم: ٢٠٣٠، ومالك في الموطأ،كتاب صفة النبي ﷺ، باب السنة في الشرب ومناولته عن اليمين، ٢/٩٢٦، الرقم: ١٦٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، ٣٣٨، الرقم: ٢٢٨٧٥، ٢٢٩١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٢/١٥١، الرقم: ٥٣٣٥، والربيع في المسند، ١/١٤٩، الرقم: ٣٧٥، والنووي في رياض الصالحين/١٦٢۔

مِنْکَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ نوش فرمایا اور (وہ پیالہ صحابہ کرام میں تقسیم فرمانے لگے تو) آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا جو اُس وقت موجود لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) عمر رسیدہ لوگوں کو پہلے دے دوں؟ وہ لڑکا عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (متبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ سو آپ ﷺ نے وہ پیالہ اُسی بچے کو پہلے عنایت فرمایا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام نووی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

١٣/٦٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُوْ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَحْسِبُهُ فَطِيْمًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكنية للصبي وقبل أن يولد للرجل، ٥/٢٢٩١، الرقم: ٥٨٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩٢، الرقم: ٢١٥٠، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة على البسط، ٢/١٥٤، الرقم: ٣٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرجل يتكنى وليس له ولد، ٤/٢٩٣، الرقم: ٤٩٦٩، وابن ماجه في السنن، —

يَقُوْمُ وَنَقُوْمُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے اور میرا ایک بھائی تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا اور میرے خیال میں اُس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ ہمارے پاس آپ تشریف لاتے تو فرماتے: اے ابوعمیر! نغیر کا کیا بنایا؟ نغر (ایک پرندہ تھا جس) کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا (بعد ازاں وہ فوت ہو گیا تو آپ ﷺ اُس بچے کی دل جوئی کے لیے یہ فرماتے)۔ کبھی نماز کا وقت ہو جاتا اور آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جس فرش پر آپ تشریف فرما ہوتے اُسے جھاڑنے اور صاف کرنے کا حکم فرماتے، پھر آپ ﷺ قیام فرما ہوتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے چنانچہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٦٦. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما إِلٰى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرٰى وَيَقُوْلُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ

..... كتاب الأدب، باب المزاح، ٢/١٢٢٦، الرقم: ٣٧٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٩، ١٧١، الرقم: ١٢٢٢٠، ١٢٧٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٦/٨٢، الرقم: ٢٣٠٨۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلح، باب قول النبي ﷺ للحسن بن علي ابني هذا سيد، ٢/٩٦٢، الرقم: ٢٥٥٧، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب مخاطبة الإمام رعيته وهو على المنبر، ٣/١٠٧، الرقم: ١٤١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧، الرقم: ٢٠٤٠٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٨٥، الرقم: ١٤٠٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/٢٣٢۔

فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر دیکھا اس حال میں کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی آپ ﷺ کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی اُنہیں دیکھتے اور فرماتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اِس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥/٦٧. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي رواية للنسائي: اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مجھے اُٹھا لیتے اور اپنی ایک ران پر بٹھا لیا کرتے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے، پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا فرماتے: اے اللہ! اِن

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب وضع الصبي على الفخذ، ٥/٢٢٣٦، الرقم: ٥٦٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٣، الرقم: ٨١٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠٥، الرقم: ٢١٨٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤١٥، الرقم: ٦٩٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٥٣، وابن سعد في الطقبات الكبرى، ٤/٦٢۔

دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ میں بھی اِن پر رحم کرتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

امام نسائی کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ’’اے اللہ! اِن دونوں سے محبت فرما کیونکہ میں بھی اِن سے محبت کرتا ہوں۔‘‘

١٦/٦٨. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَقُوْمُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيْدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيْهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمِّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ (اس کے رونے سے) اُس کی ماں کے لیے تکلیف کا باعث بنوں۔‘‘

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي، ١/٢٥٠، الرقم: ٦٧٥، وأيضًا في باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، ١/٢٩٦، الرقم: ٨٣٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب تخفيف الصلاة للأمر يحدث، ١/٢٠٩، الرقم: ٧٨٩، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ٢/٩٥، الرقم: ٨٢٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٩٠، الرقم: ٨٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٠٥، الرقم: ٢٢٦٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٠٧، الرقم: ٣٦٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١١٨، الرقم: ٥٠٦٣.

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧/٦٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ أَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں کسی ایسے بچہ کے رونے کی آواز سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا تو چھوٹی سورت پڑھ کر نماز میں تخفیف کر دیتے۔'' اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١٨/٧٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٢، الرقم: ٤٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٦، الرقم: ١٢٦٠٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٠٩، الرقم: ٣٣٧٦، وأبو عوانة في المسند، ١/٤٢٢، الرقم: ١٥٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٣٩٣، الرقم: ٣٨٤٧۔

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات، ٤/٢٠٢٧، الرقم: ٢٦٣١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في النفقة على البنات والأخوات، ٤/٣١٩، الرقم: ١٩١٤، والبخاري في الأدب المفرد /٣٠٨، الرقم: ٨٩٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٢٢، الرقم: ٢٥٤٣٩، والحاكم في المستدرك، ٤/١٩٦، الرقم: ٧٣٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٧٦، الرقم: ٥٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٠٤، الرقم: ٨٦٧٤۔

حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں، وہ شخص قیامت کے دن آئے گا تو وہ (شخص) اور میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٩/٧١. عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ

١٩: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/٦٥٨، الرقم: ٣٧٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الإمام يقطع الخطبة لأمر يحدث، ١/٢٩٠، الرقم: ١١٠٩، والنسائي في السنن،كتاب صلاة العيدين، باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ٣/١٩٢، الرقم: ١٥٨٥، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب لبس الأحمر للرجال، ٢/١١٩٠، الرقم: ٣٦٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٥٥، الرقم: ١٤٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٠٣، الرقم: ٦٠٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٩، الرقم: ٣٢١٨٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٢٤، الرقم: ١٠٥٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢١٨، الرقم: ٥٦١٠۔

يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن، ٦٤: ١٥] فَنَظَرْتُ إِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَرَفَعْتُهُمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام (جو کہ معصوم بچے تھے) تشریف لائے، اُنہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ آپ ﷺ (انہیں دیکھ کر کہ کہیں شہزادے گر نہ پڑیں) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ’’تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہی ہیں۔‘‘ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی گفتگو (درمیان میں) چھوڑ کر اُنہیں اُٹھا لیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٠/٧٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ٤/٣٢٢، الرقم: ١٩٢٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الرحمة، ٤/٢٨٦، الرقم: ٤٩٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٠٧، الرقم: ٦٩٣٥، والبخاري في الأدب المفرد /١٣٠، الرقم: ٣٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم:—

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

وفي رواية: وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے اور بڑوں کی عزت وتکریم نہ کرے۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے:’’ وہ ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

٢١/٧٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

..... ٢٥٣٥٩، والحاكم في المستدرك، ١٩٧/٤، الرقم: ٧٣٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٠٨/٨، الرقم: ٨١٥٤۔

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ٣٢٢/٤، الرقم: ١٩٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٧/١، الرقم: ٢٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٢٠٣/٢، الرقم: ٤٥٨، والبزار في المسند، ١٥٨/٧، الرقم: ٢٧١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٠٧/٥، الرقم: ٤٨١٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ٤٤٩/١١، الرقم: ١٢٢٧٦۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢/٧٤. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ماں اور بیٹے کو ایک دوسرے سے جدا کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اور اُس کے پیاروں کو جدا کر دے گا۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في كراهية أن يفرّق بين الأخوين أو بين الوالدة وولدها في البيع، ٣/٥٨٠، الرقم: ١٢٨٣، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٩، الرقم: ٢٤٧٩، والدار قطني في السنن، ٣/٦٧، الرقم: ٢٥٦.

فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣/٧٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا وَأَنَا صَبِيٌّ، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَخْرُجُ لِأَلْعَبَ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا عَبْدَ اللهِ، تَعَالَ أُعْطِكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ؟ قَالَتْ: أُعْطِيْهِ تَمْرًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تَفْعَلِي كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذْبَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور میں اُس وقت بچہ تھا۔ میں باہر کھیلنے کے لئے جانے لگا تو میری والدہ محترمہ نے مجھے کہا: اے عبد اللہ! ادھر آؤ تاکہ تمہیں کچھ دوں۔ آپ ﷺ نے میری والدہ سے فرمایا: تم اِسے کیا دینا چاہتی ہو! اُنہوں نے عرض کیا: میں اِسے کھجور دوں گی۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اِسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ لیا جاتا۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ابی شیبہ اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ

٢٣: أخرجه أبو داود في السنن،كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ٤/٢٩٨، الرقم: ٤٩٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٧، الرقم: ١٥٧٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٣٦، الرقم: ٢٥٦٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٩٨، الرقم: ٢٠٦٢٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٤/٢١٠، الرقم: ٤٨٢٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٨٣، الرقم: ٤٦٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٧٠، الرقم: ٤٤٦٧۔

روایت کیا ہے۔

٢٤/٧٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلّٰى وَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهٖ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَبِي يَعْلٰى ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدہ میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین (امام حسن اور امام حسین) علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے اُنہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارے سے منع فرما دیا کہ انہیں چھوڑ دو (یعنی سوار ہونے دو)، پھر جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔''

اِس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا

٢٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب المناقب، فضائل الحسن والحسين، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٤٨، الرقم: ٨٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٤، والبزار في المسند، ٥/٢٢٦، الرقم: ١٨٣٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٢٦، الرقم: ٦٩٧٠، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٣٤، الرقم: ٥٠١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم: ٢٦٤٤، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٥٢، الرقم: ٢٢٣٣، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٩/١٧٩۔

ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام ابو یعلی کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۵/۷۷. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه قَالَ: أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى طَعَامٍ دُعُوْا لَهُ، فَإِذَا حُسَيْنٌ رضي الله عنه يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ وَبَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هَاهُنَا وَهَاهُنَا وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَخَذَهُ فَجَعَلَ إِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهٖ وَالْأُخْرٰى فِي فَأْسِ رَأْسِهٖ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے کی دعوت پر گئے تو گلی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلا دیئے، صاحبزادے اِدھر اُدھر بھاگنے لگے، حضور نبی اکرم ﷺ اُنہیں ہنساتے رہے حتیٰ کہ

۲۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهما، ۱/۵۱، الرقم: ۱٤٤، والبخاري في الأدب المفرد/۱۳۳، الرقم: ۳٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۷۲، الرقم: ۱۷۵۹۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۹٦، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/٤۲۷، ٤۲۸، الرقم: ٦۹۷۱، والحاكم في المستدرك، ۳/۱۹٤، الرقم: ٤۸۲۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۳۳، الرقم: ۲۵۸۹، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۵۵٤، الرقم: ۲۲٤۰۔

اُنہیں پکڑ لیا، اپنا ایک ہاتھ اُن کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا اُن کے سر کے اوپر کر لیا پھر اُنہیں چوم کر فرمایا حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرمائے جس نے حسین سے محبت کی، حسین میرے نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن حبان اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٦/٧٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُ الْأَنْصَارَ فَيُسَلِّمُ عَلٰى صِبْيَانِهِمْ، وَيَمْسَحُ بِرُؤُوْسِهِمْ وَيَدْعُوْ لَهُمْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَغَوِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے پاس تشریف لے جاتے، اُن کے بچوں کو سلام کرتے، اُن کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے اور اُن کے لئے دعا فرماتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، ابن حبان، ابونعیم اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٧٩. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَأَصَبْنَا

٢٦: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب المناقب، أبناء الأنصار رضي الله عنهم، ٥/٩٢، الرقم: ٨٣٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٠٥، ٢٠٦، الرقم: ٤٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٩١، والبغوي في شرح السنة، ١٢/٢٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٤٢٥، الرقم: ١٦٠٣۔

٢٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب السير، باب النهي عن قتل ذراري المشركين، ٥/١٨٤، الرقم: ٨٦١٦، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٤، الرقم: ٢٤٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥،—

ظَفَرًا وَقَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى أَنْ قَتَلُوْا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى أَنْ قَتَلُوْا الذَّرِيَّةَ أَلَا لَا تَقْتُلُنَّ ذُرِّيَّةً أَلَا لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً قِيْلَ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَيْسَ هُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: أَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ أَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ.

وفي رواية زاد: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: خِيَارُكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، أَلَا، لَا تُقْتَلُ الذُّرِّيَّةُ، كُلُّ نَسَمَةٍ تُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيْدَ، وَبَعْضُ أَسَانِيْدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسود بن سریع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (لڑائی جاری رہی یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہوگیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل کیا حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ بات

..... الرقم: ١٥٦٢٦ـ١٥٦٢٧، وأيضًا، ٢٤/٤، الرقم: ١٦٣٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٨٤/٦، الرقم: ٣٣١٣١، وابن حبان في الصحيح، ٣٤١/١، الرقم: ١٣٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣٧٥/٢، الرقم: ١١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٣٣ـ١٣٤، الرقم: ٢٥٦٦ـ٢٥٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٤/١، الرقم: ٨٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٧/٩، الرقم: ١٧٨٦٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٣/٨ـ

حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے جو سب سے بہتر ہیں یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں؟

ایک روایت میں یہ اضافہ فرمایا: ''ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ بھی تو مشرکین کے بچے ہیں (یعنی اُن کے والدین مشرک تھے)۔ خبردار! بچوں کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا جائے ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اُس کی زبان اُس کی فطرت کا اظہار نہ کردے، پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کی بعض اسانید کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٨/٨٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتٌ لَهُ فَأَجْلَسَهَا إِلٰى

٢٨: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٨٩، وتمام الرازي في الفوائد، ٢/٢٣٧، الرقم: ١٦١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٤١٠، الرقم: ٨٧٠٠، وأيضًا، ٧/٤٦٨، الرقم: ١١٠٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٣/ ٣٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٥٦۔

جَنْبِهِ قَالَ: فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَتَمَّامٌ الرَّازِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر تھا کہ اُس شخص کا بیٹا اُس کے پاس آیا، اُس شخص نے اُسے چوما اور اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ پھر اُس کی بیٹی آئی تو اُس نے اُسے اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِن دونوں کے درمیان عدل نہیں کرتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طحاوی، تمّام رازی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٩/٨١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَعْلَمُ اللهُ إِنِّي لَأُحِبُّکُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى.

وفي رواية أبي يعلى: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِيْهِنَّ.

٢٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٨٩٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٣٤، الرقم: ٣٤٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢٠، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٧٥، الرقم: ٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٢، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٩٠، الرقم: ٢٢٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٦١۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:

''ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔''

تو آپ ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

اور ابو یعلی کی روایت میں ہے: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اِنہیں برکت عطا فرما۔''

٣٠/٨٢. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَعَلٰى عُنُقِهٖ، فَيَرْفَعُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَفْعًا رَفِيْقًا لِئَلَّا يُصْرَعَ، قَالَ: فَعَلَ ذَالِکَ غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاکَ صَنَعْتَ بِالْحَسَنِ شَيْئًا مَا رَأَيْنَاکَ صَنَعْتَهٗ؟ قَالَ: إِنَّهٗ رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا وَإِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى أَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٥١، ٤٩، ٤٤، الرقم: ٢٠٥٣٥، ٢٠٥١٧، ٢٠٤٦٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤١٨-٤١٩، الرقم: ٦٩٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٤، الرقم: ٢٥٩١، والبزار في المسند، ٩/١١١، الرقم: ٣٦٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٥-

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ مُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ وَقَدْ وُثِّقَ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پُشت مبارک اور گردن پر سوار ہو جاتے۔ آپ ﷺ اِس خدشہ سے کہ کہیں وہ گر نہ جائیں آہستہ سے سجدے سے سر اُٹھاتے اور آپ ﷺ نے یہ عمل متعدد مرتبہ دہرایا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ اندازِ محبت اِس سے قبل نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہو گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ میرے اِس بیٹے کی بدولت مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، بزار اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے مبارک بن فضالہ کے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔

٣١/٨٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا أَمَرَنِي بِأَمْرٍ فَتَوَانَيْتُ عَنْهُ أَوْ ضَيَّعْتُهُ فَلَامَنِي، فَإِنْ لَامَنِي أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا قَالَ: دَعُوْهُ فَلَوْ قُدِّرَ أَوْ قَالَ: لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٣١، الرقم: ١٣٤٤٢، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٥٧، الرقم: ٣٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٠/٦٥۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، سو آپ ﷺ جب مجھے کسی کام کرنے کا حکم دیتے اور میں وہ نہ کر سکتا یا کوئی کام خراب کر بیٹھتا تو کبھی مجھے ملامت نہ فرماتے اور اگر آپ ﷺ کے اہلِ خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: اِسے چھوڑ دو اسی طرح مقدر میں ہوگا، یا فرماتے: اگر وہ کام (ہمارے) نصیب میں ہوتا تو ضرور ہو جاتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٨٤. عَنْ أَبِي لَيْلٰى رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلٰى صَدْرِهٖ أَوْ بَطْنِهِ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ، قَالَ: فَرَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيْعَ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: دَعُوْا ابْنِي لَا تُفْزِعُوْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ بَوْلَهُ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ بَيْتَ تَمْرِ الصَّدَقَةِ وَدَخَلَ مَعَهُ الْغُلَامُ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ، فَاسْتَخْرَجَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک یا بطن مبارک پر (آپ ﷺ کے بیٹے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ صاحبزادے کا پیشاب آپ ﷺ کے مبارک کپڑوں پر پھیل گیا ہے، ہم جلدی سے بچے کی طرف (اسے اُٹھانے کے لئے) لپکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے کو چھوڑ دو

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٨/٤، الرقم: ١٩٠٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٧/٧، الرقم: ٦٤٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٨٤/١۔

اور خوفزدہ نہ کرو یہاں تک کہ مکمل طور پر فارغ ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اُس پر پانی بہا دیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ والی کھجوروں کے کمرے میں تشریف لے گئے اور بچہ بھی آپ کے ساتھ وہاں داخل ہو گیا، اور ایک کھجور پکڑ کر منہ میں ڈال لی تو آپ ﷺ نے وہ کھجور اُس کے منہ سے نکال لی اور فرمایا: بے شک صدقہ ہمارے (اہل بیت کے) لئے حلال نہیں ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالضُّعَفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

﴿حضور ﷺ کی کمزوروں، فقراء اور مساکین پر رحمت و شفقت﴾

٨٥/١. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ .....الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الرقاق، باب فضل الفقر، ٥/٢٣٦٩، الرقم: ٦٠٨٤، وأيضًا في باب صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٧، الرقم: ٦١٨٠، ومسلم في الصحيح،كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء، ٤/٢٠٩٦، الرقم: ٢٧٣٧، والترمذي في السنن،كتاب صفة جهنم، باب ما جاء أن أكثر أهل النار النساء، ٤/٧١٥، الرقم: ٢٦٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٩٨، الرقم: ٩٢٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٢٩، ٤٣٧، ٤٤٣، الرقم: ١٩٨٦٥، ١٩٩٤١، ١٩٩٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٩٣، الرقم: ٧٤٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٣٠٥، الرقم: ٢٠٦١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٣١، الرقم: ٢٧٥۔

نے فرمایا: میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے اُس میں اکثریت فقراء کی دیکھی ..... الحدیث۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٨٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کروائے تو نماز میں تخفیف کرے کیونکہ اُن میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جس طرح چاہے پڑھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطوّل ما شاء، ١/٢٤٨، الرقم: ٦٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤١، الرقم: ٤٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء إذا أم أحدكم الناس فليخفف، ١/٤٦١، الرقم: ٢٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب ما على الإمام من التخفيف، ٢/٩٤، الرقم: ٨٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في تخفيف الصلاة، ١/٢١١، الرقم: ٧٩٤، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الجماعة، باب العمل في صلاة الجماعة، ١/١٣٤، الرقم: ٣٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٦، الرقم: ١٠٣١١، وابن حبان في الصحيح، ٥/٥٦، الرقم: ١٧٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١١٧، الرقم: ٥٠٥٨۔

٣/٨٧. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اہلِ جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا شخص، (مگر اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اسے ضرور سچا کر دیتا ہے۔ کیا میں تمہیں دوزخیوں کی پہچان نہ بتا دوں؟ ہر سخت مزاج، جھگڑالو اور مغرور شخص۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٨٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ،

٣: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب تفسير القرآن، باب عتل بعد ذلك زنيم، ٤/١٨٧٠، الرقم: ٤٦٣٤، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم: ٥٧٢٣، وأيضًا في كتاب الأيمان والنذور، باب قول الله تعالٰى: وأقسموا بالله جهد أيمانهم، ٦/٢٤٥٢، الرقم: ٦٢٨١، ومسلم في الصحيح،كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤/٢١٩٠، الرقم: ٢٨٥٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة جهنم، باب: (١٣)، ٤/٧١٧، الرقم: ٢٦٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٨، الرقم: ٤١١٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٩٧، الرقم: ١١٦١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٦، الرقم: ١٨٧٥٠۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب التفسير، باب قوله: هل من مزيد، ٤/١٨٣٦، الرقم: ٤٥٦٩، ومسلم في الصحيح،كتاب الجنة—

فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ، فَقَالَ اللهُ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا ..... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ایک مرتبہ) دوزخ اور جنت میں مباحثہ ہوا، دوزخ نے کہا: مجھے جباروں اور متکبروں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ میں تو صرف ضعیف، لاچار اور عاجز لوگ ہی داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے رحمت کروں گا اور دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو، میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا تمہارے ذریعہ سے عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھرنا لازم ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

..... وصفة نعيمها وأهلها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤/٢١٨٦، الرقم: ٢٨٤٦، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في احتجاج الجنة والنار، ٤/٦٩٤، الرقم: ٢٥٦١، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٢٢، الرقم: ٢٠٨٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٠، الرقم: ٩٨١٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٧٩، ١٨٠، الرقم: ٦٢٩٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١٦٠، الرقم: ٤٦٤۔

٨٩/٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ، قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ، قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهٗ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہاتھ سے کام کرے خود بھی نفع حاصل کرے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کے کام کرے اور برے کاموں سے رُکا رہے، اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب على كل مسلم صدقة، ٢/٥٢٤، الرقم: ١٣٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع كل نوع من المعروف، ٦/٦٩٩، الرقم: ١٠٠٨، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد، ٥/٦٤، الرقم: ٢٥٣٨، والدارمي في السنن، ٢/٣٩٩، الرقم: ٢٧٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، الرقم: ١٩٥٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٣٦، الرقم: ٢٦٦٤٩، والبزار في المسند، ٨/١٠٢، الرقم: ٣١٠٠، والطيالسي في المسند، ١/٦٧، الرقم: ٤٩٥۔

٦/٩٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عزوجل يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر (کچھ دن) حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے موجود نہ پایا، تو اُس کے متعلق دریافت فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ١/١٧٥-١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ١/٤٤٨، الرقم: ٢١٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٩، الرقم: ٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٨٩، الرقم: ١٥٢٧-١٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٦٥١، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٨، الرقم: ٩٠٢٥، وأبويعلى في المسند، ١١/٣١٤، الرقم: ٦٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٥٥، الرقم: ٣٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٦-٤٧، الرقم: ٦٨٠٢-٦٨٠٦-

نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام ﷺ نے آپ ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبر والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٩١/٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِيْنَةٌ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا، وَقَالَ: إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوْهَا حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوْا بِهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوْا أَنْ يُوْقِظُوْهُ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا وَدَفَنُوْهَا بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَاءُوْا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا، فَقَالُوْا: قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَقَدْ جِئْنَاکَ فَوَجَدْنَاکَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا

٧: أخرجه النسائي في السنن،كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة بالليل، ٤/٦٩، الرقم: ١٩٦٩، وأيضًا في باب الإذن بالجنازة، ٤/٤٠، الرقم: ١٩٠٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٢٣، الرقم: ٢٠٣٤، ومالك في الموطأ، كتاب الجنائز، باب التكبير على الجنائز، ١/٢٢٧، الرقم: ٥٣٣، والشافعي في المسند، ١/٣٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٧٦، الرقم: ١١٢٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٥، الرقم: ٦٧٢٧، والروياني في المسند، ٢/٢٩٤، الرقم: ١٢٣٨۔

أَنْ نُوْقِظَکَ، قَالَ: فَانْطَلِقُوْا، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ، حَتّٰى أَرَوْهُ قَبْرَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَصَفُّوْا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَکَبَّرَ أَرْبَعًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَمَالِکٌ وَالشَّافِعِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اطرافِ مدینہ کے گاؤں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو مفلس اور نادار تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اُس کا حال دریافت فرماتے رہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نماز جنازہ پڑھائے بغیر اُسے دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہوگئی تو لوگ عشاء کے بعد اُسے مدینہ منورہ لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو محوِ استراحت پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھ کر اُسے جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ صبح جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُس عورت کا حال دریافت فرمایا۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ استراحت فرما تھے۔ ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ (قبرستان) تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ اُنہوں نے اُس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ ﷺ نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، مالک اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

٩٢/٨. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَی سَعْدٌ رضی الله عنه أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰی

٨: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، ٣/١٠٦١، الرقم: ٢٧٣٩، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب الاستنصار بالضعيف، ٦/٤٥،—

مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية للنسائي: فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.

''حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ اُنہیں اُن لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو تمہارے کمزور اور ضعیف لوگوں کے وسیلہ سے ہی تمہیں نصرت عطا کی جاتی ہے اور اُن کے وسیلہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

امام نسائی کی روایت میں ہے: ''(حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اِس گمان پر) حضور سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اِس اُمت کی مدد اِس کے ناتواں اور کمزور افراد کی دعاوں، نمازوں اور اخلاص کی بدولت کرتا ہے۔''

٩٣/٩. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ابْغُوْنِي فِي

..... الرقم: ٣١٧٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٣٠، الرقم: ٤٣٨٧، والشاشي في المسند، ١/١٣٢، الرقم: ٧٠، والدورقي في مسند سعد/١٠٥، الرقم: ٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٥، الرقم: ٦١٨١، ٦/٣٣١، الرقم: ١٢٦٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧١، الرقم: ٤٨٤٢۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين، ٤/٢٠٦، الرقم: ١٧٠٢، وأبو داود في السنن،ـــ

ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو بے شک تمہیں اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے جبکہ امام حاکم نے بھی اِسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٩٤/١٠. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا

..... كتاب الجهاد، باب في الانتصار برزل الخيل والضعفة، ٣/٣٢، الرقم: ٢٥٩٤، والنسائي في السنن،كتاب الجهاد، باب الاستنصار بالضعيف، ٦/٤٥، الرقم: ٣١٧٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٣٠، الرقم: ٤٣٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٨، الرقم: ٢١٧٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٥، الرقم: ٤٧٦٧، والحاكم في المستدرك، ٢/١١٦، ١٥٧، الرقم: ٢٥٠٩، ٢٦٤١۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب الحيض، باب صفة مني الرجل والمرأة، ١/٢٥٢، الرقم: ٣١٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١١٦، الرقم: ٢٣٢، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٤٠، ٤٤١، الرقم: ٧٤٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٤٨، الرقم: ٦٠٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٤٩، الرقم: ٤٦٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢/٩٣، الرقم: ١٤١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٦٩، الرقم: ٧٦٩۔

عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ.....فَقَالَ: أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ [إبراهيم، ١٤: ٤٨] فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجَسْرِ، قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ.....الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ علماء یہود میں سے ایک عالم آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''جس دن (یہ) زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور جملہ آسمان بھی بدل دیے جائیں گے۔'' اُس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔ اُس نے عرض کیا: سب سے پہلے پل صراط سے گزرنے کی اجازت کن لوگوں کو ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فقراء و مہاجرین کو۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١١/٩٥. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأْيُکَ فِي هٰذَا؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب فضل الفقر، ٥/٢٣٦٩، الرقم: ٦٠٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب فضل الفقراء، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٦٩، الرقم: ٥٨٨٣، والروياني في المسند، ٢/١٨٨، ١٨٩، الرقم: ١٠١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٣٠، الرقم: ١٠٤٨١ ـ

شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا رَأْيُکَ فِي هٰذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ، إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْکَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب سے ایک آدمی گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا: اِس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے عرض کیا: یہ تو نیک آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم! اِس قابل ہے کہ نکاح کا پیغام بھیجے تو قبول کیا جائے اور سفارش کرے تو منظور ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک دوسرا آدمی گزرا تو آپ ﷺ نے پاس بیٹھے شخص سے پوچھا: اِس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اور سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو کوئی اس کی بات نہ سنے۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (ایک مفلس شخص) اس (امیر شخص جیسوں) سے بھری دنیا سے بھی بہتر ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/٩٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ٤/٥٧٨، الرقم: ٢٣٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب منزلة الفقراء، ٢/١٣٨٠، الرقم: ٤١٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤١٢، الرقم: ١١٣٤٨،—

فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غریب مسلمان، دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ عرصہ پانچ سو سال (پر مشتمل) ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣/٩٧. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: أَوْصَانِي (وفي رواية: أَمَرَنِي) خَلِيْلِي ﷺ بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ، أَوْصَانِي بِأَنْ لَا أَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِي

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٣، الرقم: ٨٥٠٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٥١، الرقم: ٦٧٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٨٦، الرقم: ٣٤٣٩٢۔

١٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب البر والإحسان، باب صلة الرحم وقطعها، ذكر وصية المصطفى ﷺ بصلة الرحم وإن قطعت، ٢/١٩٤، الرقم: ٤٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٩، الرقم: ٢١٤٥٣، والبزار في المسند، ٩/٣٨٣، الرقم: ٣٩٦٦، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/٤٨، الرقم: ٧٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٩١، الرقم: ١٩٩٧٣، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٢٤٠، الرقم: ٣٤٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٢٨، ٢٢٩، الرقم: ٣٨٠٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٠٠، الرقم: ٢٠٤١۔

وَأَنْ أَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِي وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ أَدْبَرَتْ، وَأَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُوْلَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَوْصَانِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل (حضور نبی اکرم ﷺ) نے مجھے اچھی خصلتوں کی وصیت فرمائی (ایک روایت میں ہے: مجھے حکم فرمایا:) میں (دنیاوی حوالہ سے) اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں، مجھے مساکین سے محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی وصیت فرمائی۔ اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ (رشتہ دار) مجھ سے منہ پھیر لیں، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں ’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کے ذکر کی کثرت کروں کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن حبان، احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩٨/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوْا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ.....الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٣٦٨، الرقم: ٧٩٤٧، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٤/٦٧، الرقم: ٤٨٢٧۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فقراء سے محبت کرو اور اُن کی مجلس اختیار کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٩٩/١٥. **عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوْا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّا وَاللهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ، إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللهُ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

’’حضرت ابوعبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، اُن کے پاس تین شخص حاضر ہوئے، اُنہوں نے عرض کیا: اے ابو محمد! بخدا ہمیں کوئی چیز میسر نہیں ہے، خرچ، سواری، نہ سامان، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم پسند کرو تو ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہیں وہ سب دیں گے جو اللہ تمہارے لئے میسر کرے گا اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ سلطان سے کہیں اور اگر تم چاہو تو صبر کر لو، کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں امیروں سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔ اِس پر

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/٢٢٨٥، الرقم: ٢٩٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٠٠-٣٠١، ٣٣٦، الرقم: ١٠٣٧٩، ١٠٣٨١، ١٠٤٩٣-

اُنہوں نے کہا: ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔‘‘

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٠٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية للبخاري: وَيُتْرَكَ الْفُقَرَاءُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص (کسی کے بلانے پر بلا کسی عذر کے اس کی) دعوت میں نہیں گیا تو اُس نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

امام بخاری کی ایک روایت میں ہے: ’’(وہ دعوتِ ولیمہ جس میں امیروں کو بلایا جائے) اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔‘‘

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب النكاح، باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله ﷺ، ٥/١٩٨٥، الرقم: ٤٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب النكاح، باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة، ٢/١٠٥٤، الرقم: ١٤٣٢، وأبو داود في السنن،كتاب الأطعمة، باب ما جاء في إجابة الدعوة، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٢، وابن ماجه في السنن،كتاب النكاح، باب إجابة الداعي، ١/٦١٦، الرقم: ١٩١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/١٤١، الرقم: ٦٦١٣، والدارمي في السنن، ٢/١٤٣، الرقم: ٢٠٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٥، الرقم: ٩٢٥٠، وابن حبان في الصحيح، ١٢/١١٦،الرقم: ٥٣٠٤۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَام

﴿حضور ﷺ کی بیواؤں اور یتیموں پر رحمت و شفقت﴾

١/١٠١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ، قَالَ: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے (کاموں) کے لئے کوشش کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اُس

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، ٥/٢٠٤٧، الرقم: ٥٠٣٨، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الساعي على الأرملة، ٥/٢٢٣٧، الرقم: ٥٦٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ٤/٢٢٨٦، الرقم: ٢٩٨٢، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، ٤/٣٤٦، الرقم: ١٩٦٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فضل الساعي على الأرملة، ٥/٨٦، الرقم: ٢٥٧٧، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارة، باب الحث على المكاسب، ٢/٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦١، الرقم: ٨٧١٧۔

قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اُس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢/١٠٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣،٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٤، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥-

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ گورے مکھڑے والے آقا ﷺ جن کے چہرۂ انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، اور آپ ﷺ یتیموں کے والی اور بیواؤں کا سہارا ہیں۔‘‘

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (ابھی منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/١٠٣. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطلاق، باب اللّعان، ٥/٢٠٣٢، الرقم: ٤٩٩٨، وأيضا في كتاب الأدب، باب فضل من يعول يتيمًا، ٥/٢٢٣٧، الرقم: ٥٦٥٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، ٤/٣٢١، الرقم: ١٩١٨، وأبو داود في السنن، كتاب النوم، باب في من ضم اليتيم، ٤/٣٣٨، الرقم: ٥١٥٠، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب السنة في الشعر، ٢/٩٤٨، الرقم: ١٧٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٠٧، الرقم: ٤٦٠، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٥٤٦، الرقم: ٧٥٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٣، الرقم: ٥٩٠٥۔

وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سہل بن سعد ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ اور (آپ ﷺ نے) اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٤/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ أَوْ لِغَيْرِهٖ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، اگرچہ وہ اُس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ راوی (مالک) نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی ملا کر اشارہ کیا۔''

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ٤/٢٢٨٧، الرقم: ٢٩٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٧١، الرقم: ١١٠٣٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٥، الرقم: ٣٨٣٢۔

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠٥/٥. عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَمْرٍو الْفَهْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ، لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ، فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ أَوْ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ.

رَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

''حضرت مرہ بن عمرو فہری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یتیم کی پرورش کرنے والا، خواہ وہ اُس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ یا فرمایا: جیسے یہ (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی) کے ساتھ ہے۔''

اِس حدیث کو امام حمیدی، طبرانی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٠٦/٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ

٥: أخرجه الحميدي في المسند، ٢/٣٧٠، الرقم: ٨٣٨، والبخاري في الأدب المفرد/٦٢، الرقم: ١٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٣٢٠، الرقم: ٧٥٩۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر و الصلة، باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، ٤/٣٢٠، الرقم: ١٩١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٤٤، الرقم: ١٩٠٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٢٧، الرقم: ٩٢٦، والطيالسي في المسند، ١/١٨٧، الرقم: ١٣٢٢، وابن أبي الدنيا في العيال، ٢/٨٠٦، الرقم: ٦٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٠٠، الرقم: ٦٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٩٦، الرقم: ٧٨٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٦١۔

يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اُسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا (شرک جیسا) گناہ کرے جس کی بخشش نہ ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابویعلی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ، وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٧: أخرجه النسائي في السنن،كتاب الجمعة، باب ما يستحب من تقصير الخطبة، ١٠٨/٣، الرقم: ١٤١٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥٣١/١، الرقم: ١٧١٦، والدارمي في السنن،٤٨/١، الرقم: ٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٣٣/١٤، الرقم: ٦٤٢٣، والحاكم في المستدرك، ٦٧١/٢، الرقم: ٤٢٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٣٥/٨، الرقم: ٨١٩٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢٨٧/٨،الرقم: ٨١٠٣، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢٤٨/١، الرقم: ٤٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٦٩/٦، الرقم: ٨١١٤، والهيثمي في موارد الظمآن،٥٢٣/١، الرقم: ٢١٢٩، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٢٠/٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کثرت سے ذکر الٰہی فرماتے، عام بات چیت بہت کم فرماتے۔ آپ ﷺ نماز کو طویل فرماتے اور خطبے کو مختصر اور آپ ﷺ بیواؤں اور مسکینوں کی حاجت روائی کرنے کے لئے اُن کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کی اسناد حسن ہے۔

٨/١٠٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهُ تَأْتِي امْرَأَةٌ تُبَادِرُنِي، فَأَقُوْلُ لَهَا: مَا لَكِ؟ مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰى أَيْتَامٍ لِي.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلٰى وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا مگر یہ کہ ایک عورت جلدی سے میرے پاس آئے گی، میں اُس سے پوچھوں گا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ تم کون ہو؟ وہ عرض کرے گی: میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے بیٹھی رہی (دوسرا نکاح نہیں کیا تو آپ ﷺ اسے جنت میں داخل فرما دیں گے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابویعلی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا:

٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/١٢، الرقم: ٦٦٥١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٤/١، الرقم: ٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٦/٣، الرقم: ٣٥٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٢/٨۔

اِس کی اسناد حسن ہے۔

٩/١٠٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہو اور سب سے بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، طبرانی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٠/١١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق اليتيم، ٢/ ١٢١٣، الرقم: ٣٦٧٩، والبخاري في الأدب المفرد/٦١، الرقم: ١٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٩، الرقم: ٤٧٨٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٧، الرقم: ١٤٦٧، وابن المبارك في الزهد/٢٣٠، الرقم: ٦٥٤، وابن أبي الدنيا في العيال، ٢/٨٠٨، الرقم: ٦٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٦، الرقم: ٣٨٤٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥١٠۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٣، ٣٨٧، الرقم: ٧٥٦٦، ٩٠٠٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٧، الرقم: ١٤٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٠، الرقم: ٦٨٨٦، وأيضًا في شعب—

قَسْوَةَ قَلْبِهٖ، فَقَالَ لَهٗ: إِنْ أَرَدْتَ تَلْيِيْنَ قَلْبِکَ فَأَطْعِمِ الْمِسْکِيْنَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنے دل کے سخت ہونے کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھو۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، عبد بن حمید اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١/١١١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهٗ

..... الإيمان، ٤٧٢/٧، الرقم: ١١٠٣٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٧/٣، الرقم: ٣٨٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٠/٨۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٠/٥، ٢٦٥، الرقم: ٢٢٢٠٧، ٢٢٣٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠٢/٨، الرقم: ٧٨٢١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٢٨٥/٣، ٢٨٦، الرقم: ٣١٦٦، وابن أبي الدنيا في العيال، ٨١٠/٢، الرقم: ٦٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٦/٣، ٢٣٧، الرقم: ٣٨٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٠/٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٢٨/٢۔

حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلٰى يَتِيْمَةٍ أَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَفَرَّقَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا تو اُس کے لئے ہر اُس بال کے بدلے نیکیاں ہیں جس، جس بال کو اُس کا ہاتھ لگا تھا۔ جس نے اپنی زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو وہ اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔‘‘ اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْعَبِيْدِ وَالْإِمَاءِ وَالْخُدَّامِ

﴿حضور ﷺ کی غلاموں، لونڈیوں اور خدّام پر رحمت و شفقت﴾

١١٢/١. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المعاصي من أمر الجاهلية، ١/٢٠، الرقم: ٣٠، وأيضًا في كتاب العتق، باب قول النبي ﷺ: العبيد إخوانكم فأطعموهم مما تأكلون، ٢/٨٩٩، الرقم: ٢٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه، ٣/١٢٨٣، الرقم: ١٦٦١، والبزار في المسند، ٩/٤٠٢، الرقم: ٣٩٩٦، وأبو عوانة في المسند، ٤/٧٣، الرقم: ٦٠٧٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٧، الرقم: ١٥٥٥٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٣٧١، الرقم: ٨٥٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٩، الرقم: ٣٤٤٥۔

’’حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، سو جو تم خود کھاتے ہو اُنہیں بھی وہی کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو اُنہیں بھی وہی پہناؤ۔ اُنہیں اُن کی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا مکلّف نہ ٹھہراؤ اور اگر ایسا کوئی کام اُن کے ذمہ لگاؤ تو اُس کام میں خود بھی اُن کی مدد کرو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اُس (آزاد کرنے والے شخص) کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا حتی کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں اُس کی شرمگاہ کو آزاد کر دے گا (یعنی ایک ایک عضو کے

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العتق، باب ما جاء في العتق وفضله، ٢/٨٩١، الرقم: ٢٣٨١، ومسلم في الصحيح، كتاب العتق، باب في فضل العتق، ٢/١١٤٧، الرقم: ١٥٠٩، والترمذي في السنن، كتاب النذور والأيمان، باب ما جاء في ثواب من أعتق رقبة، ٤/١١٤، الرقم: ١٥٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٨٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٢٠، الرقم: ٩٤٣١، وأبو عوانة في المسند، ٣/٢٤٢، الرقم: ٤٨٢٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/١١٨، الرقم: ١٢٦٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٧٢، الرقم: ٢١٠٩٦۔

بدلے میں اجر عطا ہو گا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/١١٤. عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَـلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ أَجْرَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو اجر ہیں: ایک وہ اہلِ کتاب جو اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی بجا لائے اور اپنے آقا کے حقوق بھی پورے کرے۔ تیسرا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو وہ اُسے

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب تعليم الرجل أمته وأهله، ١/٤٨، الرقم: ٩٧، وأيضًا في الأدب المفرد/٨٠، الرقم: ٢٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، ١/١٣٤، الرقم: ١٥٤، والترمذي في السنن، كتاب النكاح، باب ما جاء في الفضل في ذلك، ٣/٤٢٤، الرقم: ١١١٦، والنسائي في السنن، كتاب النكاح، باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، ٦/١١٥، الرقم: ٣٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، ١/٦٢٩، الرقم: ١٩٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، ٤٠٢، ٤١٤، وابن منده في الإيمان، ١/٥٠٤، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٩/٣٦٠، الرقم: ٤٠٥٣ ـ

بہترین ادب سکھائے اور اُسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اُس سے نکاح کر لے تو اُس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٥/٤. عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:.....أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ، وَأَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

''حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہی چیز کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور اُنہیں وہی کپڑا پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ میں اُسے دنیا کا سامان دے دوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، طحاوی اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١١٦/٥. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ٤/٢٣٠٣، الرقم: ٣٠٠٧، والبخاري في الأدب المفرد/ ٧٥، الرقم: ١٨٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٥٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٦٩، الرقم: ٣٧٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٨٣، الرقم: ٤٦٢۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ٣/١٢٨١، الرقم: ١٦٥٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب النهي عن ضرب الخدم وشتمهم،—

غُـلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، قَالَ: فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، قَالَ: فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي، فَقَالَ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْکَ مِنْکَ عَلٰى هٰذَا الْغُـلَامِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوْکًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وفي رواية أبي داود: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰى. قَالَ: أَمَا إِنَّکَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ.

’’حضرت ابومسعود بدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک غلام کو چابک سے مار رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی، اے ابومسعود! جان لو! میں غصے کی وجہ سے اُس آواز کو پہچان نہ سکا۔ جب وہ (آواز دینے والا) میرے قریب ہوا تو میں نے پہچانا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے ابو مسعود! جان لو، اے ابومسعود! جان لو، حضرت ابومسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے چابک پھینک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابومسعود! جان لو کہ جتنا تم

..... ٤/٣٣٥، الرقم: ١٩٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤٠، الرقم: ٥١٥٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٣٩، ٤٤٦، الرقم: ١٧٩٣٣، ١٧٩٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٤٥، الرقم: ٦٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٠٧، الرقم: ٢٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٧، الرقم: ٣٤٣٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٧٣، الرقم: ٨٥٦٩۔

اِس غلام پر قادر ہو اللہ تعالیٰ تم پر اُس سے زیادہ قادر ہے۔ حضرت ابومسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آئندہ کسی غلام کو کبھی بھی نہیں ماروں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

ابو داود کی ایک روایت میں ہے: ’’(حضرت ابومسعود ﷺ بیان کرتے ہیں:) میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چمٹ جاتی یا فرمایا: آگ تم سے لپٹ جاتی۔‘‘

٦/١١٧. عَنْ هِـلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ ﷺ: عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا، لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ، لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ٣/١٢٧٩، الرقم: ١٦٥٨، والترمذي في السنن، كتاب النذور والأيمان، باب ما جاء في الرجل يلطم خادمه، ٤/١١٤، الرقم: ١٥٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤٢، الرقم: ٥١٦٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/١٩٤، الرقم: ٥٠١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٤٤، الرقم: ٢٣٧٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/١١٥، الرقم: ١٢٦١٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٠٩، الرقم: ٨١٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٨٦، الرقم: ٦٤٥١۔

’’حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی میں اپنے غلام کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا تمہیں (تھپڑ مارنے کے لیے) اِس کے چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ملی تھی؟ مجھے یاد ہے کہ میں بنو مقرن کا ساتواں بیٹا تھا، اور ہمارے پاس ایک غلام کے سوا اور کوئی خادم نہیں تھا، ہم میں سب سے چھوٹے نے اُس غلام کو تھپڑ مارا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اُس غلام کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا تھا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٨/٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّی الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَی بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ منورہ کے خدام پانی سے بھرے اپنے اپنے برتن لے آتے، آپ ﷺ اُن برتنوں میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے، بسا اوقات وہ (سخت) سردیوں کی صبح پانی لے کر آتے آپ ﷺ پھر بھی اُس میں اپنا ہاتھ (انہیں برکت عطا کرنے کے لئے)

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب قرب النبي ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥٤، الرقم: ١٤٢٩.

ڈبو دیتے۔'' اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٨/١١٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی حضور نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر (آپ ﷺ کو اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لئے) کہیں لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/١٢٠. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم: ٥٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٨، الرقم: ١١٩٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٢٠٢، والنووي في رياض الصالحين/١٧١، الرقم: ١٧١۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ٢/٢٢٧، الرقم: ١١٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٤٩٩، الرقم: ١٨٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤۔

مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَالِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارتا تھا اور آپ ﷺ کے وضو اور حاجت (وغیرہ) کے لیے پانی لاتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: (اے ربیعہ) مانگو! میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کثرت سجود کے ذریعے اپنی ذات کے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٢١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: کُلَّ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في العفو عن الخادم، ٤/٣٣٦، الرقم: ١٩٤٩، وأبو داود في السنن، کتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤١، الرقم: ٥١٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١١١، الرقم: ٥٨٩٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/١٣٣، الرقم: ٥٧٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٥١، الرقم: ٣٤٥٨۔

يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر روز ستر مرتبہ۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١١/١٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في ثواب الشهداء، ٤/١٧٦٧، الرقم: ١٦٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٢٥، الرقم: ٩٤٨٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٨، الرقم: ٢٢٤٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٦٨، الرقم: ٣٥٩٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٠/١٥١، الرقم: ٤٣١٢، والطيالسي في المسند، ١/٣٣٤، الرقم: ٩٥٦٧۔

سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے، شہید، پاک دامن اور حرام وشبہات سے بچنے والا شخص اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہے اور اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/١٢٣. عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرِقَّاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ، فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِمْ، (وفي رواية: أَوْ فَأَصْلِحُوْا إِلَيْهِمْ) وَاسْتَعِيْنُوْهُمْ عَلٰى مَا غَلَبَكُمْ، وَأَعِيْنُوْهُمْ عَلٰى مَا غُلِبُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت سلام بن عمرو، صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اُن کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اور ایک روایت میں ہے: جو کام تمہارے لئے مشکل ہوں اُس میں اُن کی مدد لو اور جو کام اُن کے لئے مشکل ہوں اُن (کاموں) میں اُن کی مدد کیا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں، اور احمد و ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

١٢: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/٧٦، الرقم: ١٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٥٨، ٣٧١، الرقم: ٢٠٦٠٠، ٢٣١٩٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٢١، الرقم: ٩٢٠۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٥، الرقم: ١٠٥٧٤،—

اَلْمَمْلُوْكُ أَخُوْكَ فَإِذَا صَنَعَ لَکَ طَعَامًا فَأَجْلِسْهُ مَعَکَ فَإِنْ أَبَی فَأَطْعِمْهُ وَلَا تَضْرِبُوْا وُجُوْهَهُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غلام بھی تمہارا بھائی ہے، جب وہ تمہارے لئے کھانا تیار کرے تو (کھانے میں) اُسے بھی اپنے ساتھ شریک کرو اگر وہ کھانے سے انکار کرے تو پھر بھی اُسے کھلاؤ اور (اگر ان سے کوئی خطا بھی ہو جائے تو) اُن کے چہروں پر نہ مارو۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، طیالسی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٤/١٢٥. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَضْرِبُ عَبْدًا لَهُ إِلَّا أُقِيْدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھی اپنے غلام کو (بلا جواز) مارا تو روزِ قیامت اُس سے اِس کا حساب

..... والطيالسي في المسند، ١/٣١٢، الرقم: ٢٣٦٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٧٣، الرقم: ٨٥٦٧.

١٤: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٣٧، الرقم: ١٣٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٧٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٨، الرقم: ٣٤٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٥٣.

لیا جائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بزار اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کے راوی ثقہ ہیں اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٢٦/١٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِکَ مِنْ عَمَلِهٖ کَانَ لَکَ أَجْرًا فِي مَوَازِيْنِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے خادم کی ذمہ داریوں میں جتنی تخفیف کرو گے، اُس کے بدلہ میں اتنا ہی تمہارے نامۂ اعمال کے پلڑے میں اُس کا اجر ہو گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن حبان، ابویعلی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب العتق، باب صحبة المماليك، ١٠/١٥٣، الرقم: ٤٣١٤، وأبو يعلى في المسند، ٣/٥٠، الرقم: ١٤٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١١٩، الرقم: ٢٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٧٨، الرقم: ٨٥٨٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٩٣، الرقم: ١٢٠٤۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُـلَاطَفَتِهٖ بِالْمَرْضٰى وَالْأَمْوَاتِ

﴿حضور ﷺ کی بیماروں اور فوت شدگان پر رحمت و شفقت﴾

١٢٧/١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، ٥/٢١٣٧، الرقم: ٥٣١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ٤/١٩٩٢، الرقم: ٢٥٧٣، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب المريض، ٣/٢٩٨، الرقم: ٩٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٦٦، الرقم: ٢٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم: ٨٠١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤١، الرقم: ١٠٨٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٤٣٣، الرقم: ١٢٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٧٣، الرقم: ٦٣٢٩۔

’’حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو پہنچنے والی کوئی مشکل، تکلیف، غم، ملال، اذیت اور کوئی دُکھ ایسا نہیں، (کہ جس کا اسے بارگاہ الٰہی سے اجر نہ ملے) حتی کہ اگر اُس کے پیر میں کانٹا بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٢٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية مسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، ٥/٢١٣٧، الرقم: ٥٣١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ٤/١٩٩١، ١٩٩٢، الرقم: ٢٥٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٢، ٣٥٣، الرقم: ٧٤٨٥، ٧٤٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٨، ١٧٣، الرقم: ٢٤٦١٧، ٢٥٤٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٦٧، ١٨٧، ١٨٨، الرقم: ٢٩٠٦، ٢٩٢٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٩٧، الرقم: ٢٠٣١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٦٣، الرقم: ٢٢٤٠، ، والطيالسي في المسند، ١/١٩٧، الرقم: ١٣٨٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٤٩، الرقم: ٤٧٣٥۔

’’اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی مسلمان کو پہنچے مگر یہ کہ اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کانٹے کے بدلہ میں بھی جو اُسے چبھے (اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم کی روایت میں ہے: ’’مسلمان کو کانٹا چبھ جائے یا اُس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچے تو اِس کے بدلہ میں اُس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اُس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔‘‘

٣/١٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا؟ قَالَ: أَجَلْ، إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ، قُلْتُ: ذَالِكَ بِأَنَّ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب أشد الناس بلاء الأنبياء ثم الأول فالأول، ٥/٢١٣٩، الرقم: ٥٣٢٤، وأيضًا في باب وضع اليد على المريض، ٥/٢١٤٣، الرقم: ٥٣٣٦، وأيضًا في باب قول المريض: إني وجع أو وارأساه أو اشتد بي الوجع، ٥/٢١٤٥، الرقم: ٥٣٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ٤/١٩٩١، الرقم: ٢٥٧١، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٨، الرقم: ٢٧٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٢، الرقم: ٧٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٥، الرقم: ٤٣٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٠، الرقم: ١٠٨٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٩٩، الرقم: ٢٩٣٧، وأبو يعلى في المسند، ٩/٩٩، الرقم: ٥١٦٤، والطيالسي في المسند، ١/٤٩، الرقم: ٣٧٠۔

لَکَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: أَجَلْ، ذَالِکَ کَذَالِکَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى، شَوْکَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا کَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، مجھے اِتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! کیا) اِسی وجہ سے آپ کے لیے دوگنا اجر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرا معاملہ ایسا ہی ہے لیکن کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اُسے کانٹا چبھنے کی تکلیف یا اُس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اُس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے خشک پتے جھاڑ دیتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/١٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ١/٤١٨، الرقم: ١١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤/١٧٠٤، الرقم: ٢١٦٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في العطاس، ٤/٣٠٧، الرقم: ٥٠٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ١/٤٦١، الرقم: ١٤٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٦٤، الرقم: ١٠٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٦، الرقم: ٢٤١، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٤٠، الرقم: ٥٩٣٤، والطيالسي في ـــ

الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اُس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣١/٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيْضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ، قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

..... المسند، ١/٣٠٣، الرقم: ٢٢٩٩، والحاكم في المستدرك، ١/٥٥٠، الرقم: ١٢٩٢۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب دعاء العائد للمريض، ٥/٢١٤٧، الرقم: ٥٣٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ٤/١٧٢٢، الرقم: ٢١٩١، والترمذي عن علي رضي الله عنه في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء المريض، ٥/٥٦١، الرقم: ٣٥٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٣، الرقم: ٣٥٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٨، الرقم: ٧٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٧٨، الرقم: ٢٦٤١٢، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٣٩، الرقم: ٤٨١١، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٣٧، الرقم: ٢٩٧١۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو آپ ﷺ یوں دعا فرماتے: ﴿أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ ’’اے لوگوں کے ربّ! تکلیف کو دور فرما دے اور شفاء عطا فرما، بے شک شفاء دینے والا تو ہے۔ شفاء نہیں مگر تیری شفاء، ایسی شفاء مرحمت فرما جو بیماری کا نشان تک نہ چھوڑے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/١٣٢. عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَکَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ کَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ١/٨١، الرقم: ١٨٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب كنية النبي ﷺ، ٣/١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٧، وأيضًا في باب خَاتَم النبوة، ٣/١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٨، وأيضًا في كتاب المرضى، باب من ذهب بالصبي المريض ليدعى له، ٥/٢١٤٦، الرقم: ٥٣٤٦، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ٥/٢٣٣٧، الرقم: ٥٩٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات خاتَم النبوة وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤/١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٦١، الرقم: ٧٥١٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٥٧، الرقم: ٦٦٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٣٧٩، الرقم: ٢٤٢٠، ٣٤٣٠۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت کی جو کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی (سفید و روشن) تھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣٣/٧. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائے اُسے (بیماریوں) تکالیف (اور آزمائشوں) میں مبتلا کر دیتا ہے۔‘‘

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب ما جاء في كفارة المرض، ٥/٢١٣٨، الرقم: ٥٣٢١، ومالك في الموطأ، كتاب العين، باب ما جاء في أجر المريض، ٢/٩٤١، الرقم: ١٦٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٣٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥١، الرقم: ٧٤٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٦٨، الرقم: ٢٩٠٧، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٢٤، الرقم: ٣٤٤، والربيع في المسند/ ٢٥٥، الرقم: ٦٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤٢، الرقم: ٥١٦٢۔

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨/١٣٤. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْهُ مَرَضٌ أَوْ سَفَرٌ كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ مُقِيْمٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ایک یا دو بار نہیں کئی مرتبہ یہ فرماتے سنا: جب کوئی شخص مستقل نیک کام کرتا رہتا ہے لیکن کسی وقت وہ اُسے بیماری یا سفر کے باعث پوری طرح نہیں کر پاتا تو اُس کے لیے دریں حالات بھی اتنا ہی اجر لکھا جائے گا جتنا صحت و قیام کی حالت میں لکھا جاتا تھا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد، باب يكتب للمسافر ما كان يعمل في الإقامة، ٣/١٠٩٢، الرقم: ٢٨٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب إذا كان الرجل يعمل عملا صالحًا فشغله عنه مرض أو سفر، ٣/١٨٣، الرقم: ٣٠٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤١٠، ٤١٨، الرقم: ١٩٦٩٤، ١٩٧٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩١، الرقم: ١٢٦١، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٨٩، الرقم: ٥٣٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٨٢، الرقم: ٢٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٧٤، الرقم: ٦٣٣٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/١٨٢، الرقم: ٩٩٢٨۔

٩/١٣٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَطْعِمُوْا الْجَائِعَ، وَعُوْدُوْا الْمَرِيْضَ، وَفُكُّوْا الْعَانِيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو آزاد کراو۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب قول اللّٰه تعالٰى: ﴿كلوا من طيبات ما رزقناكم﴾، ٥/٢٠٥٥، الرقم: ٥٠٥٨، وأيضًا في كتاب المرضى، باب وجوب عيادة المريض، ٥/٢١٣٩، الرقم: ٥٣٢٥، وأبو داود في السنن،كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض بالشفاء عند العيادة، ٣/١٨٧، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٤، الرقم: ١٩٥٣٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٩٣، الرقم: ٦٧٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/١١٦، الرقم: ٣٣٢٤، والبزار في المسند، ٨/٣٥، الرقم: ٣٠١٧، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠٩، ٣١٠، الرقم: ٧٣٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٣، الرقم: ٢٥٩٢، والطيالسي في المسند، ١/٦٦، الرقم: ٤٨٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٥، الرقم: ٥٥٤۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٤، الرقم: ٣٤٢٠، وأيضًا في كتاب المرضى، باب عيادة الأمراض، ٥/٢١٤١، الرقم: ٥٣٣٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٦، الرقم: ٧٤٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٤٢، الرقم: ١١٩٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٣، الرقم: ٦٣٨٨۔

دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ، قَالَ: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب بھی کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: ﴿لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللهُ﴾ ''کوئی ڈر نہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١/١٣٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيْدَةً، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوْصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأُوْصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأُوْصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِي ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلٰى كَبِدِي فِيْمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب وضع اليد على المريض، ٥/٢١٤٢، الرقم: ٥٣٣٥، وأيضًا في الأدب المفرد/١٧٦، الرقم: ٤٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٦٧، الرقم: ٦٣١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٢١٢، الرقم: ١٠١٣۔

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر سخت بیمار پڑ گیا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ میری مزاج پرسی کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور پیچھے میری صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر کے ایک تہائی اُس کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) نصف کی وصیت کر کے نصف چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) تہائی مال کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اُس کے لئے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کی (وصیت) کر دو لیکن ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اِس کے بعد آپ ﷺ نے میری پیشانی پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا دستِ اقدس میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، اُس کے بعد یوں دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اِس کی ہجرت کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے اب تک جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ شفقت کی ٹھنڈک مجھے اپنے جگر کے اندر محسوس ہوتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٣٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ، أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ، تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتِ: الْحُمّٰى، لَا بَارَكَ اللهُ فِيْهَا، فَقَالَ: لَا

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك، ٤/١٩٩٣، الرقم: ٢٥٧٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/٦٤، ١٢٥، الرقم: ٢٠٨٣، ٢١٧٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٥٩، الرقم: ٩٨٣٩، والمنذري في االترغيب والترهيب، ٤/١٥٢، الرقم: ٥٢١٦۔

تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُم سائب یا حضرت اُم المسیب کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام سائب یا فرمایا: ام المسیب تم کیوں کانپ رہی ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بخار ہے، اللہ تعالیٰ اِس میں برکت نہ دے، آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو اِس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٣٩. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ٤/١٩٨٩، الرقم: ٢٥٦٨، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ٣/٢٩٩، الرقم: ٩٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٣، الرقم: ٢٢٤٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٣، الرقم: ١٠٨٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٠١، الرقم: ١٤٤٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٤٢، الرقم: ٣٨٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٠، الرقم: ٦٣٧١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٥٣٠، الرقم: ٩١٦٩۔

ایک مسلمان جب اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہاں سے لوٹنے تک برابر جنت کے باغ میں رہتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیثِ ثوبان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

١٤٠/١٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوْدُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟.....الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور

١٤٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ٤/١٩٩٠، الرقم: ٢٥٦٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٢، الرقم: ٥١٧، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٠٣، الرقم: ٢٦٩، ٣/٢٢٤، الرقم: ٩٤٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٣٤، الرقم: ٩١٨٢، وابن راهويه في المسند، ١/١١٥، الرقم: ٢٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٣٥، الرقم: ٨٠٥٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٧، الرقم: ١٤٠٦۔

تو نے اُس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس موجود پاتا؟‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

١٤١/١٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِدًا، مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰى يُصْبِحَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا

١٥: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ٣/٣٠٠، الرقم: ٩٦٩، وأبو داود في السنن،كتاب الجنائز، باب في فضل العيادة على وضوء، ٣/١٨٥، الرقم: ٣٠٩٨، وابن ماجه في السنن،كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب من عاد مريضًا، ١/٤٦٣، الرقم: ١٤٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٤، الرقم: ٧٤٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند،١/٨١، ١١٨، الرقم: ٦١٢، ٩٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٣، الرقم: ١٠٨٣٥، والبزار في المسند، ٣/٢٨، الرقم: ٧٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٢٤، الرقم: ٢٩٥٨، والحاكم في المستدرك، ١/٥٠١، الرقم: ١٢٩٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٦٦، الرقم: ٧٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٠، الرقم: ٦٣٧٦، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٥٣١، الرقم: ٩١٧٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٣١٩، الرقم: ٦٩٨۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جب کوئی شخص کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو (یہ ایسا مبارک اور مقبول عمل ہے جیسے) وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے، جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر یہ صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے شام تک اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے جبکہ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٦/١٤٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُ أَحْمَدَ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٤، الرقم: ١٤٢٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٤، الرقم: ٥٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٣، الرقم: ١٠٨٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٢٢، الرقم: ٢٩٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/٥٠١، الرقم: ١٢٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٦، الرقم: ٥٢٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٢، الرقم: ٧١١، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٢/٢٩٧۔

رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ اُس وقت تک رحمت سے معمور رہتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے لوٹ آئے اور جب تک وہ اُس کے پاس بیٹھا رہتا ہے رحمت میں سرشار رہتا ہے۔''

اِسے امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٧/١٤٣. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَشْتَكِي الْمَرِيْضُ، (وفي رواية: مَسَحَ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ) ثُمَّ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، لَا بَأْسَ، لَا بَأْسَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.....الحديث.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اپنا دستِ اقدس اس کی اس جگہ پر رکھتے جہاں بیمار کو شکایت ہوتی۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٢٦، الرقم: ٢٤٩٩٠، وأبويعلى في المسند، ٧/٤٣٦، الرقم: ٤٤٥٩، والطبراني في الدعاء/ ٣٣٦، الرقم: ١١٠٢، والطيالسي في المسند، ١/ ٢٠٠، الرقم: ١٤٠٤، وابن السنّي في عمل اليوم والليلة/ ٥٠٣، الرقم: ٥٥١۔

(اور ایک روایت میں ہے کہ بیمار کے چہرے اور سینے پر ہاتھ پھیرتے) اور فرماتے: ﴿بِسْمِ اللهِ، لَا بَأْسَ، لَا بَأْسَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ ''کوئی تنگی نہیں، کوئی تنگی نہیں، اے لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور فرما، اور شفاء عطا فرما تو ہی شفاء عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں، ایسی شفاء عطا فرما جو بیماری کو سرے سے ختم کر دے۔''

اِس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی نے مذکورہ الفاظ میں اسنادِ حسن کے ساتھ اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٤٤. **عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ. فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وفي رواية أبي داود: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ.

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الإسلام، ١/٤٥٥، الرقم: ١٢٩٠، وأيضًا في الأدب المفرد/١٨٥، الرقم: ٥٢٤، وأبوداود في السنن، كتاب الجنائز، باب في عيادة الذمي، ٣/١٨٥، الرقم: ٣٠٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٧٣، الرقم: ٨٥٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٧، ٢٨٠، الرقم: ١٣٣٩٩، ١٤٠٠٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/٩٣، الرقم: ٣٣٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٣، الرقم: ٦٣٨٩۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس بیٹھا تھا تو اُس کے باپ نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ سو وہ مسلمان ہوگیا (اور پھر اس کی وفات ہوگئی)۔ حضور نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔‘‘

اِسے امام بخاری، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام ابو داود کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: ’’آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اِسے میرے توسّل سے جہنم سے بچا لیا۔‘‘

١٩/١٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟ فَإِنْ

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الكفالة، باب الدَّين، ٢/٨٠٥، الرقم: ٢١٧٦، وأيضاً في كتاب النفقات، باب قول النبي ﷺ: من ترك كلا أو ضياعًا فإلي، ٥/٢٠٥٤، الرقم: ٥٠٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفرائض، باب من ترك مالا فلورثته، ٣/١٢٣٧، الرقم: ١٦١٩، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على المديون، ٣/٣٨٢، الرقم: ٢٠٧٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على من عليه دَين، ٤/٦٦، الرقم: ١٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب من ترك دينا أو ضياعًا فعلى الله وعلى رسوله ﷺ، ٢/٨٠٧، الرقم: ٢٤١٥، وابن حبان في الصحيح، ١١/١٩٢، الرقم: ٤٨٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٤٤، الرقم: ١٣٠٧٦۔

حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَکَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلّٰى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِکُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ: أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَکَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ ﷺ دریافت فرماتے: کیا اِس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر بتایا جاتا کہ اِس نے قرض کی ادائیگی کے لئے رقم چھوڑی ہے تو آپ ﷺ نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے فتوحات کا دروازہ کھولا (اور اِس کے ذریعے آپ ﷺ کو کثرت سے مال عطا فرما دیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کے قریب ہوں۔ سو جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو اُس کی ادائیگی مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٦/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب صفوف الصبيان مع الرجال على الجنائز، ١/٤٤٤، الرقم: ١٢٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٨، الرقم: ٩٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ٣/٣٥٥، الرقم: ١٠٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٩٠، الرقم: ١٥٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٦، الرقم: ٦٨٠٠ ـ

قَدْ دُفِنَ لَيْـلًا فَقَالَ: مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِي؟ قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَکَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيْهِمْ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں میت کو اُسی رات دفن کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کب دفن کیا گیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) گزشتہ رات۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہیں بتایا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم نے اِسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا تھا اور ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہیں جانا۔ آپ ﷺ (اس کی قبر پر) قیام فرما ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنا لیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١/١٤٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا:

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ١/١٧٥-١٧٦، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ١/٤٤٨، الرقم: ١٢٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٩، الرقم: ٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٨٩، الرقم: ١٥٢٧-١٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٦٥١، الرقم: ٢١٤٩،—

مَاتَ. قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے (اس کے بارے میں) بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر دکھاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اُس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں اپنے مکینوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٤٨/٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٨، الرقم: ٩٠٢٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣١٤، الرقم: ٦٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٥٥، الرقم: ٣٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٦-٤٧، الرقم: ٦٨٠٢-٦٨٠٦.

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى تدفن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٢٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، ـــ

شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: قَالَ: أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی کے جنازے میں شامل ہوا تو اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو دفن ہونے تک ساتھ شامل رہا اُس کے لیے دو قیراط (کے برابر ثواب ہے۔) عرض کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: دو عظیم پہاڑوں کی مثل (ثواب عطا ہوتا ہے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ایک روایت میں ہے: ''آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں (دو پہاڑوں میں) سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔''

..... باب فضل الصلاة على الجنازة واتباعها، ٢/٦٥٢، ٦٥٣، الرقم: ٩٤٥، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في فضل الصلاة على الجنازة، ٣/٣٥٨، الرقم: ١٠٤٠، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، ٣/٢٠٢، الرقم: ٣١٦٨، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب ثواب من صلى على جنازة، ٤/٧٦، الرقم: ١٩٩٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٤٥، الرقم: ٢١٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في ثواب من صلى على جنازة ومن انتظر دفنها، ١/٤٩١، الرقم: ١٥٣٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٤٩، الرقم: ٦٢٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠١، الرقم: ٩١٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٤٧، الرقم: ٣٠٧٨۔

٢٣/١٤٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ١/٨٨، الرقم: ٢١٥، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الجريد على القبر، ١/٤٥٨، الرقم: ١٢٩٥، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الغيبة، ٥/٢٢٤٩، الرقم: ٥٧٠٥، وأيضًا في باب النميمة من الكبائر، ٥/٢٢٥٠، الرقم: ٥٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٢، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في التشديد في البول، ١/١٠٢، الرقم: ٧٠، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول، ١/٦، الرقم: ٢٠، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التنزاه عن البول، ١/٢٨، الرقم: ٣١، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ٤/١٠٦، الرقم: ٢٠٦٨-٢٠٦٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٩، الرقم: ٢٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة باب التشديد في البول، ١/١٢٥، الرقم: ٢٤٧، ٣٤٩، والدارمي في السنن، ١/٢٠٥، الرقم: ٧٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٥، الرقم: ١٩٨٠، ٥/٣٥، الرقم: ٢٠٣٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١٥، الرقم: ١٣٠٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٣، الرقم: ٢٠٥٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٢، الرقم ٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٨٨، الرقم: ٦٧٥٣-٧٦٥٤، وابن حبان في الصحيح ٧/٣٩٨، الرقم: ٣١٢٨-

فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہوکر) فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا (یا اُن کے قطروں سے نہیں بچتا تھا) اور دوسرا چغلیاں بہت کھاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥٠/٢٤. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدْيَتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرٰى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلٰى مَنَابِتِهِمَا وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتّٰى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ،

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، الرقم: ١٧٥٩٥، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٠٥، ٩/٦ـ

وَأَتَى عَلٰى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسٰى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (حاجت کے بعد) پھر آپ ﷺ نے اُنہیں حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اُس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اُونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی اس کے مالک کو بلانے بھیجا (جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن اور رجال ثقات ہیں۔

١٥١/٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو (بوقتِ نزع) ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾ کی تلقین کیا کرو (یعنی اُن کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کیا کرو)۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، ٢/٦٣١، الرقم: ٩١٦، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ٣/٣٠٦، الرقم: ٩٧٦، وأبو دواد في السنن، كتاب الجنائز، باب في التلقين، ٣/١٩٠، الرقم: ٣١١٧، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب تلقين الميت، ٤/٥، الرقم: ١٨٢٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٠١، الرقم: ١٩٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، ١/٤٦٤، ٤٦٥، الرقم: ١٤٤٤ـ١٤٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣، الرقم: ١٠٠٦، والبزار في المسند، ٦/٢٠٨، الرقم: ٢٢٤٨ـ

١٥٢/٢٦. وفي رواية ابن حبّان زاد: **فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلِمَتِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عِنْدَ الْمَوْتِ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ وَإِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ ذَالِکَ مَا أَصَابَهُ.** رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

اور امام ابن حبان نے اِن الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ''سو وہ شخص جس کا موت کے وقت آخری کلام ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ'' ہو وہ ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور داخل ہوگا اگرچہ اُس سے پہلے اُسے (عذاب وسزا میں سے اُس کے اعمال کا حصہ) پہنچے جو بھی پہنچے۔'' اِسے امام ابن حبان، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٥٣/٢٧. **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ آخِرُ كَـلَامِهِ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.** رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

٢٦: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدمًا أو مؤخرًا، ذكر العلة التي من أجلها أمر بهذا الأمر، ٧/٢٧٢، الرقم: ٣٠٠٤، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٤١، الرقم: ٣٩٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٩٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٨٤، الرقم: ٧١٩، وأيضًا في مجمع الزوائد، ١/١٧۔

٢٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في التلقين، ٣/١٩٠، الرقم: ٣١١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٧، الرقم: ٢٢١٨٠، والبزار في المسند، ٧/٧٧، الرقم: ٢٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/٥٠٣، الرقم: ١٢٩٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١١٢، الرقم: ٢٢١، وابن منده في الإيمان، ١/٢٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٠٨، الرقم: ٩٤، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ٦/٢١٩۔

وفي رواية أحمد: وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَحَسَّنَهُ النَّوَوِيُّ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (وقتِ نزع) جس کا آخری کلام ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ﴾ ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''

امام احمد کی روایت میں ہے: ''اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام نووی بھی نے ابو داود کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

١٥٤/٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ، فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ، انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُوْلُ: هُمْ أَرْبَعُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه أربعون شفعوا فيه، ٢/٦٥٥، الرقم: ٩٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها، ٣/٢٠٣، الرقم: ٣١٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٧، الرقم: ٢٥٠٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٥١، الرقم: ٣٠٨٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٩، ٣٧٠، الرقم: ٨٨٩٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٨٠، الرقم: ٥٤١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧٨، الرقم: ٥٣٢٤۔

شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اُن کے فرزند کا قدید یا عسفان میں انتقال ہو گیا، آپ ﷺ نے حضرت کریب سے کہا: دیکھو (جنازہ میں) کتنے لوگ ہیں؟ حضرت کریب بیان کرتے ہیں میں نکلا تو دیکھا (کافی) لوگ جمع تھے، میں نے آپ سے صورتحال عرض کی تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ حضرت کریب نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: جنازہ اُٹھاؤ۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اُس کے جنازہ میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں اُن کی شفاعت قبول فرما لیتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/٢٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ٢/٦٥٤، الرقم: ٩٤٧، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على الجنازة والشفاعة للميت، ٣/٣٤٨، الرقم: ١٠٢٩، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فضل من صلى عليه مائة، ٤/٧٥، ٧٦، الرقم: ١٩٩١، ١٩٩٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٤٤، الرقم: ٢١١٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٥١، الرقم: ٣٠٨١، وأبو يعلى في المسند، ٧/٣٦٤، الرقم: ٤٣٩٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٤٥، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠، الرقم: ٦٦٩٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤، الرقم: ٩٢٤٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٧٨، الرقم: ٥٣٢٣۔

تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میت پر سو مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اُس کی شفاعت کی دعا کریں تو اُن کی شفاعت (اُس میت کے حق میں) قبول کی جاتی ہے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠/١٥٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنِّي أَرْجُوْ اللهَ، وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُوْ وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے، وہ قریب الموت تھا، آپ ﷺ نے اُس سے دریافت فرمایا: تم خود

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب: (١١)، ٣/٣١١، الرقم: ٩٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤، الرقم: ١٠٠١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٥، الرقم: ٥١٢٥۔

کو کس حال (و کیفیت) میں پاتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ (کی رحمت) کی اُمید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس موقع پر جب مومن کے دل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس کی اُمید کے مطابق اُسے عطا فرماتا ہے اور جس کا اُسے ڈر ہوتا ہے اُس سے بے خوف کرتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣١/١٥٧. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ السُّنِّيِّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اُس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے

٣١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الإنصراف، ٣/٢١٥، الرقم: ٣٢٢١، والبزار في المسند، ٢/٩١، الرقم: ٤٤٥، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢٦، الرقم: ١٣٧٢، وابن السني في عمل اليوم والليلة/ ٥٣٧، الرقم: ٥٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٢، الرقم: ٣٧٨، وقال: إسناده حسن۔

لئے مغفرت کی دعا کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اِس کے لیے ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیے جائیں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، بزار اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٨/٣٢. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا وَرَدَ الْبَقِيْعَ فَإِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيْدٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوْا: فُلَانَةُ، قَالَ: فَعَرَفَهَا، وَقَالَ: أَلَا آذَنْتُمُوْنِي بِهَا، قَالُوْا: كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِيَکَ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا لَا أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُوْنِي بِهٖ، فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جو کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، جب ہم جنت البقیع

٣٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٤/٨٤، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الصلاة على القبر، ١/٤٨٩، الرقم: ١٥٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٨، الرقم: ١٩٤٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٧٥، الرقم: ١١٢١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٤٠، الرقم: ٦٢٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٢٧، الرقم: ١٩٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٨، الرقم: ٦٨٠٩.

پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک نئی قبر دیکھ کر لوگوں سے اُس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا اور فرمایا: تم نے مجھے اِس کی وفات کی اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ روزے سے تھے اور دوپہر کے وقت آرام فرما رہے تھے لہٰذا ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ جب تک میں تم میں موجود ہوں مجھے ہر شخص کی وفات کی اطلاع ہونی چاہیے کیونکہ میری نماز اُن کے لیے رحمت کا باعث ہے۔ پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں، آپ ﷺ نے چار تکبیریں ادا فرمائیں (یعنی اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی)۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۱۵۹. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَاسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيْهِ أُجْرِيَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرك،كتاب الجنائز، ۱/۵۰۵، ۵۱۶، الرقم: ۱۳۰۷، ۱۳۴۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۳۱۵، الرقم: ۹۲۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۹/۷، الرقم: ۹۲۶۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۷۴/۴، الرقم: ۵۳۰۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۱/۳۔

عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اُس کی پردہ پوشی کی اُس کی چالیس مرتبہ بخش کی جائے گی، اور جس نے میت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اُسے باریک دیباج اور بھاری اطلس کا (جنتی) لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور میت کو اُس میں دفن کیا تو اُس کے لئے اُس (جنتی) گھر کا اجر جاری کر دیا جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ٹھہرائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْأَعْرَابِ وَالْجُهَّالِ وَالسَّائِلِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی دیہاتیوں، اَن پڑھوں اور منگتوں پر رحمت وشفقت﴾

١/١٦٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: کُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَکَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيْدَةً، حَتّٰی نَظَرْتُ إِلٰی صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم، ٣/١١٤٨، الرقم: ٢٩٨٠، وأيضًا في كتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ٥/٢١٨٨، الرقم: ٥٤٧٢، وأيضًا في كتاب الأدب، باب التبسم والضحك، ٥/٢٢٦٠، الرقم: ٥٧٣٨، ومسلم في الصحيح،كتاب الزكاة، باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة، ٢/٧٣٠، الرقم: ١٠٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٣، ٢١٠، ٢٢٤، الرقم: ١٢٥٧٠، ١٣٢١٧، ١٣٣٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٨٩، الرقم: ٦٣٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٥٠، الرقم: ٨٤٧٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٨١، الرقم: ٤٠٦٦۔

عِنْدَکَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِکَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ موٹے کنارے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی (راستے میں) ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ ﷺ کی گردنِ مبارک پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا مال ہے مجھے اُس میں سے عطا فرمایئے، آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور مسکرا پڑے پھر آپ ﷺ نے اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٦١. عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِي مَا دِيْنُهُ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَرَکَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِکُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب حديث التعليم في الخطبة، ٢/٥٩٧، الرقم: ٨٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب الجلوس على الكرسي، ٨/٢٢٠، الرقم: ٥٣٧٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥/٥١٠، الرقم: ٩٨٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٠، الرقم: ٢٠٧٧٢، والبخاري في الأدب المفرد /٣٩٩، الرقم: ١١٦٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٥١، الرقم: ١٨٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٥٩، الرقم: ١٢٨٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٧٩، الرقم: ١١٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢١٨، الرقم: ٥٦٠٨۔

اللهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درآں حالیکہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک مسافر دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے، اُسے نہیں معلوم کہ دین کیا ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے، پھر ایک کرسی لائی گئی۔ میرا خیال ہے اُس کرسی کے پائے لوہے کے تھے، حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ اُس پر تشریف فرما ہوئے اور جو کچھ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دیا تھا اُس کی مجھے تعلیم دی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا خطبہ پورا کیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

٣/١٦٢. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار، ٥/٥٤٦، الرقم: ٣٥٣٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٠، الرقم: ١٨١٢٠، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٥، ٢٠٦، الرقم: ٧٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٢٢، الرقم: ٥٦٢، والطيالسي في المسند، ١/١٦٠، الرقم: ١١٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٦١، الرقم: ٧٣٦٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٣، ٣٤، الرقم: ٢٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٧٣، الرقم: ١٨٦۔

النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ: هَاؤُمْ، فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَکَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ فَإِنَّکَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: وَاللهِ، لَا أَغْضُضُ، قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .....الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہماری موجودگی میں ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو بلند آواز سے ندا دی: یا محمد! حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اُسے اُسی طرح بلند آواز میں جواب دیا۔ ’’میں یہاں ہوں‘‘ ہم نے اُس اعرابی سے کہا: تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود ہو اور بارگاہِ رسالت میں آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اُس نے کہا: خدا کی قسم! میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔ پھر اُس اعرابی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور لیکن وہ اُن سے (اِس دنیا میں) مل نہ سکا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٣/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَكُرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهُ، فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اُونٹنی بطور تحفہ پیش کی تو آپ ﷺ نے اُسے بدلہ میں چھ اُونٹنیاں عطا فرمائیں، اُس نے اِسے ناپسند کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: فلاں شخص نے مجھے اُونٹنی کا تحفہ دیا، میں نے اُسے بدلے میں چھ اُونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہو گیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قرشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔‘‘

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في ثقيف وبني حنيفة، ٥/٧٣٠، الرقم: ٣٩٤٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/١٠٦، الرقم: ١٦٥٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٢، الرقم: ٧٩٠٥، والبخاري في الأدب المفرد/٢٠٨، الرقم: ٥٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٩٥، الرقم: ٦٣٨٣، والحاكم في المستدرك، ٢/٧١، الرقم: ٢٣٦٥، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٥٢، الرقم: ٦٥٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٨٠، الرقم: ١١٨٠١۔

اِس حدیث کو امام ترمذی، عبد الرزاق، احمد اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٦٤/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، وأيضًا في كتاب الأدب، باب التبسم والضحك، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥/٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء، باب كيف يرفع، ٣/١٥٩-١٦٦، الرقم: ١٥١٥، ١٥١٧، ١٥٢٧-١٥٢٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٨، الرقم: ١٤٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٧٢، الرقم: ٩٩٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٣٨، وابن جارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢١، الرقم: ٥٦٣٠-

قَزَعَةٌ قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِکَ وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، فَقَامَ ذَالِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ: فَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے اُنہوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے ایک دفعہ آپ ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ اُس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن (آپ ﷺ کے ہاتھ اُٹھاتے ہی) اُسی وقت پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے تشریف نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ سو ہم پر اُس روز، اُس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں (کہ بارش رُک جائے)۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فوری ہاتھ بلند فرمائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہمارے اُوپر

نہیں۔ پس آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے آسمان کی جس طرف بھی اشارہ کرتے اُدھر سے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا (کہ اُس کے گرد و نواح میں بادل تھے اور مدینہ کے اُوپر آسمان صاف تھا) اور قناۃ (نالہ) ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اِس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/١٦٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا، فَقَامَ يَوْمًا وَقُمْنَا مَعَهُ، حَتّٰى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ، وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا، فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، احْمِلْ لِي عَلٰى بَعِيْرَيَّ هٰذَيْنِ، فَإِنَّکَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِکَ، وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ، لَا أَحْمِلُ لَکَ حَتّٰى تُقِيْدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللهِ، لَا أُقِيْدُکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَالِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَالِکَ يَقُوْلُ: لَا، وَاللهِ، لَا أُقِيْدُکَ، فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: عَزَمْتُ

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب القود من الجبذة، ٨/٣٣، الرقم: ٤٧٧٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢٧، الرقم: ٦٩٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ٤/٢٤٧، الرقم: ٤٧٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ٧٨٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٥٠، الرقم: ٨٤٧٣۔

عَلٰى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتّٰى آذَنَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: يَا فُلَانُ، احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرًا وَعَلٰى بَعِيْرٍ تَمْرًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: انْصَرِفُوْا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھتے تھے، جب آپ ﷺ (تشریف لے جانے کے لئے) کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے جانے کے لئے قیام فرمایا تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے، جب آپ ﷺ مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک شخص پیچھے سے آیا اور آپ ﷺ کی چادر مبارک پیچھے سے پکڑ کر زور سے کھینچی۔ وہ چادر کھردری تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی گردن مبارک اُس سے سرخ ہو گئی۔ اُس نے کہا: اے محمد! میرے اِن دو اُونٹوں کو (غلہ سے) بھر دیجئے کیونکہ (یہ غلہ) نہ تو آپ نے اپنے مال سے دینا ہے اور نہ ہی اپنے باپ دادا کے مال سے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں، میں تجھے کبھی نہ دوں گا، جب تک تم اِس گردن کے کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ اُس اعرابی نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بدلہ نہ دوں گا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین دفعہ یہی دہرایا اور وہ جواب میں اعرابی یہی عرض کرتا رہا کہ میں بدلہ کبھی نہ دوں گا۔ جب ہم نے اعرابی کی یہ بات سنی تو ہم سب اُس کی طرف (اُسے مارنے کے لئے) دوڑے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں ہر اُس شخص کو، جس نے میری بات سنی، قسم دیتا ہوں کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: اِس کے ایک اُونٹ پر جو لاد دو اور دوسرے اُونٹ پر کھجوریں، اِس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: چلو (اب چلیں اور اس اعرابی سے کوئی اعراض نہ فرمایا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، ابو داود اور احمد نے مختصراً روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْعُصَاةِ وَالْمُخْطِئِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی گنہگاروں اور نافرمانوں پر رحمت و شفقت﴾

١/١٦٦. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهٖ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهٖ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ، الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَاللهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

وفي رواية: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر وأنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٨، وأبو يعلى في المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٧٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٣٨١، الرقم: ١٣٥٥٢، والبزار في المسند، ١/٣٩٣، الرقم: ٢٦٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣١٢، الرقم: ١٧٢٧٣، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/٣٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/١٨٤، الرقم: ٩٢-٩٣.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا، اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس پر شراب نوشی کی حد جاری فرمائی۔ ایک روز پھر اسے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اُسے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اِس پر لعنت فرما یہ کتنی دفعہ (اِس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس پر لعنت نہ بھیجو، میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اِس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، عبدالرزاق، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٢/١٦٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكْتُ، قَالَ: مَا لَكَ؟

٢: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ٢/٦٨٤، الرقم: ١٨٣٤، وأيضًا في كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب الكفارة على الغني والفقير، ٦/٢٤٦٧، الرقم: ٦٣٣١، وأيضًا في باب يعطي في الكفارة عشرة مساكين قريبا كان أو بعيدا، ٦/٢٤٦٨، الرقم: ٦٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ٢/٧٨١، الرقم: ١١١، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في كفارة الفطر في رمضان، ٣/١٠٢، الرقم: ٧٢٤، وقال:—

قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذَالِکَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِکْتَلُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِکَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا کَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَالِکَ الْيَوْمَ لَمْ يَکُنْ لَهٗ بُدٌّ مِنَ التَّکْفِيْرِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد

..... حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كفارة من أتى أهله في رمضان، ٢/٣١٣، الرقم: ٢٣٩٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من أفطر يوما من رمضان، ١/٥٣٤، الرقم: ١٦٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢١٢، الرقم: ٣١١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤١، الرقم: ٧٢٨٨، وأيضًا، ٦/٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٢۔

کرنے کے لیے غلام ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں، اور عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنہیں لے جا کر خیرات کر دو (یہ تمہارا کفارہ ہے)۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! اِن دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ کی وادی میں) کوئی گھر ایسا نہیں جو میرے گھر سے زیادہ غریب ہو۔ اِس پر آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام ابو داود نے فرمایا: امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''یہ رخصت (آپ ﷺ کی طرف سے) اُس آدمی کے لئے خاص تھی، سو آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑ لے تو اُس کے لئے (شرعی) کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔''

٣/١٦٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيْقَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد کے

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ١/٨٩، الرقم: ٢١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول، ١/٢٣٦، الرقم: ٢٨٤۔

ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے ڈانٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوگیا تو آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی لانے کا حکم فرمایا جو اُس (پیشاب) پر بہادیا گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/١٦٩. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَكَ، ارْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِ اللهَ، وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، طَهِّرْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِثْلَ ذَالِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِيْمَ أُطَهِّرُكَ؟ فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى، فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبِهِ جُنُوْنٌ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ، فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمْرًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ: فَاسْتَنْكَهَهُ، فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَزَنَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ، فَرُجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ، قَائِلٌ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ٣/١٣٢١-١٣٢٢، الرقم: (١)١٦٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٧٦، الرقم: ٧١٦٣، والدار قطني في السنن، ٣/٩١، الرقم: ٣٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/١٣٤-١٣٥، الرقم: ٦٢٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١١٨، الرقم: ٤٨٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٨٣، الرقم: ١١٢٣١-

مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوْا بِذَالِکَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَهُمْ جُلُوْسٌ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: فَقَالُوْا: غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ.....الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِي وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا ناس ہو، جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو۔ اُنہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے پھر اُسی طرح فرمایا، اُنہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے پھر اُسی طرح فرمایا، حتی کہ چوتھی بار اُن سے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ اُنہوں نے عرض کیا: زنا سے۔ آپ ﷺ نے (لوگوں سے) اُن کے متعلق پوچھا: اِس کا ذہنی توازن تو خراب نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں، وہ کوئی پاگل نہیں ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اِس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہوکر اُن کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ ﷺ نے اُنہیں رجم کرنے کا حکم دیا، اِس کے بعد حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کے دو گروہ بن گئے، بعض کہتے: ماعز ہلاک ہو گئے اور اِس گناہ نے اُنہیں گھیر لیا اور بعض لوگ کہتے: ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ دو، تین دن صحابہ کرام ﷺ میں یہی اختلاف رہا، پھر ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے درآں حالیکہ صحابہ کرام ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سلام کرنے کے بعد تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو، صحابہ کرام ﷺ نے کہا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت فرمائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے تمام اُمت پر تقسیم کر دیا جائے تو (بخشش کے لیے) سب کو کافی ہو گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی، دارقطنی، ابوعوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٠/٥. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي، وَإِنَّهُ رَدَّهَا، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ تَرُدُّنِي؟ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا، فَوَاللهِ، إِنِّي لَحُبْلٰى، قَالَ: إِمَّا لَا، فَاذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِي، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى، ٣/١٣٢٣، الرقم: (٢) ١٦٩٥، وأبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب المرأة التي أمر النبي ﷺ برجمها من جهينة، ٤/١٥٢، الرقم: ٤٤٤٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٤، الرقم: ٧٢٧١، والدارمي في السنن، ٢/٢٣٤، الرقم: ٢٣٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٨، الرقم: ٢٢٩٩٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٥٤٣، الرقم: ٢٨٨٠٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/١٣٦-١٣٧، الرقم: ٦٢٩٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٢١، الرقم: ١٦٧٤٣-

خِرْقَةٍ قَالَتْ: هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، قَالَ: اذْهَبِي، فَأَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللهِ، قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا، فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ: مَهْلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ (ماعز بن مالک کے قصۂ توبہ کے بعد) بیان کرتے ہیں: اِس کے بعد ایک غامدیہ عورت آئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، مجھے پاک کر دیجئے، آپ ﷺ نے اُسے واپس بھیج دیا، دوسرے دن آ کر اُس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے کیوں واپس کر دیا؟ شاید آپ مجھے ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا کی قسم! میں زنا سے حاملہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا، اگر ایسا ہے تو پھر ابھی نہیں، واپس جاؤ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد آنا، بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ عورت اُس بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور عرض کیا: لیجئے، یہ میرا بچہ پیدا ہوگیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جا کر اِسے دودھ پلاؤ، حتی کہ اِس کی مدتِ رضاعت ختم ہو جائے، جب بچے کی مدتِ رضاعت ختم ہوگئی تو وہ اُسے اِس حال میں لے کر آئی کہ اُس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ اُس نے عرض کیا: لیجئے! یا نبی اللہ! اِس کا دودھ چھوٹ گیا ہے اور اب یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان شخص کے حوالے کیا، اور حکم دیا کہ اُس عورت کے لئے سینہ تک ایک گڑھا کھودا جائے، اور لوگوں کو

اُسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آگے بڑھے اور اُس کے سر پر پتھر مارا، جس سے خون حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر گرا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو برا بھلا کہا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں برا بھلا کہتے ہوئے سن لیا، اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خالد، ایسا نہ کہو، اِس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر (ظلماً) خراج لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اُسے بخش دیا جاتا، پھر آپ نے اُس ﷺ کے بارے میں حکم دیا اور اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور پھر اُسے دفن کر دیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، نسائی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/١٧١. عَنِ اللَّجْلَاجِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوْقِ فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا، فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثِرْتُ فِيْمَنْ ثَارَ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ أَبُوْ هٰذَا مَعَكِ؟ فَسَكَتَتْ، فَقَالَ شَابٌّ: حَذْوَهَا أَنَا أَبُوْهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَنْ أَبُوْ هٰذَا مَعَكِ؟ قَالَ الْفَتَى: أَنَا أَبُوْهُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ، يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ، فَقَالُوْا: مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ، فَرُجِمَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتّٰى

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك رضي الله عنه، ٤/١٥٠، الرقم: ٤٤٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٧١٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧٩، الرقم: ١٥٩٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢١٩، الرقم: ٤٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢١٨، الرقم: ١٦٧٣١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٠/٢٩٣۔

أَمْكَنَّا، ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى هَدَأَ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُوْمِ، فَانْطَلَقْنَا بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: هٰذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيْثِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، فَإِذَا هُوَ أَبُوْهُ، فَأَعَنَّاهُ عَلٰى غُسْلِهٖ وَتَكْفِيْنِهٖ وَدَفْنِهٖ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت گزری جس نے (ناجائز) بچہ اُٹھایا ہوا تھا، لوگ اُس کے ساتھ چل دیئے اور میں بھی ساتھ چلنے والوں میں ہو گیا، یہاں تک کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ آپ ﷺ اُس عورت سے فرما رہے تھے: تمہارے ساتھ اِس کا باپ کون ہے؟ وہ خاموش رہی، اُس کے برابر کھڑے ایک نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِس کا باپ میں ہوں، آپ ﷺ نے عورت کی جانب متوجہ ہو کر دوبارہ فرمایا۔ تمہارے ساتھ اِس کا باپ کون ہے؟ نوجوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِس کا باپ میں ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اُس کے بارے میں جاننے کے لئے اُس کے ارد گرد کھڑے لوگوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ وہ عرض گزار ہوئے: اِس کے بارے میں بھلائی کے سوا ہمیں اور کچھ معلوم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس سے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا، ہم اُسے باہر لے گئے، اُس کے لئے گڑھا کھودا، پھر اُسے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ جاں بحق ہو گیا۔ اِس کے بعد ایک آدمی آ کر اُس کے متعلق پوچھنے لگا تو ہم اُسے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے اور ہم نے عرض کیا: یہ اُس خبیث کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں (خبیث نہیں) بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبو دار

ہے۔ پھر جب ہمیں معلوم ہوا کہ یہ اُس کا والد ہے تو ہم نے غسل اور کفن دفن میں اُس کی مدد کی۔'' اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/١٧٢. عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه يَتِيْمًا فِي حِجْرِ أَبِي، فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: ائْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَکَ، وَإِنَّمَا يُرِيْدُ بِذَالِکَ رَجَاءَ أَنْ يَکُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ کِتَابَ اللهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ کِتَابَ اللهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ کِتَابَ اللهِ، حَتّٰى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ، قَالَ ﷺ: إِنَّکَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ؟ قَالَ: بِفُلَانَةٍ، فَقَالَ: هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ بَاشَرْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ جَامَعْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهٖ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهٖ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ، فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك رضي الله عنه، ٤/١٤٥، الرقم: ٤٤١٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٩٠، الرقم: ٧٢٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٦، الرقم: ٢١٩٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٥٣٨، الرقم: ٢٨٧٦٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٠٤، الرقم: ٨٠٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٠١، الرقم: ٥٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢١٩، الرقم: ١٦٧٣٥

بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ، فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِکَ لَهُ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَکْتُمُوْهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوْبَ، فَيَتُوْبَ اللهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت نعیم بن ہزال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ یتیم ہونے کے باعث میرے والد ماجد کے زیرِ تربیت تھے۔ وہ اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے بدکاری کر بیٹھے۔ میرے والد ماجد نے اُن سے کہا: تم نے جو کچھ کیا ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے عرض کر دو، شاید رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کریں، اُنہوں نے یہ ارادہ اس اُمید پر کیا تھا کہ شاید اُن کے لیے کوئی راستہ نکل آئے۔ سو وہ حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا ہوں، سو کتاب اللہ کا حکم مجھ پر نافذ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ اُنہوں نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا ہوں، مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قائم فرمایئے۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے چار دفعہ ایسا کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ بات چار دفعہ کہی ہے۔ یہ کام کس سے کیا ہے؟ عرض کیا: فلاں عورت سے۔ فرمایا: کیا تم اُس کے ساتھ لیٹے تھے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: مباشرت کی تھی؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ فرمایا: کیا اُس سے جماع کیا تھا؟ عرض کیا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ پس اُنہیں حرہ کی جانب لے گئے جب پتھر مارے گئے تو پتھر لگنے کی وجہ سے وہ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں پکڑ لیا جبکہ اُن کے دیگر ساتھی عاجز ہو گئے تھے۔ پس اُنہوں نے اُونٹ کی ایک ہڈی ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام واقعہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اُسے چھوڑ کیوں نہ دیا،

شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٨/١٧٣. عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ رضي الله عنه قَالَ: أَنَّ مَاعِزًا رضي الله عنه أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ لِهَزَّالٍ: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِکَ کَانَ خَيْرًا لَکَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت نعیم بن ہزال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر چار مرتبہ (بدکاری کا) اقرار کیا تو آپ ﷺ نے اُنہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے (جو کہ حضرت ماعز کے سرپرست تھے) فرمایا: اگر تم اُسے اپنے کپڑے میں چھپا لیتے (یعنی اس کی پردہ پوشی کرتے) تو تمہارے لیے بہتر تھا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الحدود، باب الستر على أهل الحدود، ٤/١٣٤، الرقم: ٤٣٧٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٥، الرقم: ٧٢٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٦، الرقم: ٢١٩٤٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٣٢٣، الرقم: ١٣٣٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٥٤٠، الرقم: ٢٨٧٨٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٠٣، الرقم: ٨٠٨٠۔

فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٩/١٧٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ﴾ [الأنفال، ٨: ١٦] فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ. فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ، قَالَ: أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، فَقَالَ: أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے کہ لوگ بری طرح بکھر کر محاذ سے پیچھے ہٹ گئے تو ہم نے کہا کہ اب ہم رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہم لوگ (جنگ سے) بھاگ گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ''بجز ان کے جو جنگی چال کے طور پر رُخ بدل دیں۔'' ہم نے کہا: اب مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے۔ پھر سوچا کہ مدینہ میں چلے جائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: ہم بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ پس ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس چوم لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔''

٩: أخرجه أبو داود في السنن،كتاب الجهاد، باب في التولى يوم الزحف، ٣/٤٦، الرقم: ٢٦٤٧، والبخاري في الأدب المفرد/ ٣٣٨، الرقم: ٩٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٠، الرقم: ٥٣٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٦، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٥، الرقم: ٧٨٦۔

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

١٠/١٧٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری اُمت کے اُن افراد کے لئے ہے جو کبائر کے مرتکب ہوئے۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١١/١٧٦. عَنْ أَبِي مُوْسَی الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٥، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الشفاعة، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٧٣٩، وابن ماجه عن جابر رضی الله عنه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣١٠، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٠، الرقم: ٣٢٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٣٩، الرقم: ٢٢٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٧٢، الرقم: ٤٤٨، والطيالسي في المسند، ١/٢٣٣، الرقم: ١٦٦٩۔

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤١، الرقم: ٤٣١١، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضي الله عنهما في ـــ

اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُّدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا. وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ، الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کو چن لوں یا میری آدھی اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ زیادہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) زیادہ کفایت کرنے والی ہوگی اور تم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ (میری شفاعت) بہت زیادہ گناہگاروں، خطاکاروں اور برائیوں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے ہوگی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

المسند، ٢/٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٨۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهِ بِالْمُنَافِقِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی منافقین پر رحمت وشفقت﴾

١/١٧٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَيْحَکَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب استابة المرتدين والمعاندين، باب مَن ترك قتال الخوارج للتألف، ولئلا ينفر الناس عنه، ٦/٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٤،٦٥٣٢، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، وأيضًا في كتاب فضائل القرآن، باب البكاء عند قرائة القرآن، ٤/١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، وأيضًا في كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، وأيضًا عن جابر ﷺ في الأدب المفرد/٢٧٠، الرقم: ٧٧٤، ومسلم في الصحيح،كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، ونحوه النسائي عن أبي برزة ﷺ في السنن،كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، ١/٦١، الرقم: ١٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم: ١١٥٥٤، ١٤٨٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٦٢، الرقم: ٣٧٩٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦، —

فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنَ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ .....الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرا ناس ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس (خبیث منافق) کی گردن اُڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا

ونحوه البزار عن أبي برزة رضی اللہ عنہ في المسند، ٩/٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، والحاكم عن أبي برزة رضی اللہ عنہ في المستدرك، ٢/١٦٠، الرقم: ٢٦٤٧، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٠٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٣٥، الرقم: ٩٠٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١۔

جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسے ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہوگا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٧٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا، فَقَالَ ذُوْ الْخُوَيْصَرَةِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَکَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُکُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ کَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ: رَجُلٌ إِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٩، الرقم: ٨٥٦٠-٨٥٦١، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٥، الرقم: ١١٦٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١۔

الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهٗ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه حِيْنَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلٰى، فَأُتِيَ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذو الخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ میں اس (گستاخ منافق) کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بے شک اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ (لیکن) وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/١٧٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدٍ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰـؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي، وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اتَّقِ اللهَ، قَالَ: وَيْلَکَ، أَوَ لَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللهَ ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَا

٣-٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ١٥٨١/٤، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ٧٤٢/٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٧١/٤، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٠٥/١، الرقم: ٢٥، وأبويعلى في المسند، ٣٩٠/٢، الرقم: ١١٦٣، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١٢٨/٣، الرقم: ٢٣٧٥، وأيضًا في حلية الأولياء، ٧١/٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦٨/٨، الرقم: ٤٠٩٤، وابن القيم في الحاشية، ١٦/١٣، والسيوطي في الديباج، ١٦٠/٣، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول/١٨٨، ١٩٢ـ

رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي. فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے ایک تھیلے میں کچھ سونا بھر کر بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر لوگوں میں سے بعض نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اُس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئیں، اُونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہلِ زمین سے زیادہ اللہ سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی

ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨٠/٤. وزاد مسلم: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِىءِ هٰذَا قَوْمٌ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا.

اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے: ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اِس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی خوب صورت پڑھیں گے (مگر وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا)۔''

١٨١/٥. عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب تحريم الدم، باب من شهر سيفه ثم ـــ

رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ رضي الله عنه فِي يَوْمِ عِيْدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِأُذُنِي، وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي، أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ، فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ (وزاد أحمد: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُوْدِ)، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: وَاللهِ، لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ (وفي رواية: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ كَانَ هٰذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هٰكَذَا) يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ، حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ

..... وضعه في الناس، ١١٩/٧، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣١٢/٢، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢١/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٥٩/٧، الرقم: ٣٧٩١٧، والبزار في المسند، ٢٩٤/٩، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرك، ١٦٠/٢، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٤٥٢/٢، الرقم ٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١٢٤/١، الرقم: ٩٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٩٢/١٢، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١١٠١/٣، وابن تيمية في الصارم المسلول/١٨٨۔

الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ماتھے پر) سجدوں کا نشان تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی اس گستاخی پر شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی (نہایت شیریں انداز میں) تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں

گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٦/١٨٢. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيْهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَکَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَکُنْ أَعْدِلُ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هٰذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيْثَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ کَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: (جب) جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں، میں اِس خبیث منافق کو قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (نہیں، ایسا مت کرو) میں لوگوں کی ان باتوں سے کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٤، الرقم: ١٤٦١، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/١٢٧، الرقم: ٢٣٧٢ ـ

(دوسرے منافق) ساتھی (نہایت شیریں انداز میں) قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اُترے گا، وہ دین کے دائرے سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔'' اِس حدیث کو امام احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٨٣/٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُـلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَـلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمَّعَهَا اللهُ رَسُوْلَهُ ﷺ قَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُـلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب تفسير القرآن، باب قوله: ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾، ١٨٦١/٤، الرقم: ٤٦٢٢، وأيضًا في باب قوله: ﴿يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾، ١٨٦٣/٤، الرقم: ٤٦٢٤، ومسلم في الصحيح،كتاب البر والصلة والآداب، باب نصر الأخ ظالما أو مظلوما، ١٩٩٨/٤، الرقم: ٢٥٨٤، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المنافقين، ٤١٧/٥، الرقم: ٣٣١٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٧١/٥، الرقم: ٨٨٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٢/٣، الرقم: ١٥٢٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٥٤٤/١٤، الرقم: ٦٥٨٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٦٨/٩-٤٦٩، الرقم: ١٨٠٤١، وأبو يعلى في المسند، ٤٥٨/٣، الرقم: ١٩٥٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٢/٩، الرقم: ١٧٦٤٤-

الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْا، وَاللهِ، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: دَعْنِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُ، لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر مار دی تو انصاری نے آواز دی: انصار کی مدد کرو۔ مہاجر نے بھی آواز دی: مہاجرین کی مدد کرو، جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ بات سنائی (یعنی وحی سے واقعہ پر مطلع فرمایا) تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر مار دی ہے۔ انصاری نے انصار کو مدد کے لئے پکارا ہے اور مہاجر نے مہاجرین کو پکارا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس طرح (قبیلوں اور برادریوں کو) پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بری بات ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اِس پر عبد اللہ بن ابی (منافق) نے کہا: کیا اِن مہاجرین نے ایسا کیا؟ بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اِس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں

بنائیں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/١٨٤. عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُبَيٍّ لِلنَّبِيِّ ﷺ: دَعْنِي أَقْتُلُ أَبِي، فَإِنَّهُ يُؤْذِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقْتُلْ أَبَاکَ ثُمَّ ذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: دَعْنِي أَقْتُلْهُ فَقَالَ: لَا تَقْتُلْ أَبَاکَ، ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذَالِکَ، قَالَ: فَتَوَضَّأْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَعَلِّي أَسْقِيْهِ، لَعَلَّهُ أَنْ يَلِيْنَ قَلْبُهُ. قَالَ: فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَقَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کے بیٹے (جو کہ صحابی تھے) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ بن ابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ!

٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٣٨، الرقم: ٦٦٢٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٦٧٩، الرقم: ٦٤٩٠-٦٤٩١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٢٣، الرقم: ١٩٦٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٢٠٣، والقاضي عياض في الشفا، ١/٥٠٣، الرقم: ١٢٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣١٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٥٠، وأيضًا في الإصابة، ٤/١٥٥، وابن جرير الطبرى في جامع البيان، ٢٨/١١٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٦٠٨-

مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے والد (منافقین کے سردار عبد اللہ بن ابی) کو قتل کر دوں کیونکہ وہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے عبد اللہ!) اپنے والد کو مت قتل کرو وہ چلے گئے (کچھ دیر بعد) پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت عطا کریں میں اسے (یعنی اپنے والد کو) قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کو مت قتل کرو۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور پھر یہی عرض کیا: اور اسی طرح کا جواب ملا۔ تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ وضو فرمائیں اور (مجھے اپنے وضو کا پانی عطا کر دیں) شائد اس (بابرکت پانی) سے اس (منافق) کے دل میں نرمی و رقت پیدا ہو جائے تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور (وضو کا پانی) انہیں عطا کیا تو انہوں نے اپنے والد کو وہ پانی پلایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام عبد الرزاق، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩/١٨٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيْصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، ١/٤٢٧، الرقم: ١٢١٠، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ٤/١٧١٥، الرقم: ٤٣٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤١، الرقم: ٢٧٧٤، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، ـــ

اللهُ نَهَاکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ٩:٨٠] فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. [التوبة، ٩:٨٤]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمایئے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور آپ اُس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اُس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قمیض عطا فرما دی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ سو جب اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ (کرتے ہوئے قیام) فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ! کیا) اللہ تعالیٰ

..... بابمن فضائل عمر رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٦٥، الرقم: ٢٤٠٠، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٩، الرقم: ٣٠٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب الجنائز، باب في العبادة، ٣/١٨٤، الرقم: ٣٠٩٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القميص في الكفن، ٤/٣٦، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب في الصلاة على أهل القبلة، ١/٤٨٧، الرقم: ١٥٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨، الرقم: ٤٦٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٧، الرقم: ٣١٧٥۔

نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لیے ستّر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔'' تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ''اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠/١٨٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رضي الله عنه قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُوْ هَارُوْنَ: وَكَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ١/٤٥٣، الرقم: ١٢٨٥، وأيضًا في كتاب اللباس، باب لبس القميص، ٥/٢١٨٤، الرقم: ٥٤٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤٠، الرقم: ٢٧٧٣، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ٤/٨٤، الرقم: ٢٠١٩، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٥٨، الرقم: ١٩٥٨، وابن كثير في تفيسر القرآن العظيم، ٢/٣٨٠، والعيني في عمدة القاري، ٨/١٦٤، وأيضًا، ٢١/٣١٠۔

عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ کیونکہ اُس (عبد اللہ بن ابی) نے (آپ ﷺ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قمیص پہنائی تھی۔ حضرت سفیان اور حضرت امام ابو ہارون تکیی نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنایئے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔ (جو کہ اس نے آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص بطور کفن پہنا کر کیا تھا)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١/١٨٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ (وفي رواية مسلم: قَدْ كَفَرَتْ) وَأَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَقِيْلَ: هَلَكَتْ دَوْسٌ،

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء للمشركين بالهدى ليتألفهم، ٣/١٠٧٣، الرقم: ٢٧٧٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطيئ، ٤/١٩٥٧، الرقم: ٢٥٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣٢٦، الرقم: ٨٢١٩، وأيضًا في مسند الشاميين، ٤/٢٩٦، الرقم: ٣٣٥٢۔

قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی (امام مسلم کی روایت میں ہے: اُنہوں نے کفر کیا) اور حق سے منکر ہوئے، اُن کی بربادی کے لیے بد دعا کیجئے۔ کہا گیا: دوس ہلاک ہوئے، لیکن آپ ﷺ نے (ان کے لئے) دعا فرمائی: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور اُنہیں دین میں واپس لے آ۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِالْأَعْدَاءِ وَالْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی جانی دشمنوں، کفار اور مشرکین پر رحمت وشفقت﴾

١/١٨٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ﷺ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/١٢٨٢، الرقم: ٣٢٩٠، وأيضًا في كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسبّ النبي ﷺ، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ٣/١٤١٧، الرقم: ١٧٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ٢/١٣٣٥، الرقم: ٤٠٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٣، الرقم: ٤٣٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٣٧، الرقم: ٦٥٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٣١، الرقم: ٥٢٠٥، والبزار في المسند، ٥/١٠٦، ١٠٧، الرقم: ١٦٨٦، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٢٩، الرقم: ٦٨٦٩۔

رہے تھے جنہیں اُن کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٨٩. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلٰى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيْرُ أُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَکَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِکَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَکُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب ليبلغ العلم الشاهد الغائب، ١/٥١، الرقم: ١٠٤، وأيضًا في كتاب الحج، باب لا يعضد شجر الحرم، ٢/٦٥١، الرقم: ١٧٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها، ٢/٩٨٧، الرقم: ١٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في حرمة مكة، ٣/١٧٣، الرقم: ٨٠٩، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب تحريم القتال فيه، ٥/٢٠٥، الرقم: ٢٨٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١، الرقم: ١٦٤٢٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٨٥، الرقم: ٤٨٤۔

’’حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف فوجی دستے بھیج رہے تھے: اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا تھا جسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کلام فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے لوگوں نے اُسے حرم نہیں بنایا۔ سو کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو یہاں موجود ہے اس کو چاہیے کہ جو یہاں موجود نہیں اس تک یہ حکم پہنچا دے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۹۰. **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لِأَبِي سُفْيَانَ: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، وَأَخْبَرَ أَبُوْ سُفْيَانَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ سَعْدٌ، فَقَالَ ﷺ: كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيْهِ الْكَعْبَةُ.....الحديث.**

۳: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، ٤/١٥٥٩، الرقم: ٤٠٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١١٩، الرقم: ١٨٠٥٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٤٥٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٥٩٧۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وفي رواية للعسقلاني: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ، اَلْيَوْمُ يُعِزُّ اللهُ قُرَيْشًا.

’’حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (فتح مکہ کے احوال بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہا: آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہوجائے گی۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے غلط کہا ہے۔ آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام عسقلانی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آج کا دن رحمت کا دن ہے، اللہ تعالیٰ آج قریش کو عزت سے نوازے گا۔‘‘

١٩١/٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً يَهُوْدِيَّةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَالِكَ؟ فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ، قَالَ: مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول الهدية من المشركين، ٢/٩٢٣، الرقم: ٢٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السم، ٤/١٧٢١، الرقم: ٢١٩٠، وأبو داود في السنن، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سمًا أو أطعمه فمات أيقاد منه، ٤/١٧٣، الرقم: ٤٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٨، الرقم: ١٣٣٠٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٤٣، الرقم: ٢٤١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١١، الرقم: ١٩٥٠٠۔

ذَاكِ، قَالَ: أَوْ قَالَ: عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لے کر آئی، آپ ﷺ نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا (تو وہ گوشت بول بڑا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے)، پھر اُس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اُس عورت سے اِس گوشت کے متعلق پوچھا تو اُس نے کہا: میں نے (معاذ اللہ) آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اِس پر قادر نہیں کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قادر نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم اِسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (اور اس یہودی عورت کو معاف فرما دیا)۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس زہر کا اثر آپ ﷺ کے منہ میں ہمیشہ پایا گیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩٢/٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، ٣/١٠٦٥-١٠٦٦، الرقم: ٢٧٥٣-٢٧٥٦، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، ٤/٥١٥، الرقم: ٣٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، ٤/١٧٨٦، الرقم: ٨٤٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٣٦، ٢٦٧، الرقم: ٨٧٧٢، ٨٨٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١١، الرقم: ١٤٣٧٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣١٩، الرقم: ١٢٦١٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/٦٦، الرقم: ١٨١٥-

اللهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَأَدْرَكَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ، فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ، إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهٖ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُکَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللهُ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَمْنَعُکَ مِنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ: اَللهُ. قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نجد کی جانب سفرِ جہاد کیا (بیان کرتے ہیں کہ) پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (اپنے ساتھ) ایک بڑی کانٹے دار درختوں والی وادی میں پایا۔ آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اُس درخت کی ایک ٹہنی کے ساتھ لٹکا دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ (آرام کی غرض سے) درختوں کے سائے میں ادھر اُدھر بکھر گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (پھر جب ہم سب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو میرے پاس ایک شخص آیا، اور اُس نے تلوار اُٹھالی، جب میں بیدار ہوا تو (دیکھا کہ) وہ شخص میرے سر پر کھڑا تھا، میں نے دیکھا کہ سونتی ہوئی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا: (اے محمد!) اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ، پھر اُس نے دوسری مرتبہ کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ، فرمایا: پھر اُس

نے (خوفزدہ ہوکر) تلوار گرا دی، سو وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر آپ ﷺ نے اُس سے انتقام بھی نہیں لیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٦/١٩٣. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئیں جب کہ وہ مشرکہ تھیں۔ تو میں نے آپ ﷺ سے اِس بارے میں فتویٰ پوچھا اور عرض کیا: وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، ٢/٩٢٤، الرقم: ٢٤٧٧، وأيضًا في كتاب الجزية، باب إثم من عاهد ثم غدر، ٣/١١٦٢، الرقم: ٣٠١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، ٢/٦٩٦، الرقم: ١٠٠٣، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة على أهل الذمة، ٢/١٢٧، الرقم: ١٦٦٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/٣٨، الرقم: ٩٩٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٧، الرقم: ٢٦٩٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٧٨، الرقم: ٢٠٣۔

٧/١٩٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ، تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، تَبِيْعُهَا أَوْ تَكْسُوْهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلٰى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها التحريض عليها، باب الهدية للمشركين، ٢/٩٢٤، الرقم: ٢٤٧٦، وأيضًا في باب هدية ما يكره لبسها، ٢/٩٢١، الرقم: ٢٤٧٠، وأيضًا في كتاب الجعمة، باب يلبس أحسن ما يجد، ١/٣٠٢، الرقم: ٨٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرجل وإباحته للنساء وإباحة العلم ونحوه للرجل ما لم يزد على أربع أصابع ، ٣/١٦٣٨، الرقم: ٢٠٦٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب اللبس للجمعة، ١/٢٨٢، الرقم: ١٠٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب الهيئة للجمعة، ٣/٩٦، الرقم: ١٣٨٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٢٣، الرقم: ١٦٨٦، ومالك في الموطأ، كتاب اللباس، باب ما جاء في لبس الثياب، ٢/٩١٧، الرقم: ١٦٣٧، والشافعي في المسند/٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠٣، الرقم: ٥٧٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٥٥، الرقم: ٥٤٣٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو ریشمی جبہ بیچتے ہوئے دیکھا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: اِس جبے کو خرید لیجئے اور اِسے جمعہ کے روز اور جب (دور دراز علاقوں سے) وفود آئیں تو زیبِ تن فرمایا کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چند جبے لائے گئے تو آپ ﷺ نے اُن میں سے ایک جبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں اِسے کیسے پہنوں جبکہ اِن کے بارے میں آپ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے اُس بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/١٩٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، ٣/١٠٩٨، الرقم: ٢٨٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، ٣/١٣٦٤، الرقم: ١٧٤٤، والترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، ٤/١٣٦، الرقم: ١٥٦٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ٢/٩٤٧، الرقم: ٢٨٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٥، الرقم: ٨٦١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٢، الرقم: ٤٧٣٩، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٣، الرقم: ٢٤٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٤٤، الرقم: ١٣٥۔

وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ اِس پر آپ ﷺ نے (سختی سے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/١٩٦. عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي حَقِيْقٍ نَهٰى حِيْنَئِذٍ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالشَّافِعِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب ابن ابی حقیق (گستاخ یہودی سردار) کی طرف لشکر روانہ کیا تو لشکرِ اسلام کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔''

اِس حدیث کو امام عبد الرزاق، شافعی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٩٧. عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ فِيْمَنْ حَكَمَ فِيْهِمْ

٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف،كتاب الجهاد، باب البيات، ٢٠٢/٥، الرقم: ٩٣٨٥، والشافعي في المسند/ ٢٣٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٢١/٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٧/٩، الرقم: ١٧٨٦٥۔

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح،كتاب السير، باب الخروج وكيفية الجهاد، ذكر خبر الدال على أن الصبيان إذا قاتلوا قوتلوا، ١٠٩/١١، الرقم: ٤٧٨٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١٧٩/١٠، الرقم: ١٨٧٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٦٤/١٧، الرقم: ٤٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٦٦/٦، الرقم: ١١٠٩٨۔

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَشَكُّوْا فِيَّ أَمِنَ الذُّرِّيَّةِ أَنَا أَمْ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ؟ فَنَظَرُوْا إِلٰى عَانَتِي فَلَمْ يَجِدُوْهَا نَبَتَتْ، فَأُلْقِيْتُ فِي الذُّرِّيَّةِ وَلَمْ أُقْتَلْ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے (جنگ میں سزا نہ دینے کا) حکم لگایا تھا۔ تو اُنہوں نے میرے بارے شک کیا کہ آیا میں بچوں میں شامل ہوں یا لڑائی کرنے والوں میں۔ سو اُنہوں نے میری بغلیں دیکھیں اور دیکھا کہ وہاں بال نہیں اُگے تھے، تو مجھے بچوں میں شمار کیا گیا اور قتل نہ کیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن حبان، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١/١٩٨. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَأَصَبْنَا

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب السير، باب النهي عن قتل ذراري المشركين، ٥/١٨٤، الرقم: ٨٦١٦، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٤، الرقم: ٢٤٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٦٢٦-١٥٦٢٧، وأيضًا، ٤/٢٤، الرقم: ١٦٣٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٨٤، الرقم: ٣٣١٣١، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٤١، الرقم: ١٣٢، والحاكم في المستدرك، ٢/١٣٣-١٣٤، الرقم: ٢٥٦٦-٢٥٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٨٤، الرقم: ٨٢٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٣٧٥، الرقم: ١١٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٢٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٧٧، الرقم: ١٧٨٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٣١٦-

ظَفَرًا وَقَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى أَنْ قَتَلُوْا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى أَنْ قَتَلُوْا الذَّرِيَّةَ أَلَا لَا تَقْتُلُنَّ ذُرِّيَّةً أَلَا لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً قِيْلَ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَيْسَ هُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: أَوَ لَيْسَ خِيَارُکُمْ أَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ.

وفي رواية زاد: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: خِيَارُکُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، أَلَا، لَا تُقْتَلُ الذُّرِّيَّةُ، کُلُّ نَسَمَةٍ تُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِأَسَانِيْدَ وَبَعْضُ أَسَانِيْدِ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (ہم لڑتے رہے یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہوگیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل کیا حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کر ڈالا۔ خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے جو (آج) بہتر لوگ ہیں (کل) یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں تھے؟

ایک روایت میں یہ اضافہ فرمایا: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ بھی تو مشرکین کے بچے ہیں (یعنی اُن کے والدین مشرک تھے)۔ خبردار! بچوں کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا جائے ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اُس کی زبان اُس کی فطرت کا اظہار نہ کردے، پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد نے متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کی بعض اسانید کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۲/۱۹۹. عَنْ رَبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: انْظُرْ

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في قتل النساء، ۳/۵۳، الرقم: ۲۶۶۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، ۲/۹۴۸، الرقم: ۲۸۴۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۸۶-۱۸۷، الرقم: ۸۶۲۵، ۸۶۲۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۸۸، الرقم: ۱۶۰۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۱۱۰، الرقم: ۴۷۸۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۴۸۲، الرقم: ۳۳۱۱۷، وأبو يعلى في المسند، ۳/۱۱۵-۱۱۶، الرقم: ۱۵۴۶، والحاكم في المستدرك، ۲/۱۳۳، الرقم: ۲۵۶۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۴/۱۰، الرقم: ۳۴۸۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۸۲، الرقم: ۱۷۸۸۳۔

عَلَامَ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيْلٍ، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ، قَالَ: وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: قُلْ لِخَالِدٍ: لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيْفًا. وفي رواية: لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے دیکھا بہت سے لوگ کسی چیز کے پاس جمع ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کہ لوگ کس چیز کے پاس جمع ہوئے ہیں۔ اُس نے آ کر بتایا: ایک مقتول عورت کے پاس۔ فرمایا: یہ تو جنگ نہیں کرتی تھی۔ حضرت رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دستے کے کمانڈر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے لہٰذا آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا: خالد سے کہنا: (مشرکین کی) عورتوں اور خدمت کرنے والوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو۔‘‘ ایک روایت میں ہے: ’’بچوں اور خدمت گاروں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠٠/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوْهُ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال، ٤/١٥٨٩، الرقم: ٤١١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، ٣/١٣٨٦، الرقم: ١٧٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الأسير يوثق، ٣/٥٧، الرقم: ٢٦٧٩، وأحمد بن حنبل في ـــ

بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتُرِكَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، فَتَرَكَهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ، فَقَالَ: أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ، فَانْطَلَقَ إِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ، وَاللهِ، مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوْهِ إِلَيَّ، وَاللهِ، مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ، فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيَّ، وَاللهِ، مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا، وَاللهِ، لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

..... المسند، ٢/٢٤٦، الرقم: ٧٣٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٤/٤٢-٤٣، الرقم: ١٢٣٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٥٧، الرقم: ٦٦٩٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣١٩، الرقم: ١٢٦١٤.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نجد کی جانب کچھ سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لے آئے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا: اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی آدمی کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں تو شکر گزار (بندے) پر احسان ہوگا، اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے ثمامہ! کیا ارادہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: میں کہہ چکا کہ اگر احسان فرمائیں تو ایک شکر گزار پر احسان ہوگا۔ آپ ﷺ اُسے دوبارہ چھوڑ کر چلے گئے اور اگلے روز پھر فرمایا: اے ثمامہ! کیا خیال ہے؟ کہنے لگا: میں تو عرض کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، اے محمد! خدا کی قسم! مجھے روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ کسی کا چہرہ ناپسند نہیں تھا، لیکن آج مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ خدا کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے، خدا کی قسم! مجھے آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج آپ کا شہر مجھے سب شہروں سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ کے ارادے سے جا رہا تھا، اب اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اُس سے کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔ خدا کی قسم! اب تمہارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے

گندم کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٢٠١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَلَيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْکُمْ أَهْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْکُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا: اَلسَّامُ عَلَيْکَ ''تجھ پر (معاذ اللہ) موت ہو'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْکَ ''اور تم پر بھی۔'' پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا: تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اِسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو تم بھی اُنہیں وَعَلَيْکُمْ کہہ دیا کرو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله السام عليكم، ٦/٢٥٣٨، الرقم: ٦٥٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب، بالسلام وكيف يرد، ٤/١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٨، الرقم: ١٣٣٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٤٥، الرقم: ٣١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٤٢، وابن حزم في المحلى، ١١/٤١٥۔

٢٠٢/١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ کُلِّهِ، قُلْتُ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا: (اَلسَّامُ عَلَيْکَ) ’’(معاذ اللہ) تجھے موت آئے۔‘‘ تو میں نے کہا: تمہارے اُوپر موت ہو اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: (یا رسول اللہ!) جو اُنہوں نے کہا وہ آپ نے نہیں سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے وَعَلَيْکُمْ کہہ دیا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٣/١٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جِنَازَةٌ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ٤/٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٣، وأبو داود في السنن،كتاب الأدب، باب في الرفق، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٧، وابن ماجه في السنن،كتاب الأدب، باب الرفق، ٢/١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٢، الرقم: ٩٠٢۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم: ١٢٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز،—

فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْنَا لَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ؟ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُوْمُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضور نبی اکرم ﷺ (اس میت کے احترام میں) کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ تو (کسی) یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠٤/١٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ

..... باب القيام للجنازة، ٢/٦٦٠، الرقم: ٩٦٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ٤/٤٥، الرقم: ١٩٢٢، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٢٦، الرقم: ٢٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٩، الرقم: ١٤٤٦٧.

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم: ١٢٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦١، الرقم: ٩٦١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب القيام لجنازة أهل الشرك، ٤/٤٥، الرقم: ١٩٢١، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٢٦، الرقم: ٢٠٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦، الرقم: ٢٣٨٩٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٩٠، الرقم: ٥٦٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٩، الرقم: ١١٩١٨، وابن الجعد في المسند/ ٢٧، الرقم: ٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٧، الرقم: ٦٦٧٢.

حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَي مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهٖ جِنَازَةٌ، فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهٗ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حُنَیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی شخص کا جنازہ ہے۔ دونوں نے بیان فرمایا: (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا: یہ تو یہودی کا جنازہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ (انسانی) جان نہیں ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨/٢٠٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٤/٢٠٠٦، الرقم: ٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/١١٩، الرقم: ٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥، الرقم: ٦١٧٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤٠، الرقم: ٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٩٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٣، الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٠٢۔

وفي رواية: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف بد دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا، مجھے تو صرف (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے عذاب بنا کر نہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابونعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٩/٢٠٦. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

١٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الرقائق، باب ذكر ما يجب على المرء الدعاء على أعدائه بما فيه ترك حظ نفسه، ٣/٢٥٤، الرقم: ٩٧٣، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤/١٢٣، الرقم: ٢٠٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٢٠، الرقم: ٥٦٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٠٠، الرقم: ٢٠٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٦٤، الرقم: ١٤٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٧۔

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ (مجھے) نہیں جانتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن حبان، ابن ابی عاصم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٠/٢٠٧. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَکَّةَ هَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ، يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل: ﴿وَهُوَ الَّذِي کَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْکُمْ وَأَيْدِيَکُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَکُمْ عَلَيْهِمْ﴾** [الفتح، ٤٨: ٢٤].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله تعالى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾، ٣/١٤٤٢، الرقم: ١٨٠٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الفتح، ٥/٣٨٦، الرقم: ٣٢٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في المن على الأسير بغير فداء، ٣/٦١، الرقم: ٢٦٨٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٠٢، ٦/٤٦٤، الرقم: ٨٦٦٧، ١١٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، ٢٩٠، الرقم: ١٢٢٧٦، ١٤١٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٠٥، الرقم: ٣٦٩١٦، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٩١، الرقم: ٦٧٨٢، ٦٧٨٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٣، الرقم: ١٢٠٨۔

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مکہ کے اسّی (۸۰) آدمی جبل تنعیم سے مسلح ہوکر اُترے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ کو دھوکہ دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ ﷺ نے انہیں پکڑ کر قید کر لیا اور بعد میں اُنہیں زندہ چھوڑ دیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اور وہی ہے جس نے سرحدِ مکّہ پر (حدیبیہ کے قریب) اُن (کافروں) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیے﴾۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١/٢٠٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (في يوم فتح مكة): مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ .....الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اُسے امان حاصل ہے، جو شخص ہتھیار پھینک دے اُسے امان حاصل ہے، جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر لے اُسے امان حاصل ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فتح مكة، ٣/١٤٠٧، الرقم: ١٧٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب ما جاء في خبر مكة، ٣/١٦٢، الرقم: ٣٠٢١، والبزار في المسند، ٤/١٢٢، الرقم: ١٢٩٢، والدار قطني في السنن، ٣/٦٠، الرقم: ٢٣٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٩٠، الرقم: ٦٧٨٠، وابن راهويه في المسند، ١/٣٠٠، الرقم: ٢٧٨۔

٢٢/٢٠٩. عَنْ أَبِي يُوْسُفَ رحمه الله قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَفَا عَنْ مَكَّةَ وَأَهْلِهَا وَقَالَ: مَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَنَهَى عَنِ الْقَتْلِ إِلَّا نَفَرًا قَدْ سَمَّاهُمْ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَ أَحَدًا فَيُقْتَلَ وَقَالَ لَهُمْ: حِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ مَا تَرَوْنَ أَنِّي صَانِعٌ بِكُمْ قَالُوْا: خَيْرًا أَخٌ كَرِيْمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيْمٍ، قَالَ: اذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالرَّبِيْعُ.

’’حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ اور اہل مکہ سے درگزر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنا دروازہ بند کر لیا تو وہ امن میں ہے، اور جو مسجد میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے، اور جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا وہ امن میں ہے اور آپ ﷺ نے چند (گستاخ) افراد جن کے نام بیان کر دیئے تھے کے علاوہ قتلِ عام سے منع فرمایا، اور یہ کہ اگر مشرکین میں سے کوئی شخص کسی مسلمان کے ساتھ جنگ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور جب وہ لوگ مسجد میں جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہم آپ سے بھلائی کی امید رکھتے ہیں کیونکہ آپ ایک معزز بھائی اور معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام شافعی، ابن حبان اور ربیع نے روایت کیا ہے۔

٢٢: أخرجه الشافعي في الأم، ٧/٣٦١، وابن حبان في الثقات، ٢/٥٦، والربيع في المسند/ ١٧٠، الرقم: ٤١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١١٨، الرقم: ١٨٠٥٥۔

٢٣/٢١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه (يعني ابن مسعود) قَالَ: إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ، فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى أَكَلُوْا الْعِظَامَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠]، قَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ لِمُضَرَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، فَاسْتَسْقٰى لَهُمْ فَسُقُوْا، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٥] فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا إِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ جب قریش نے حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے اُن کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے (زمانے جیسے قحط سالی کے) سات سالوں کی اُن کے خلاف دعا مانگی۔ پس اُن لوگوں کا قحط اور مصیبت سے ایسا سامنا ہوا کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب يغشى الناس هذا عذاب أليم، ٤/١٨٢٣، الرقم: ٤٥٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ٤/٢١٥٦، الرقم: ٢٧٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ٣٦١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/١٣٩.

جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''سو آپ اُس دن کا انتظار کریں جب آسمان واضح دھواں ظاہر کر دے گا۔'' راوی نے بیان کیا کہ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قبیلہ مضر (قریش) کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ ﷺ نے قریش سے فرمایا: تم تو بڑے بہادر بنتے ہو (اب قدرت سے مقابلہ کرو) بہرحال آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو ان پر بارش ہوئی۔ پھر یہ آیت نازل فرمائی گئی: ''تم یقیناً (وہی کفر) دہرانے لگو گے''۔ چنانچہ جب ان پر خوش حالی کا دور آ گیا تو خوش حالی آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے تو (اس دن) ہم یقیناً انتقام لے ہی لیں گے''۔ راوی یہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد یومِ بدر ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤/٢١١. **عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوْا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى**

٢٤-٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٧٤، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ٤/١٧٣٠، الرقم: ٤٤١٦، وأيضًا في باب تفسير سورة آلم غلبت الروم، ٤/١٧٩١، الرقم: ٤٤٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب الدخان، ٤/٢١٥٥، الرقم: ٢٧٩٨، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الدخان، ٥/٢٩٧، الرقم: ٣٢٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٦، الرقم: ١١٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ـــ

هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوْا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ، فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَکَ هَلَکُوْا فَادْعُ اللهَ، فَقَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠] ثُمَّ عَادُوْا إِلٰى كُفْرِهِمْ، فَذَالِکَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ○﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] يَوْمَ بَدْرٍ.

٢٥/٢١٢. وزاد البخاري في روايته: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ: وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسُقُوْا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوْا النَّاسُ حَوْلَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُنہوں نے کہا: (کفار) قریش نے اسلام لانے میں (حد درجہ) تاخیر کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ وہ مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے ۔ پھر ابو سفیان آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم مر رہی ہے ، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی ''پس

..... ١/٤٣١، ٤٤١، الرقم: ٤١٤٠، ٤٢٠٦، والحميدي في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٠، الرقم:٤٧٦٤، وأبو يعلى في المسند، ٩/٧٨، الرقم: ٥١٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢١٤، الرقم: ٩٠٤٦-٩٠٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١۔

اس دن کا انتظار کیجیے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔'' پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ مبارکہ: ''(لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت (پکڑ) پکڑیں گے'' سے مراد یوم بدر ہے۔''

امام بخاری کی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے: ''حضرت ابوعبد اللہ نے کہا: اور اسباط نے منصور کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور لگا تار سات دن تک بارش ہوتی رہی پھر لوگوں نے بارش کی کثرت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! (بارش) ہمارے گرد و پیش پر برسا، ہم پر نہ برسا۔ چنانچہ بادل آپ ﷺ کے سر مبارک سے ہٹ گئے اور اُن کے ارد گرد بارش جاری رہی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٦/٢١٣. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ وذكرت الحديث إلى أن قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيْمَا فِيْهِ شِفَائِي، أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ**

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٢، الرقم: ٣٠٩٥، وأيضًا في كتاب الطب، باب السحر، ٥/٢١٧٤، الرقم: ٥٤٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السحر، ٤/١٧١٩-١٧٢٠، الرقم: ٢١٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب السحر، ٢/١١٧٣، الرقم: ٣٥٤٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٨٠، الرقم: ٧٦١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٧، الرقم: ٢٤٣٤٥، والشافعي في المسند/٣٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤١، الرقم: ٢٣٥١٩، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٩٠-٢٩١، الرقم: ٤٨٨٢-

فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِيْمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ، وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ: نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ، فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ؟ فَقَالَ: لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللهُ، وَخَشِيْتُ أَنْ يُثِيْرَ ذَالِکَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر جادو کر دیا گیا۔ پھر اُنہوں نے حدیث بیان فرمائی یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (انہیں) فرمایا: کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جس میں میری شفا ہے؟ میرے پاس دو (فرشتے) آدمی (کی شکل میں) آئے ایک میرے سر کے پاس آ کھڑا ہوا اور دوسرا پاؤں کی طرف۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: اِنہیں کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: اِن پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا: جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پوچھا: کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: کنگھی، روئی کے گالے اور نر کھجور کے اوپر والے چھلکے پر۔ پہلے نے سوال کیا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: زروان کے کنوئیں میں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور واپس تشریف لے آئے۔ واپسی پر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے سوال کیا: (یارسول اللہ!) کیا آپ نے وہ چیزیں نکلوا لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے تو اللہ تعالیٰ نے شفا یاب کر دیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اُنہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا نہ ہو جائے

(یعنی مسلمان کہیں لبید بن اعصم کو قتل نہ کر دیں) اِس لیے وہ کنواں ہی بند کر دیا گیا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧/٢١٤. عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُوْنَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ نَهْزَأُ بِهِ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَوْمًا، فَأَقْعَدُوْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟ فَأَشَارَ إِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَقُوْا، فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، وَقَالَ لِي: قُمْ فَأَذِّنْ فَقُمْتُ وَلَا شَيءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: قُلْ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ،

٢٧: أخرجه النسائي في السنن،كتاب الأذان، باب كيف الأذان، ٢/٥، ٦، الرقم: ٦٣٢، وابن ماجه في السنن،كتاب الأذان والسنة فيها، باب الترجيع في الأذان، ١/٢٣٤، الرقم: ٧٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠٩، الرقم: ١٥٤١٧، والشافعي في المسند/٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٩٣، الرقم: ١٧١٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/٩٢، الرقم: ٧٩٠، والدار قطني في السنن، ١/٢٣٣، الرقم: ١۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ دَعَانِي حِيْنَ قَضَيْتُ التَّأْذِيْنَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ عَلٰى ثَدْيَيْهِ ثُمَّ عَلٰى كَبِدِهٖ ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سُرَّةَ أَبِي مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَارَکَ اللهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَيْکَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمَرْتَنِي بِالتَّأْذِيْنِ بِمَکَّةَ، قَالَ: نَعَمْ، قَدْ أَمَرْتُکَ فَذَهَبَ کُلُّ شَيءٍ کَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ کَرَاهِيَةٍ وَعَادَ ذَالِکَ کُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمَکَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهٗ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهٗ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ.

’’حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ راستے سے گزر رہا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے اذان دی، ہم نے مؤذن کی اذان سنی تو اذان سے نفرت کی وجہ سے اذان کی نقلیں اُتارنا شروع کر دیں اور اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہماری آوازوں کو سنا تو ہماری جانب کچھ لوگوں کو بھیجا جو ہمیں پکڑ کر لے گئے اور آپ ﷺ کے پاس لے جا کر بٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اُونچی آواز کس کی تھی؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے پکڑ کر حکم دیا: اذان دو، میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے حکم سے سخت نفرت کرتا تھا۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا۔

آپ ﷺ نے خود مجھے اذان بتانی شروع فرمائی، فرمایا: کہو: ﴿اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہو: ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ﴾ جب میں اذان پوری کر چکا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی، پھر آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھ کر چہرے پر پھیرا، پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا حتیٰ کہ ناف تک پھیرا، پھر فرمایا: اللہ برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے (جس کی برکت سے میں اُسی وقت مسلمان ہو گیا)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے مکہ میں مؤذن متعین فرما دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں تمہیں امیر بناؤں گا۔ اَس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے میرے دل میں جو نفرت تھی وہ دور ہو گئی اور اُس کی جگہ آپ ﷺ کی محبت آ گئی۔ میں عتاب بن اسید کے پاس آیا جو مکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے گورنر تھے تو میں نے اُن کے پاس حضور ﷺ کے حکم سے اذان دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد و شافعی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُعَاهَدِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی ذمّیوں اور معاہدین پر رحمت و شفقت﴾

٢١٥/١. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (جن غیر مسلموں کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو) کو (بغیر کسی جرم کے) قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من قتل معاهدًا بغير جرم، ٣/١١٥٥، الرقم: ٢٩٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدًا، ٢/٨٩٦، الرقم: ٢٦٨٦، والبزار في المسند، ٦/٣٦٨، الرقم: ٢٣٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم: ٣٦٩٣۔

٢/٢١٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَأَحْسِنُوْا إِلٰى أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا، أَوْ قَالَ: ذِمَّةً وَصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب مصر فتح کرو گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں کی کرنسی کا نام قیراط ہوگا۔ جب تم اُس سرزمین کو فتح کرلو تو وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا، کیونکہ اُن کا تم پر حق اور تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے، یا فرمایا: انکا حق اور سسرالی رشتہ ہے۔ جب تم وہاں پر دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو تم وہاں سے نکل آنا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اُن کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ کے متعلق لڑتے دیکھا، تو میں وہاں سے نکل آیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب وصية النبي ﷺ بأهل مصر، ٤/١٩٧٠، الرقم: ٢٥٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٧٣، الرقم: ٢١٥٦٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٦٨، الرقم: ٦٦٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠٣، الرقم: ٨٧٠١۔

٣/٢١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ، فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! جو کسی معاہد (ذمی) کو قتل کرے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا ذمہ ہو، تو اُس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا، وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہوگی۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٢١٨. عَنْ عِدَّةٍ (وعند البيهقي: عَنْ ثَلَاثِيْنَ) مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَا

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء فيمن يقتل نفسا معاهدة، ٤/ ٢٠، الرقم: ١٤٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدًا، ٢/ ٨٩٦، الرقم: ٢٦٨٧، وأبو يعلى في المسند، ١١/ ٣٣٥، الرقم: ٦٤٥٢، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٣٨، الرقم: ٢٥٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٢٠٥، الرقم: ١٨٥١١.

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والفي والإمارة، باب في تعشير أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ٣/ ١٧٠، الرقم: ٣٠٥٢، ـــ

مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوِ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کے صاحبزادوں (امام بیہقی کی روایت میں ہے کہ تیس صاحبزادوں) نے اپنی انتہائی قریبی رشتہ داروں سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبر دار! جس نے کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کیا یا اُس کے حق میں کمی کی یا اُسے کوئی ایسا کام دیا جو اُس کی طاقت سے باہر ہو یا اُس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز اُس سے لے لی تو قیامت کے دن میں اُس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام عجلونی نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

٢١٩/٥. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

..... والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٠٥، الرقم: ١٨٥١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧، الرقم: ٤٥٥٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/٣٤٢ـ

٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٤، الرقم: ٤٧٤٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم: ٦٩٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته، ٣/٨٣، الرقم: ٢٧٦٠، والدارمي في السنن، ٢/٣٠٨، الرقم: ٢٥٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦، ٣٨، الرقم: ٢٠٣٩٣، ٢٠٤١٩، والبزار في المسند، ٩/١٢٩، الرقم: ٣٦٧٩، ـــ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی معاہد شخص (ذمی) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دے گا۔''

اِس حدیث کو امام نسائی، ابو داود، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦/٢٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا.

..... والحاكم في المستدرك، ٢/١٥٤، الرقم: ٢٦٣١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٧٦، الرقم: ٨٠١١، وابن الجارود في المنتقى،١/٢١٣، الرقم: ٨٣٥، والطيالسي في المسند، ١/١١٨، الرقم: ٨٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٣١، الرقم: ١٨٦٢٩۔

٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٥، الرقم: ٤٧٥٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم: ٦٩٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨٦، الرقم: ٦٧٤٥، والبزار في المسند، ٦/٣٦١، الرقم: ٢٣٧٣، والحاكم في المستدرك، ٢/١٣٧، الرقم: ٢٥٨٠، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢١٢، الرقم: ٨٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٣٣، الرقم: ١٦٢٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم: ٣٦٩٣۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور بزار روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٧/٢٢١. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے سنا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٨/٢٥، الرقم: ٤٧٤٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٢٢١، الرقم: ٦٩٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٧، ٥/٣٦٩، الرقم: ١٨٠٩٧، ٢٣١٧٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٠٤، الرقم: ٣٦٩٥.

٨/٢٢٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهٖ، ثُمَّ أَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ.

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ مقدمہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اہلِ ذمہ کا حق ادا کرنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے (بطورِ قصاص قاتل کو بھی قتل کئے جانے کا) حکم دیا اور اُسے قتل کر دیا گیا۔‘‘ اِس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٢٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ النَّجَاشِيِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَخْدُمُهُمْ فَقَالَ أَصْحَابُهٗ: نَحْنُ نَكْفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا لِأَصْحَابٍ مُكْرِمِيْنَ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُكَافِئَهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالصَّيْدَاوِيُّ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شاہ حبشہ نجاشی کا ایک وفد حضور نبی

٨: أخرجه الشافعي في المسند/٣٤٣، وأيضًا في الأم، ٧/٣٢٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣٠، الرقم: ١٥٦٩٦، والشيباني في المبسوط، ٤/٤٨٨، وأيضًا في الحجة، ٤/٣٤٢-٣٤٤، والقرشي في الخراج/٨٢، الرقم: ٢٣٨-

٩: أخرجه البيهقي في شعب الايمان، ٦/٥١٨، الرقم: ٩١٢٥، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٩٧-

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خود اُن کی خاطر تواضع فرمائی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے (مہمان نوازی کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے) کافی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن لوگوں نے (میرے) اصحاب کی عزت افزائی کی تھی۔ اس لئے میں نے پسند کیا کہ میں خود اِن کی اُس تکریم کا بدلہ دوں۔'' اِس حدیث کو امام بیہقی اور صیداوی ے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٢٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ أَنْ يُوْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے اُنہوں نے (بوقتِ شہادت وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: میں اُسے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب يقاتل عن أهل الذمة ولا يسترقون، ٣/١١١١، الرقم: ٢٨٨٧، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ وأبي بكر وعمر، ١/٤٦٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٣٦، الرقم: ٣٧٠٥٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٥٤، الرقم: ٦٩١٧، والقرشي في الخراج/٨٠، الرقم: ٢٣٢۔

١١/٢٢٥. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ، فَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنْ يَّدْفَعَ إِلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ، فَإِنْ شَاؤُوْا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاؤُوْا عَفَوْا، فَدَفَعَ الرَّجُلُ إِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ إِلٰى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: حُنَيْنٌ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ، فَقَتَلَهُ.

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک ذمی کو قتل کر دیا، اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ تحریر فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔ چنانچہ قاتل کو مقتول کے وارث، جس کا نام حنین تھا، کے حوالے کر دیا گیا اور اُس نے اُسے قتل کر دیا۔‘‘ اِس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٢٢٦. عَنْ أَبِي الْجَنُوْبِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، قَالَ: فَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَجَاءَ أَخُوْهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ،

١١: أخرجه الشافعي في الأم، ٧/٣٢١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣٢، الرقم: ١٥٧٠٦، والشيباني في الحجة، ٤/٣٣٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/٣٣٧۔

١٢: أخرجه الشافعي في المسند/ ٣٤٤، وأبو يوسف في كتاب الخراج/ ١٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣٤، الرقم: ١٥٧١٢، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢/٢٦٣، والزيلعي في نصب الراية، ٤/٣٣٦۔

قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ هَدَّدُوْکَ أَوْ فَرَّقُوْکَ أَوْ فَزَّعُوْکَ، قَالَ: لَا، وَلٰکِنَّ قَتْلَهُ لَا يَرُدُّ عَلَيَّ أَخِي، وَعَوَّضُوْنِي فَرَضِيْتُ، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ مَنْ کَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ کَدَمِنَا وَدِيَّتُهُ کَدِيَّتِنَا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو جندب اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان کو پکڑ کر لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس پر قتل ثابت ہو گیا۔ اِس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قصاص میں نے اُس مسلمان کو قتل کئے جانے کا حکم دیا۔ مقتول کا بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں نے اُس کو معاف کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: شاید اُن لوگوں نے تجھے ڈرایا دھمکایا ہے۔ اُس نے کہا: نہیں بات دراصل یہ ہے کہ (اس قاتل کے) قتل کئے جانے سے میرا بھائی تو واپس آنے سے رہا اور اُنہوں مجھے اُس کی دیت بھی دے دی ہے، لہٰذا میں اِس پر راضی ہو گیا ہوں۔ اِس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ لیکن (ہماری حکومت کا اُصول یہی ہے:) جو ہماری غیر مسلم رعایا میں سے ہے اُس کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور اُس کی دیت ہماری دیت ہی کی طرح ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام شافعی، ابو یوسف اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٢٧. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِمَالٍ کَثِيْرٍ، قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: أَحْسِبُ قَالَ: مِنَ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّکُمْ قَدْ أَهْلَکْتُمُ النَّاسَ، قَالُوْا: لَا، وَاللهِ، مَا أَخَذْنَا إِلَّا عَفْوًا صَفْوًا، قَالَ: بِلَا سَوْطٍ وَلَا نَوْطٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ ذَالِکَ

١٣: أخرجه أبو عبيد في الأموال/ ٥٤، الرقم: ١١٤، وابن قدامة في المغني، ٩/ ٢٩٠۔

عَلٰى يَدَيَّ، وَلَا فِي سُلْطَانِي. رَوَاهُ أَبُوْ عُبَيْدٍ.

’’حضرت جبیر بن نفیر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کی خدمت میں بے شمار مال پیش گیا۔ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ جزیہ کا مال تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے (بہت سے) لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے عرض کی: نہیں، بخدا ہم نے لوگوں کی ضرورتوں سے زائد اور حق کے ساتھ مال لیا ہے۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: بغیر سختی اور زیادتی کے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ظلم و زیادتی نہ میرے ہاتھ میں رکھی ہے اور نہ ہی میری حکومت میں۔‘‘

اِسے امام ابو عبید نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهِ ﷺ وَمُـلَاطَفَتِهِ عَلَى الْحَيَوَانِ وَالطُّيُوْرِ

﴿حضور ﷺ کی جانوروں اور پرندوں پر رحمت و شفقت﴾

١/٢٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللهُ أَعْلَمُ، لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اُس نے اُس بلی کو (کسی جگہ) بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ وہ عورت اُس کی وجہ سے دوزخ میں داخل کی گئی۔آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا:) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ جب تو نے اُسے باندھا تو تو نے نہ اُسے کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اُسے کھلا چھوڑا کہ وہ

١: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، ٢/٨٣٤، الرقم: ٢٢٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب تحريم قتل الهرة، ٤/١٧٦٠، الرقم: ٢٢٤٢، والدارمي في السنن، ٢/٤٢٦، الرقم: ٢٨١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢١٤، الرقم: ٩٨٥١۔

(خود) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةُ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ واللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اپنی بلی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی جسے اُس نے باندھ کر رکھا تھا، اُسے نہ تو خود کھلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی حتیٰ کہ وہ کمزوری سے مرگئی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٢٣٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلْبٌ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب فواسق يقتلن في الحرم، ٣/١٢٠٥، الرقم: ٣١٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٨٤، الرقم: ٢٠٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٣٢، الرقم: ٦٠٤٤، وابن راهويه في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٨٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢١٧، الرقم: ٣٠٥٨۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث—

يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ وہ پیاس سے مر جائے گا۔ اچانک اُسے بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھ لیا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرما دی گئی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٢٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ

..... الغار، ٣/١٢٧٩، الرقم: ٣٢٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ٤/١٧٦١، الرقم: ٢٢٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٠، الرقم: ١٠٦٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤، الرقم: ١٥٥٩٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩، الرقم: ٢١٢٦۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، ٢/٨٣٣، الرقم: ٢٢٣٤، وأيضًا في كتاب المظالم والغضب، باب الآبار على الطرق إذا لم يتأذ بها، ٢/٨٧٠، الرقم: ٢٣٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ٤/١٧٦١، الرقم: ٢٢٤٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدّواب والبهائم، ٣/٢٤، الرقم: ٢٥٥٠، ومالك في الموطأ، ٢/٩٢٩، الرقم: ١٦٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٧، الرقم: ١٠٧١٠۔

يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں شدید پیاس لگی، اُس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس کنویں میں اُتر گیا اور پانی پیا، جب وہ کنویں سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے، اُس شخص نے سوچا اِس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو (کچھ دیر قبل) میری ہو رہی تھی، پس وہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اُس موزے کو منہ سے پکڑ کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُس کی مغفرت فرما دی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اِن جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تر جگر والے (یعنی ہر زندہ جانور) میں اَجر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی بھی مخلوق سے نیکی کرنے پر اجر ملتا ہے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٣٢/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في ـــ

النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ ابْنِ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرِحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کون ہے، یہ کس کا اُونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

..... المسند، ١/٢٠٥، الرقم: ١٧٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٢، الرقم: ٣١٧٥٦، وأبو يعلى في المسند، ١٢/١٥٨-١٥٩، الرقم: ٦٧٨٧، وأبو عوانة فى المسند، ١/١٦٨، الرقم: ٤٩٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٥٩، الرقم: ١٣٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/٩، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/١٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/١٦٥، الرقم: ١٢٣٢.

امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں عبد الحکیم بن سفیان نامی راوی ہے، امام ابن ابی حاتم نے اُس کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور اُس کے علاوہ بھی تمام رجال ثقہ ہیں۔

٦/٢٣٣. عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوْا اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک اُونٹ کے پاس سے ہوا جس کی کمر اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِن بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جب یہ تندرست ہوں تو ان پر سوار ہوا کرو اور جب یہ تندرست نہ رہیں تو اِنہیں کھا لیا کرو۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٧/٢٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَوَجَدَ نَاقَةً مَعْقُوْلَةً، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هٰذِهِ الرَّاحِلَةِ؟ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ أَحَدٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى حَتّٰى فَرَغَ فَوَجَدَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هٰذِهِ الرَّاحِلَةِ؟ فَاسْتَجَابَ لَهُ صَاحِبُهَا

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٣/٢٣، الرقم: ٢٥٤٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٣، الرقم: ٢٥٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٦، الرقم: ٣٤٣٣، والنووي في رياض الصالحين/ ٢٤٢۔

٧: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩٦-١٩٧

فَقَالَ: أَنَا، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللهَ تَعَالٰى فِيْهَا إِمَّا أَنْ تَعْقِلَهَا وَإِمَّا أَنْ تُرْسِلَهَا حَتّٰى تَبْتَغِيَ لِنَفْسِهَا.

رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ایک اُونٹنی باندھی ہوئی دیکھی اور فرمایا: اِس سواری کا مالک کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو بدستور بندھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سواری (اونٹنی) کا مالک کہاں ہے؟ تو اُس کے مالک نے جواب دیا: یا نبی اللہ! میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ یا اسے باندھ کر رکھ (اور چارہ ڈال) یا اسے کھلا چھوڑ دے تاکہ وہ خود چارہ وغیرہ کھا لے۔''

اِس حدیث کو امام ہیثمی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اِس کی اسناد جید ہے۔

٨/٢٣٥. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذِّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ٣/١٥٤٨، الرقم: ١٩٥٥، والترمذي في السنن، كتاب الديات، باب ما جاء في النهي عن المثلة، ٤/٢٣، الرقم: ١٤٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣/١٠٠، الرقم: ٢٨١٥،—

فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، سو جب تم کسی شے کا شکار کرو تو اُسے احسن طریقہ سے شکار کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے ذبح کرو، تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٢٣٦. عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي

..... والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب الأمر بإحداد الشفرة، ٢٢٧/٧، الرقم: ٤٤٠٥، وأيضًا في باب حسن الذبح، ٢٢٩/٧، الرقم: ٤٤١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ١٠٥٨/٢، الرقم: ٣١٧٠، ، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٣/٤، ١٢٥، الرقم: ١٧١٥٤، ١٧١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١٩٩/١٣، الرقم: ٥٨٨٣۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٦/٣، وأيضًا، ٣٤/٥، الرقم: ١٥٦٣٠، ٢٠٣٧٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٦، الرقم: ٣٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢١٤/٥، الرقم: ٢٥٣٦١، والبزار في المسند، ٢٥٧/٨، الرقم: ٣٣٢٢، والحاكم في المستدرك، ٢٥٧/٤، الرقم: ٧٥٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٩، الرقم: ٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٣/٤۔

لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا، فَقَالَ: وَالشَّاةُ، إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَکَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَلَهُ أَلْفَاظٌ کَثِيْرَةٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اُس پر رحم آتا ہے، یا یہ کہا کہ مجھے بکری کو ذبح کرنے سے اُس پر رحم آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔''

اِس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، بزار اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث کثیر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٣٧/١٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيْحَةَ عُصْفُوْرٍ رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٣٤، الرقم: ٧٩١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٨٢، الرقم: ١١٠٧٠، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٨، الرقم: ١٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣٣.

نے (کسی چیز پر) رحم کیا خواہ چڑیا کے ذبیحہ پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس پر رحم کرے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۱/۲۳۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَحْلُبُ شَاةً، فَقَالَ: أَي فُلَانُ، إِذَا حَلَبْتَ فَأَبْقِ لِوَلِدِهَا، فَإِنَّهَا مِنْ أَبَرِّ الدَّوَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَنَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بھیڑ کا دودھ دوھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے فلاں! جب تم دودھ نکالو تو اِس کے بچے کے لئے بھی چھوڑ دو یہ جانوروں کے ساتھ سب سے بڑی نیکی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے تمام رجال صحیح ہیں سوائے عبد اللہ بن جنادہ کے جو ثقہ ہیں۔

۱۲/۲۳۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ

۱۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۷۱، الرقم: ۸۸۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۸/۱۷٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۱۹٦۔

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ۵/۲۱۰۰، الرقم: ۵۱۹٦، —

بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے (یعنی اُن کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔)'' اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٢٤٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نے لوٹ مار اور مُثلہ کرنے یعنی (ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹنے) سے منع فرمایا۔'' اِسے امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤/٢٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى أُنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ، فَكَرِهَ ذَالِکَ وَقَالَ: لَا تَمْثُلُوْا

..... والنسائي في السنن،كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة، ٢٣٨/٧، الرقم: ٤٤٤٢، والدارمي في السنن، ١١٣/٢، الرقم: ١٩٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٤/١٢، الرقم: ٥٦١٧۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٢١٠٠/٥، الرقم: ٥١٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٧/٤، الرقم: ١٨٧٦٢، ١٨٧٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٨١/٤، الرقم: ٢٢٣٢١، وابن الجعد في المسند، ٨٥/١، الرقم: ٤٧٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ١٣٧/٤، الرقم: ٢١١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٤/٤، الرقم: ٣٨٧٢۔

١٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة،ـــ

بِالْبَهَائِمِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو يَعْلٰى.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایک مینڈھے کو (باندھ کر) تیروں سے مار رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اِسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: جانوروں کا مثلہ نہ کیا کرو۔‘‘

اِسے امام نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٢/١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ مَثَّلَ بِذِي رُوْحٍ ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مَثَّلَ اللهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ: رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی ذی روح کا مثلہ کیا اور پھر اِس گناہ سے توبہ نہ کی (اور اسی حال میں مرگیا) تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اُس کا مثلہ کرے گا۔‘‘

..... ٢٣٨/٧، الرقم: ٤٤٤٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٧٢/٣، الرقم: ٤٥٢٩، وأبو يعلى في المسند، ١٦٢/١٢، الرقم: ٦٧٩٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٩٨/٩-١٩٩، الرقم: ١٨٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٤٤/٥٩، والعيني في عمدة القاري، ١٢٥/٢١-

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٩٢/٢، ١١٥، الرقم: ٥٦٦١، ٥٩٥٦، وابن الجعد في المسند/٣٣٠، الرقم: ٢٢٦٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١٥٣/١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠٢/٢، الرقم: ١٦٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٢/٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦٤٤/٩-

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری، ہیثمی اور عسقلانی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٤٣/١٦. **عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رضي الله عنه عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوْبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت ہشام بن زیاد کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو باندھ کر اُس پر تیر چلا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤٤/١٧. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.**

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ٣/١٥٤٩، الرقم: ١٩٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣/١٠٠، الرقم: ٢٨١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧١، الرقم: ١٢٧٦٩، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥١، الرقم: ٧٧٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٦، الرقم: ١٧٩٠٨۔

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن صبر البهائم، ٣/١٥٤٩، الرقم: ١٩٥٧، والترمذي في السنن، —

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی جاندار کو (تیر اندازی کے لئے) ہدف مت بناؤ۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤٥/١٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

..... كتاب الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ٤/٧٢، الرقم: ١٤٧٥، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي عن المجثمة، ٧/٢٣٨، الرقم: ٤٤٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ٢/١٠٦٣، الرقم: ٣١٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٠، ٢٨٥، ٣٤٠، الرقم: ٢٥٣٢، ٢٥٨٦، ٣١٥٥، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٢٢، الرقم: ٥٦٠٨، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥٢، الرقم: ٧٧٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/١٨١۔

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٢٢٩، الرقم: ٤١٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٦٢، الرقم: ١٣٦٧، والعسقلاني في الوقوف على الموقوف، ١/١٠٥، الرقم: ١٣٤۔

کے ساتھ تھا کہ آپ کا گزر چند لڑکوں یا آدمیوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہوگئے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو ایسا کام کرے۔‘‘

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٩/٢٤٦. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قریش کے چند جوانوں پر گذر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور اُنہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اُس کو کچھ دے گا، جب اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اِدھر اُدھر

١٩: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب الصيد، والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب النهي عن صبر البهائم، ٣/١٥٥٠، الرقم: ١٩٥٨، والترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، ٤/٧٢، الرقم: ١٤٧٥، وقال: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب النهي المجثمة، ٧/٢٣٩، الرقم: ٤٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ٢/١٠٦٣، الرقم: ٣١٨٧۔

ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کام کس نے کیا جو شخص اِس طرح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے بلاشبہ اُس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٤٧. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فِي طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا بِغِلْمَةٍ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک راہ پر جا رہا تھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لڑکے ایک مرغی کو باندھے اُس پر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ (یہ سن کر) لڑکے بھاگ گئے۔ انہوں نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/١١٣، الرقم: ١٩٧٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٦١، الرقم: ٧٥٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٩٦، والمناوي في فيض القدير، ٦/٣٨٨۔

٢١/٢٤٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ وَقَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً حَيَّةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ مَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک زندہ مرغی کو زمین میں گاڑ رکھا تھا اور اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔'' اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٤٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيٰى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيْهَا فَمَشٰى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ: ازْجُرُوْا غُـلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے تو حضرت یحییٰ کے خاندان میں سے ایک لڑکے کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر اُسے پتھر مار رہا

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٣، الرقم: ٤٦٢٢.

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، ٥/٢١٠٠، الرقم: ٥١٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٤، الرقم: ٥٦٨٢، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥٣، الرقم: ٧٧٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٣٤، الرقم: ١٩٢٦٨.

ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما نے اُس کے پاس جا کر اُسے آزاد کیا۔ پھر مرغی اور اُس لڑکے کو ساتھ لے کر حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس گئے اور فرمایا: اپنے لڑکے کو تنبیہ کریں کہ پرندے کو اِس طرح بے بس نہ کیا کرے کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے: آپ ﷺ نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۰/۲۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۱/۲٤. عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۲۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيد، والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب النهي عن صبر البهائم، ۳/۱۵۵۰، الرقم: ۱۹۵۹، وابن ماجه في السنن،كتاب الذبائح، باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، ۲/۱۰٦٤، الرقم: ۳۱۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۸، ۳۲۱، الرقم: ۱٤٤٦۳، ۱٤٤۸۸، وأبو يعلى في المسند، ٤/۱٦۳، الرقم: ۲۲۳۱، وأبو عوانة في المسند، ٥/٥٤، الرقم: ۷۷٦۸،والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۳٤،الرقم: ۱۹۲٦۹۔

۲٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الضحايا، باب من قتل عصفورا بغير حقها، ۷/۲۳۹، الرقم: ٤٤٤٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ۳/۷۳، الرقم: ٤٥۳٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۸۹، —

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللهِ ﷻ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، إِنَّ فُـلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالا تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے چلائے گی اور عرض کرے گی : اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ بغیر کسی فائدہ کے قتل کیا۔'' اِس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥٢/٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللهُ ﷻ عَنْهَا، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا حَقُّهَا، قَالَ: يَذْبَحُهَا، فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرْمِي بِهَا.

..... الرقم: ١٩٤٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٢١٤/١٣، الرقم: ٥٨٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣١٧/٧، الرقم: ٧٢٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٨٣/٧، الرقم: ١١٠٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ٢٦٣/١، الرقم: ١٠٧١۔

٢٥: أخرجه النسائي في السنن،كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة أكل العصافير، ٢٠٦/٧، الرقم: ٤٣٤٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ١٦٣/٣، الرقم: ٤٨٦٠، والشافعي في السنن المأثورة/٤١٣، الرقم: ٦٠٦، وأيضًا في الأم، ٢٨٧/٤، والحاكم في المستدرك، ٢٦١/٤، الرقم: ٧٥٧٤، والطيالسي في المسند، ٣٠١/١، الرقم: ٢٢٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٠١/٢، الرقم: ١٦٧٢۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چڑیا یا اُس سے بھی چھوٹا جانور ناحق قتل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اُس کے متعلق بھی پوچھے گا (تو نے یہ جان ناحق کیوں لی)۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ وہ اُسے ذبح کرے اور کھائے اور (بلا ضرورت صرف شوقِ شکار میں) اُس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، شافعی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٥٣/٢٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٢٦: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الاستئذان، باب في النهي عن أن تتخذ الدواب كراسي، ٢/٣٧١، الرقم: ٢٦٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٠، وأيضًا، ٤/٢٣٤، الرقم: ١٥٦٧٧، ١٨٠٨١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٢، الرقم: ٢٥٤٤، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٣٧، الرقم: ٥٦١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٢، ٢/١٠٩، الرقم: ١٦٢٥، ٢٤٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٥، الرقم: ١٠١١٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٩١، الرقم: ٢٠٠٢۔

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جانوروں پر تب سوار ہو جب وہ صحیح سالم ہوں، اور اُنہیں اپنی کرسیاں نہ بنا لو (کہ جب جی چاہا اُن پر بیٹھ گئے)۔''

اِس حدیث کو امام دارمی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥٤/٢٧. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَتَكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچو بے شک اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تمہارا اِس لئے مطیع کیا ہے تا کہ وہ تمہیں اُس شہر تک پہنچائیں جہاں تم بغیر شدید مشقت کے نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لئے زمین بنائی ہے تا کہ تم اپنی ضرورتیں اِس سے پوری کرو۔''

اِسے امام ابو داود، طبرانی، بیہقی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

٢٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوقوف على الدابة، ٣/٢٧، الرقم: ٢٥٦٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٤، الرقم: ٨٦٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٥، الرقم: ١٠١١٥، وأيضًا في شعب الإيمان، ٧/٤٨٥، الرقم: ١١٠٨٣، والبغوي في شرح السنة، ١١/٣٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٢١٢۔

٢٨/٢٥٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوْا الإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم ہریالی میں سفر کرو تو زمین سے اُونٹوں کو اُن کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز چلو (تاکہ اُونٹ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم اخیر شب میں قیام کرو تو گزرگاہ سے احتراز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔‘‘

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، ٣/١٥٢٥، الرقم: ١٩٢٦، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الفصاحة والبيان، ٥/١٤٣، الرقم: ٢٨٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، ٣/٢٨، الرقم: ٢٥٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٢، الرقم: ٨٨١٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤٢٢، الرقم: ٢٧٠٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٥، الرقم: ٢٥٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٨، الرقم: ٨٩٠٥، وأبو عوانة في المسند، ٤/٥١٠، الرقم: ٧٥١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٦، الرقم: ١٠١٢٠.

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٩/٢٥٦. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ فَانْزِلُوْا عَنْ ظَهْرِ كُمْ، وَأَعْطُوْا حَقَّهُ الْكَلَأَ، وَإِذَا أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ فَامْضُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب زمین سرسبز ہو تو اپنی سواری سے اُتر جایا کرو اور اُسے سبزا کھانے کا حق دیا کرو۔ اور جب زمین خشک (اور بنجر) ہو تو جلدی سے وہاں سے اپنی سواری کو جب تک وہ طاقتور اور چست ہو (اس خشک حصے سے) گزار لیا کرو۔ رات کے پہلے حصہ میں سفر کا آغاز کیا کرو کیونکہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو یعلی، طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٢٥٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٢٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٣٠١، الرقم: ٣٦١٨، والطحاوي في مشكل الآثار، ١/١٠٦، الرقم: ٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٦، الرقم: ١٠١٢٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/١٩٥، الرقم: ٢٦٣٠۔

٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٥، الرقم: ١٤٣١٦، وابن السني في عمل اليوم والليلة/ ٤٦٨۔٤٧٠، الرقم: ٥٣٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٧٤۔

اللهِ ﷺ: إِذَا سِرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكِنُوْا الرِّكَابَ أَسْنَانَهَا، وَلَا تُجَاوِزُوا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَجِدُّوْا، وَعَلَيْكُمْ بِالدَّلْجِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَإِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيْلَانُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلَاةَ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ وَالنُّزُوْلَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءِ الْحَاجَةِ فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سرسبز زمین پر چلو تو اپنی سواریوں کو سبزا (وغیرہ) کھانے دو اور گھروں سے (بہت زیادہ) دور نہ نکل جایا کرو۔ جب خشک اور بنجر زمین پر سے گزرو تو جلدی سے گزر جایا کرو اور اوّل رات میں سفر شروع کیا کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ (سکیڑ) دی جاتی ہے۔ اور (دورانِ سفر) جب تمہیں جن بھوت وغیرہ بھٹکا دیں تو اذان دیا کرو۔ راستے کے درمیان نماز پڑھنے سے بچا کرو اور اُن میں پڑاؤ ڈالنے سے بھی بچا کرو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح راستے کے درمیان قضائے حاجت کرنا لعنت کی جگہ ہے۔'' اِس حدیث کو امام احمد اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٣١/٢٥٨. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُوْصِيْكُمْ بِهٰذِهِ الْعُجُمِ خَيْرًا، أَنْ تَنْزِلُوْا بِهَا مَنَازِلَهَا، فَإِذَا أَصَابَتْكُمْ سَنَةٌ أَنْ تَنْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا. رَوَاهُ الْحَارِثُ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

٣١: أخرجه الحارث في مسند الحارث، ٢/٨٣٨، الرقم: ٨٨٥۔

فرماتے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اِن گونگے (بے زبان) جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت فرماتا ہے اور یہ کہ اُنہیں اُن کے ٹھکانوں پر رکھو اور جب تم قحط سالی کا شکار ہو جاؤ تو اُنہیں، جب تک یہ چست اور طاقتور ہوں، وہاں سے لے کر جلدی سے نکل جایا کرو۔'' اس حدیث کو امام حارث نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٢٥٩. **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَهُ، فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ، فَقَالَ لَهُ: شَأْ، لَعَنَکَ اللهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهُ؟ قَالَ: أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: انْزِلْ عَنْهُ، فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ، لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بواط کی جنگ میں گئے، آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کو ڈھونڈ رہے تھے، ایک

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، ٤/٢٣٠٤، الرقم: ٣٠٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٢، الرقم: ٢٥٥٥، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٣٤٧، والنووي في رياض الصالحين/٣٣٥۔

اونٹ پر ہم پانچ، چھ اور سات آدمی باری باری بیٹھتے تھے، ایک انصاری اُونٹ پر بیٹھنے لگا، اُس نے اُونٹ کو بٹھایا، پھر اُس پر سوار ہوا، پھر اُس کو چلانے لگا، اُونٹ نے اس کے ساتھ کچھ شوخی کی، اُس نے اونٹ سے کہا: چل، اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: اپنے اونٹ کو لعنت کرنے والا یہ کون شخص ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اونٹ سے اُتر جاؤ، ہمارے ساتھ کسی ملعون جانور کو نہ رکھو، اپنے آپ کو بددعا نہ دو، نہ اپنی اولاد کو بددعا دو، اور نہ اپنے اموال کو بددعا دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وہ ساعت ہو جس میں اللہ تعالیٰ سے کسی عطا کا سوال کیا جائے، اور وہ دعا قبول ہو جائے۔'' اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٦٠/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ يَسِيْرُ فَلَعَنَ رَجُلٌ نَاقَةً، فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، قَالَ: أَخِّرْهَا، فَقَدْ أُجِبْتَ فِيْهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں چل رہے تھے کہ ایک آدمی نے اونٹنی کو (سست روی پر) لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اونٹنی کا مالک کون ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کو پیچھے رکھو، کیونکہ اِس کے حق میں تمہاری دعا سنی گئی ہے۔

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٢٨، الرقم: ٩٥١٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٢، الرقم: ٨٨١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣١٤، الرقم: ٤٢٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٧٧، والطحاوي في مشكل الآثار، ٩/١٧١۔

(یعنی اب یہ ملعون ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِسے امام احمد نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے، جبکہ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کی رجال ہیں۔

٣٤/٢٦١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلٰى قَرْيَةِ نَمْلٍ، إِمَّا فِي الْأَرْضِ، وَإِمَّا فِي شَجَرَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّكُمْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اطْفُهَا اطْفُهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ قیام کیا۔ آپ ﷺ کسی کام کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو کسی شخص نے چیونٹیوں کے مسکن کو آگ لگا رکھی تھی، وہ مسکن یا تو زمین پر تھا یا کسی درخت پر تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے بجھا دو، اِسے بجھا دو۔‘‘ اِسے امام احمد اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٢٦٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: ..... رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَرْيَةَ

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ٣٧٦٣، والطيالسي في المسند، ١/٤٦، الرقم: ٣٤٥، والفاكهي في أخبار مكة، ٥/١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٤١۔

٣٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق العدو بالنار، ٣/٥٥، الرقم: ٢٦٧٥، وأيضًا في كتاب الأدب، باب في قتل الذر، ٤/٣٦٧، الرقم: ٥٢٦٨، والنسائي في السنن الكبرى،—

نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وفي رواية: قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی اور کے لئے روا نہیں ہے۔‘‘ اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’بندے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کسی کو دے۔‘‘

اِسے امام نسائی، عبد الرزاق اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٦/٢٦٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ، قَدْ وُسِمَ

..... ١٨٣/٥، الرقم: ٨٦١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٢١٣/٥، الرقم: ٩٤١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢٣/١، الرقم: ٤٠١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤١/٤، والبيهقي في دلائل النبوة، ٣٢/٦-٣٣.

٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ١٦٧٣/٣، الرقم: ٢١١٧،—

فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اُس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اِسے داغا ہے۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٢٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ، فَأَنْكَرَ ذَالِكَ، قَالَ: فَوَاللهِ، لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصٰى شَيءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٣، الرقم: ١٤٤٩٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٤٤، الرقم: ١٧٩٤٩، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٣٢، الرقم: ٥٦٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٧٦، الرقم: ٢٠٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/٧٢، الرقم: ١٧٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٥، الرقم: ١٣٠٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٥٣، الرقم: ٣٤٦٤، والنووي في رياض الصالحين/ ٣٦٧، والعيني في عمدة القاري، ٢١/١٣٩۔

٣٧: أخرجه مسلم في الصحيح،كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ٣/١٦٧٣، الرقم: ٢١١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٤١، الرقم: ٥٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٣٢، الرقم: ١٠٨٢٢، والنووي في رياض الصالحين/ ٣٦٧، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٤/٧٨۔

نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اِس عمل کو ناپسند فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں (جانور کے) صرف اُس عضو کو داغتا ہوں جو چہرے سے بہت دور ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا، سو اُس کی سرین کو داغا گیا، اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی (جانور کی) سرین کو داغا تھا۔‘‘

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۲۶۵. **عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَی حِمَارًا، قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ: أَلَمْ أُنْهِ عَنْ هٰذَا؟ لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَهٗ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَأَبُو يَعْلٰی.**

’’حضرت جابر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اِس سے منع نہیں کیا؟ جس نے اِسے داغا ہے اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔‘‘

اِسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۲۶۶. **وَعَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ يُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَا يَسِمَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ لَا يَضْرِبَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

۳۸: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۲/۴۳۲، الرقم: ۵۶۲۷، وأبو يعلى في المسند، ۴/۷۶، الرقم: ۲۰۹۹۔

۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۳، الرقم: ۱۴۴۹۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۹/۴۴۴، الرقم: ۱۷۹۴۹، والبخاري في الأدب المفرد/ ۷۲، الرقم: ۱۷۵۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے منہ کو گرم لوہے سے داغا گیا تھا، ور اُس کے نتھنوں میں دھونی دی جا رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ کوئی شخص (جانور کے) چہرے کو نہ داغے اور نہ ہی اُس کے چہرے پر مارے۔‘‘

اِسے امام احمد، عبد الرزاق اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

٢٦٧/٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ، فَأَنْكَرَ ذَالِکَ، قَالَ: فَوَاللهِ، لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي أَقْصٰى شَيءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اِس عمل کو ناپسند فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں (جانور کے) صرف اُس عضو کو داغنا ہوں جو چہرے سے بہت دور ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے گدھے کو داغنے کا حکم دیا، سو اُس کی سرین کو داغا گیا، اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی (جانور کی) سرین کو داغا تھا۔‘‘

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، ٣/١٦٧٣، الرقم: ٢١١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٤١، الرقم: ٥٦٢٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٣٢، الرقم: ١٠٨٢٢، والنووي في رياض الصالحين/ ٣٦٧، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٤/٧٨۔

٢٦٨/٤١. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **أَنَّ الْعَبَّاسَ وَسَمَ بَعِيْرًا أَوْ دَابَةً فِي وَجْهِهِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَغَضِبَ. فَقَالَ عَبَّاسٌ: لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي آخِرِهِ فَوَسَمَهُ فِي جَاعِرَتَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ یا کسی اور جانور کو اُس کے منہ سے داغا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے دیکھا اور غصہ فرمایا۔ اِس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اِس کو (منہ کی بجائے) پچھلے حصہ کو داغوں گا پھر اُس کی سرین کو داغا۔''

اِس حدیث کو امام ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩/٤٢. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.**

٤١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٤٠، الرقم: ٥٦٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٦، الرقم: ١٣٠٤١، والزيلعي في تخريج أحاديث والآثار، ٤/٧٨۔

٤٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في كراهية التحريش بين البهائم والضرب والوسم في الوجه، ٤/٢١٠، الرقم: ١٧٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في التحريش بين البهائم، ٣/٢٦، الرقم: ٢٥٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣٨٩، الرقم: ٢٥٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٨٥، الرقم: ١١١٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢، الرقم: ١٩٥٦٧، وأيضًا في شعب الإيمان، ٥/٢٤٦، الرقم: ٦٥٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٧، الرقم: ٣٤٣٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابو داود اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۷۰/۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ إِلٰى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ.

وفي رواية أحمد: تَنْطَحُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق وصول کیے جائیں گے، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔‘‘ امام احمد کی روایت میں ہے: ’’جس نے اُسے سینگ مارا تھا۔‘‘

۴۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ۴/۱۹۹۷، الرقم: ۲۵۸۲، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق، باب ما جاء في شأن الحساب والقصاص، ۴/۶۱۴، الرقم: ۲۴۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۱، ۴۱۱، الرقم: ۷۹۸۳، ۹۳۲۲، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۹۵، الرقم: ۶۵۱۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۹۳، الرقم: ۱۱۲۸۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۲۱۷، الرقم: ۵۴۵۵، وابن حزم في المحلى، ۱/۱۵، والنووي في رياض الصالحين/ ۷۴۔

اِسے امام مسلم، ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

٢٧١/٤٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي السَّفَرِ مَشٰى.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سفر میں جب نمازِ فجر ادا فرما لیتے تو اُس کے بعد (سواری پر سوار نہ ہوتے بلکہ تھوڑی دیر) پیدل چلتے۔‘‘

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧٢/٤٥. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رُئِيَ وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ ..... الحديث. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَنْصُوْرٍ.

٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٩٢، الرقم: ٦٩٥١، الرقم: ٢٧٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٥، الرقم: ١٠١١٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٨٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢١٥۔

٤٥: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينها والنفقة في الغزو، ٢/٤٦٨، الرقم: ١٠٠٢، وسعيد بن منصور في السنن، ٢/٢٠٣، الرقم: ٢٤٣٨، والحارث في المسند، ٢/٦٧٥، الرقم: ٦٥١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/١٠١۔

’’حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے گھوڑے کا چہرہ اپنی چادر مبارک سے صاف کر رہے تھے۔‘‘

اِسے امام مالک اور ابن منصور نے روایت کیا ہے۔

۲۷۳/۶ ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰـكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٖ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ..... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی گائے پر بوجھ ڈالے اُسے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی: میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا: سبحان اللہ! گائے بھی گفتگو کرتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اِسے سچ مانتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اِسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۳۹، الرقم: ۳۴۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۵۸، الرقم: ۲۳۸۸، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ۵/۶۱۵، الرقم: ۳۶۷۷۔

٢٧٤/٤٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ وَاضِعٍ رِجْلَهُ عَلٰى صَفْحَةِ شَاةٍ، وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ، وَهِيَ تَلْحَظُ إِلَيْهِ بِبَصَرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفَلَا قَبْلَ هٰذَا؟ أَوْ تُرِيْدُ أَنْ تُمِيْتَهَا مَوْتَتَيْنِ.

وفي رواية للحاكم: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتُرِيْدُ أَنْ تُمِيْتَهَا مَوْتَاتٍ هَلْ حَدَدْتَ شَفْرَتَکَ قَبْلَ أَنْ تَضْجَعَهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی ٹانگ بھیڑ کی گردن پر رکھے چھری تیز کر رہا تھا، وہ اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ کام پہلے نہیں ہوسکتا تھا؟ (یعنی چھری اس سے پہلے تیز کر لینی چاہئے تھی)، کیا تم اُسے دو موتیں مارنا چاہتے ہو۔''

اور امام حاکم کی روایت میں ہے: ''آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتا ہے۔ تُو نے اِسے (ذبح کے لئے) لٹانے سے قبل چھری تیز کیوں نہ کر لی۔''

اِسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث

٤٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٣٢/١١، الرقم: ١١٩١٦، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٥٣/٤، الرقم: ٣٥٩٠، والحاكم في المستدرك، ٢٦٠/٤، الرقم: ٧٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٠/٩، الرقم: ١٨٩٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٤٢/٣، الرقم: ٣٤٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٣/٤۔

بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کے رجال صحیح ہیں۔

۲۷۵/۴۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ: إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے چھریوں کو تیز کرنے اور جانور سے اُنہیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور مزید فرمایا: جب تم میں سے کوئی (جانور) ذبح کرے تو تیزی سے ذبح کرے۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۷۶/۴۹. عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ

۴۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الذبائح، باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ۲/۱۰۵۹، الرقم: ۳۱۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۰۸، الرقم: ۵۸٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۲۸۰، الرقم: ۱۸۹۲۰، وأيضًا في شعب الإيمان، ۷/۴۸۳، الرقم: ۱۱۰۷۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۰۱، الرقم: ۱٦۷۱۔

۴۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصيد، باب ما قطع من الحي فهو ميت، ۴/۷۴، الرقم: ۱۴۸۰، وأبو داود في السنن، كتاب الصيد، باب في صيد قطع منه قطعة، ۳/۱۱۱، الرقم: ۲۸۵۸، والدارمي في السنن، ۲/۱۲۸، الرقم: ۲۰۱۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۴/ ۴۹۴، الرقم: ۸٦۱۲، والدار قطني في السنن، ۴/۲۹۲، الرقم: ۸۳، وأبو يعلى في المسند، ۳/۳٦، الرقم: ۱۴۵۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۲۴۸، الرقم: ۳۳۰۴، وابن الجعد في المسند، ۱/۴۳۴،—

وَهُمْ يَجُبُّوْنَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُوْنَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) وہاں کے لوگ زندہ اُونٹوں کی کوہان اور زندہ دُنبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔''

اِسے امام ترمذی، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٧/٥٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَّعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی

..... الرقم: ٢٩٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٤٥، الرقم: ١٨٧٠٣۔

٥٠: أخرجه أبو داود في السنن،كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق العدو بالنار، ٣/٥٥، الرقم: ٢٦٧٥، وأيضًا في كتاب الأدب، باب في قتل الذر، ٤/٣٦٧، الرقم: ٥٢٦٨، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٠٧، والنووي في رياض الصالحين /٣٦٧، الرقم: ٣٦٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣٢-٣٣، وابن كثير في شمائل الرسول ﷺ/ ٢٨٩۔

اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو چڑیا پر بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِسے اِس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔'' اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۲۷۸. **عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيْحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چَنڈُول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چَنڈُول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی تو

۵۱: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الذبائح، ٤/٢٦٧، الرقم: ٧٥٩٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٣٢١، والهناد في الزهد، ٢/٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧، والجزري في النهاية، ٤/١٢١۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِس چَنڈُول کو اِس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥٢/٢٧٩. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدُيَتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلٰى مَنَابِتِهِمَا وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ: اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَتَى عَلٰى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى قَبْرِهِ فَقَالَ: عَسٰى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٢، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/٢٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٠٥، وأيضًا، ٩/٦۔

آپ ﷺ نے کھجور کے دو درختوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔ پھر ایک اونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر رگڑتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اس کے (آنسوؤں سے) اردگرد کی جگہ گیلی ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اُونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا خیال ہے کہ اس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے مالک کی طرف آدمی بھیجا (کہ اسے بلا لائے۔ جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اسے اس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن اور رجال ثقہ ہیں۔

٥٣/٢٨٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٣١، الرقم: ٧٦٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٢١، الرقم: ١١٧٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٨٠، والعسقلاني في لسان —

الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْهِ ’’يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘ فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَالِکَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْکَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِيَ اللهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ، فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَکَ حَاجَةٌ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هٰذِهِ. فَأَطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے کہ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو ’یا رسول اللہ‘ کہہ کر پکارا تو آپ ﷺ آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے نزدیک تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا: اس پہاڑ میں میرے دو نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں اُنہیں دودھ پلا کر آپ کے پاس واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ باندھ دیا۔

..... الميزان، ٦/٣١١، الرقم: ١١٢٤، وابن كثير في تحفة الطالب، ١/١٨٦، الرقم: ٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٥۔

پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ہرنی کو آزاد کردو۔ پس اس اعرابی نے اسے فوراً آزاد کردیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جا رہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔'' اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٢٨١. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ رضي الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُوْدُ الذِّئَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلٰى مَا سِوَى ذَالِکَ؟ فَشَکَوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ. قَالَ: فَآذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت شمر بن عطیہ رضی اللہ عنہ مزینہ یا جھینہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی تو اچانک ایک سو کے لگ بھگ بھیڑیئے پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اٹھائے اپنی سرینوں پر بیٹھے ہوئے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت ان کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (ان بھیڑیوں سے)

٥٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم الله به نبيه ﷺ من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٢٥، الرقم: ٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٧٦۔

محفوظ کر لیا کرو۔ پھر اُن بھیڑیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے ان (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیے۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٢/٥٥. عَنْ حَمزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْبَقِيْعِ، فَإِذَا الذِّئْبُ مُفْتَرِشًا ذِرَاعَيْهِ عَلَى الطَّرِيْقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هٰذَا أُوَيْسٌ يَسْتَفْرِضُ فَافْرِضُوْا لَهُ. قَالُوْا: نَرَى رَأْيَکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مِنْ كُلِّ سَائِمَةٍ شَاةٌ فِي كُلِّ عَامٍ. قَالُوْا: كَثِيْرٌ. قَالَ: فَأَشَارَ إِلَى الذِّئْبِ أَنْ خَالِسْهُمْ. فَانْطَلَقَ الذِّئْبُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حمزہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ انصار میں سے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے جنت البقیع کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے اچانک دیکھا کہ ایک بھیڑیا اپنے بازو پھیلائے راستے میں بیٹھا ہوا ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بھیڑیا (تم سے اپنا) حصہ مانگ رہا ہے پس اسے اس کا حصہ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس کے حصہ کے بارے میں) ہم آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سال ہر چرنے والے جانور کے بدلہ میں ایک بھیڑ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ زیادہ ہے۔ راوی بیان کرتے

٥٥: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ٤٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ١٤٦، وأيضًا في شمائل الرسول ﷺ/٣٤٣، ٣٤٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ٦٢۔

ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھیڑیئے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ان سے اپنا حصہ چھین لیا کرے۔ پس (یہ سننے کے بعد) بھیڑیا چل دیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٣/٥٦. **عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ؟ فَجَاءَ، فَقَالَ: بِعْنِيْهِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ. فَقَالَ: لَا، بِعْنِيْهِ. قَالَ: لَا، بَلْ أَهَبُهُ لَکَ، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِذْ ذَکَرْتَ هٰذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَکَا کَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ. فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَکَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَکَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، بِهِ جِنَّةٌ. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهِ فَقَالَ: اخْرُجْ، إِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ**

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥۔

اللهِ. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ سَفَرِنَا مَرَرْنَا بِذَالِکَ الْمَاءِ، فَأَتَتْهُ الْمَرْأَةُ بِجُزُرٍ وَلَبَنٍ. فَأَمَرَهَا أَنْ تَرُدَّ الْجُزُرَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَشَرِبُوْا مِنَ اللَّبَنِ. فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا رَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهٖ وَأَحَدُ إِسْنَادَيْ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم (ایک سفر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے تین اُمور (معجزات) دیکھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی رکھا جا رہا تھا۔ اس اونٹ نے جب حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن (از راہِ تعظیم) آپ ﷺ کے سامنے جھکا دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اس کا مالک حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں، حضور! بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے مجھے بیچ دو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اور بے شک یہ ایسے گھرانے کی ملکیت ہے کہ جن کا ذریعہ معاش اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اس اونٹ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اس نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ حضرت یعلی بن مروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں محوِ استراحت ہو گئے۔ اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن

ہو گیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس درخت نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اس نے اسے اجازت دے دی۔ پھر ہم وہاں سے آگے چلے اور ہمارا گزر پانی کے پاس سے ہوا۔ وہاں ایک عورت تھی اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا جسے جن چمٹے ہوئے تھے۔ وہ اسے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے کی ناک کا نتھنا پکڑ کر فرمایا: نکل جاؤ میں محمد، اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم آگے بڑھے۔ جب ہم اپنے سفر سے واپس لوٹے تو ہم دوبارہ اسی پانی کے پاس سے گزرے۔ پس وہی عورت آپ ﷺ کے پاس بھنا ہوا گوشت اور دودھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ وہ گوشت واپس لے جائے اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا تو اُنہوں نے دودھ میں سے کچھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اس کے بعد ہم نے اس میں کبھی اس بیماری کا شائبہ تک نہیں پایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابونعیم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اِس کی سند جید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام طبرانی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے اور امام احمد کی ایک سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥٧/٢٨٤. **عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيْرٌ يَعْدُوْ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.**

٥٧: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، ١٤٥، الرقم: ٣٤٣١.

فَقَالَ: أَيُّهَا الْبَعِيْرُ، اسْكُنْ. فَإِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَّنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ؟ فَقَالَ: هٰذَا بَعِيْرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهٖ وَأَكْلِ لَحْمِهٖ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَالِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادَوْنَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيْرُ عَادَ إِلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَلَاذَ بِهَا. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا بَعِيْرُنَا هَرَبَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ ﷺ: أَمَّا إِنَّهُ يَشْكُوْ إِلَيَّ، فَبِئْسَتِ الشِّكَايَةُ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: إِنَّهُ رُبِّيَ فِي أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا، وَكُنْتُمْ تَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلٰى مَوْضِعِ الْكَلَاءِ. فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلٰى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ. فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمُوْهُ، فَرَزَقَكُمُ اللهُ مِنْهُ إِبِلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ السَّنَةُ الْخَصْبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهٖ، وَأَكْلِ لَحْمِهٖ. فَقَالُوْا: قَدْ وَاللهِ، كَانَ ذَالِكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: مَا هٰذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ مِنْ مَوَالِيْهِ؟ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّا لَا نَبِيْعُهُ وَلَا نَنْحَرُهُ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: كَذَبْتُمْ. قَدِ اسْتَغَاثَ بِكُمْ فَلَمْ تُغِيْثُوْهُ، وَأَنَا أَوْلٰى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ. فَإِنَّ اللهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَسْكَنَهَا فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاشْتَرَاهُ عليه الصلاة والسلام مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْبَعِيْرُ، انْطَلِقْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰى. فَرَغٰى عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ

اللهِ ﷺ. فَقَالَ عليه الصلاة والسلام: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَکَی عليه الصلاة والسلام. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: قَالَ: جَزَاکَ اللهُ، أَيُّهَا النَّبِيُّ، عَنِ الإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: سَکَّنَ اللهُ رُعْبَ أُمَّتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کَمَا سَکَّنْتَ رُعْبِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَنَ اللهُ دِمَاءَ أُمَّتِکَ مِنْ أَعْدَائِهَا کَمَا حَقَنْتَ دَمِي. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهَا بَيْنَهَا، فَبَکَيْتُ. فَإِنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيْهَا وَمَنَعَنِي هٰذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ عَنِ اللهِ تَعَالٰی أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ. جَرَی الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه کَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اُونٹ بھاگتا ہوا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ انور کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُونٹ! پرسکون ہوجا۔ اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ تجھے فائدہ دے گا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اس جھوٹ کی سزا ملے گی۔ بے شک جو ہماری پناہ میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے امان دے دیتا ہے اور ہمارے دامن میں پناہ لینے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کرلیا تھا۔ سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اس نے تمہارے نبی کی بارگاہ میں استغاثہ کیا ہے۔ ہم ابھی باہم اسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اس اونٹ کے مالک بھاگتے ہوئے آئے۔ جب اونٹ نے ان کو آتے دیکھا تو وہ دوبارہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے قریب ہوگیا اور آپ ﷺ

کے پیچھے چھپنے لگا۔ ان مالکوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا یہ اونٹ تین دن سے ہمارے پاس سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ کی خدمت میں ملا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے سامنے شکایت کر رہا ہے اور یہ شکایت بہت ہی بری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری پاس کئی سال تک پلا بڑھا۔ جب موسم گرما آتا تو تم گھاس اور چارے والے علاقوں کی طرف اس پر سوار ہوکر جاتے اور جب موسم سرما آتا تو اسی پر سوار ہوکر گرم علاقوں کی جانب کوچ کرتے۔ پھر جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے اپنی اونٹنیوں میں افزائش نسل کے لئے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے کئی صحت مند اونٹ عطا کئے۔ اب جبکہ یہ اس خستہ حالی کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھالینے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ بات من وعن اسی طرح ہے جیسے آپ نے بیان فرمائی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک اچھے خدمت گزار کی اس کے مالکوں کی طرف سے کیا یہی جزا ہوتی ہے؟! انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم نہ اسے بیچیں گے اور نہ ہی اسے ذبح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔ اس نے پہلے تم سے فریاد کی تھی مگر تم نے اس کی داد رسی نہیں کی اور میں تم سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی ہے اور اسے مومنین کے دلوں میں رکھ دیا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس اونٹ کو ان سے ایک سو درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ اس اونٹ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر کوئی آواز نکالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے پھر دعا کی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: آمین۔ اس نے جب چوتھی مرتبہ دعا کی تو آپ ﷺ آبدیدہ ہوگئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے پہلی دفعہ کہا: اے

نبی مکرم! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آپ کی امت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے خوف کو دور فرمایا ہے۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اللہ تعالیٰ دشمنوں سے آپ کی اُمت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔ پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان جنگ وجدال پیدا نہ ہونے دے یہ سن کر مجھے رونا آ گیا کیونکہ یہی دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں تو اس نے پہلی تین تو قبول فرما لیں لیکن اس آخری دعا سے منع فرما دیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ میری یہ امت آپس میں تلوار زنی سے فنا ہوگی۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ چکا ہے۔‘‘

امام منذری نے فرمایا: اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي رَحْمَتِهٖ ﷺ وَمُلَاطَفَتِهٖ عَلَى النَّبَاتَاتِ وَالْجَمَادَاتِ

﴿ حضور ﷺ کی نباتات اور جمادات پر رحمت و شفقت ﴾

٢٨٥/١. **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ**

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب النجار، ٢/٣٧٨، الرقم: ١٩٨٩، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٤، الرقم: ٣٣٩١-٣٣٩٢، وأيضًا في كتاب المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع في أعواد المنبر والمسجد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٣٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب: مقام الإمام في الخطبة، ٣/١٠٢، الرقم: ١٣٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤-١٤١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٦، والدارمي نحوه في السنن، ١/٢٣، الرقم: ٤٢-

الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو بنوا دو)۔ اُس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلاّ (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر مبارک سے نیچے تشریف لائے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢/٢٨٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ. فَأَتَاهُ، فَمَسَحَ يَدَهُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٥، الرقم: ٦٥٠٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٩٧، الرقم: ١٤٦٩۔

عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ اُس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے او راس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا (تو وہ خشک ستون چپ ہوا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٨٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ إِلٰى عِذْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا. فَخَطَبَ عَلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنوا دیا۔ آپ ﷺ اُس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی خاطر روتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ و ما قد خصه الله عزوجل به، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧۔

٤/٢٨٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَأَتَاهُ، فَاحْتَضَنَهُ، فَسَكَنَ. فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٥/٢٨٩. وفي رواية عن جابر رضي الله عنه: حَتّٰى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ، لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہوگیا تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون (بچے کی طرح) رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابویعلی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ (ستون کے رونے

٤-٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٢٦، الرقم: ١٠٨، وأبو يعلى في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ١٣٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٣٧، الرقم: ١٦٤٣.

کی) آواز تمام اہلِ مسجد نے سنی۔ (اس کا رونا سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ بعض صحابہ کہنے لگے: اگر حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف نہ لاتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔‘‘

٦/٢٩٠. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلٰى ذَالِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ: هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ: نَعَمْ فَصَنَعَ لَهٗ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوْهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْمَ إِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤، والدارمي في السنن، ١/٣٠، الرقم: ٣٦، والشافعي في المسند، ١/٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧ـ ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٥، ٢١٢٨٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٩٣، الرقم: ١١٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، الرقم: ٣٣٩٠، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٩، والعيني في عمدة القاري، ٦/٢١٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٦، الرقم: ٥٠٤ـ

فَمَسَحَهُ بِيَدِهٖ حَتّٰى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلّٰى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ أَخَذَ ذَالِکَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی الله عنه وَكَانَ عِنْدَهٗ فِي بَيْتِهٖ.....الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ ابْنُ مَاجَه عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ لَهٗ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رضی الله عنهم وَلَهٗ طُرُقٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ.

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اُس وقت مسجد نبوی چھپر کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایسی چیز تیار کر دیں جس پر آپ جمعہ کے دن قیام فرما ہوں تاکہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت بھی کر سکیں اور خطبہ بھی سن سکیں۔ آپ ﷺ نے اجازت عطا فرما دی۔ لہٰذا منبر تیار کیا گیا جس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس منبر کو اُس کے مقام پر رکھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا اور اس ستون کے قریب سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو اس ستون میں سے (ہجر وفراقِ رسول ﷺ میں) رونے کی آواز آئی اور وہ ستون درمیان سے شق ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے رونے کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے اس ستون کی حالت گریہ ختم ہو گئی پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تو اس کی طرف نماز پڑھتے جب مسجد منہدم کی گئی تو اس ستون کو حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور انہی کے گھر میں رہا.....الحدیث۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، دارمی، شافعی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام مقدسی نے فرمایا: اسے امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے حضرت اسماعیل بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور اس کے شواہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح (بخاری و مسلم) میں بھی ہیں اور اس کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دیگر طرق بھی مروی ہیں اور اِس کی اسناد حسن ہے۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اسناد حسن ہے اور اسے امام ابو یعلی الموصلی نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٧/٢٩١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، وأحمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہما في المسند، ١/٢٤٩، ٣٦٣، الرقم: ٢٢٣٦، ٣٤٣٠، والدارمي في السنن، ١/٣١، ٤٤٢، الرقم: ٣٩، ١٥٦٣، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٢٦، الرقم: ١٠٨، وابن أبي شيبة عن ابن عباس رضی اللہ عنہما في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨٧، الرقم: ١٢٨٤١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٦، الرقم: ١٣٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٣٧-٣٨، الرقم: ١٦٤٣-١٦٤٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٥٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٢، الرقم: ٣٣٩٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢/١٦، الرقم: ٥٠٥-

فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ اِس پر وہ ستون (فراقِ رسول ﷺ میں زار و قطار) رونے لگا۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور اُسے تشفی دی حتی کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے تسلی نہ دیتا تو یہ قیامت تک یونہی روتا رہتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’التاريخ الكبير‘ میں روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اِس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

٨/٢٩٢. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْهَا: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

٨: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٣٢، ٤٤٢، الرقم: ٤٠، ١٥٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٢٨، الرقم: ١٠٦٧، وأيضًا، ٤/١٢٨، الرقم: ٢١٧٧، ٥/١٤٢، الرقم: ٢٧٥٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٦، الرقم: ٦٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٨، الرقم: ١٤٠٨، وابن الجعد في المسند، ١/٤٦٦، الرقم: ٣٢١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٨٠-١٨١.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (کھجور کے تنے کی خشک) لکڑی جس کے پاس کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ خطاب فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کی محبت میں چیخ چیخ کر رونے لگی تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام ابو یعلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٩/٢٩٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ إِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَصْنَعُ لَکَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا هٰذَا الَّذِي تَرَوْنَ. قَالَ: فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ إِلٰى وَلَدِهَا فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمِرَ بِهِ أَنْ يُحْفَرَ لَهُ وَيُدْفَنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک

٩: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٣١، الرقم: ٣٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٩، الرقم: ٣١٧٤٩، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٦٩٨، الرقم: ٢، وأيضًا في فتح الباري، ٦/٦٠٢، الرقم: ٣٣٩٠، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٢٨۔

خشک تنے کے پاس قیام فرما ہو کر خطاب فرمایا کرتے تھے، تو ایک رومی شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے لئے منبر تیار کر دیتا ہوں جس پر تشریف فرما ہو کر آپ خطاب کر سکیں گے۔ پھر (اجازت ملنے پر) اس نے یہ منبر تیار کر دیا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ اس منبر پر خطاب فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو کھجور کا وہ خشک تنا یوں تڑپنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ تو آپ ﷺ اس منبر سے اتر کر اس کھجور کے خشک تنے کی طرف تشریف لائے، اور اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ (اسی منبر کے نیچے) گڑھا کھود کر اسے اس میں دفن کر دیا جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٩٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ فَجَاءَهُ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلَا أَصْنَعُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ وَکَأَنَّکَ قَائِمٌ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا لَهُ دَرَجَتَانِ وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَلٰى ذَالِکَ الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ کَخُوَارِ الثَّوْرِ حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ

١٠: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أکرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٣٢، الرقم: ٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٠٤، الرقم: ١٧٧٧، واللالکائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٩٨، الرقم: ١٤٧٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٥٦-٣٥٧، الرقم: ١٥١٩-١٥٢٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٣٩٩-

يَخُوْرُ فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ لَمَا زَالَ هٰكَذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حُزْنًا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدُفِنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَصَحَّحَهُ وَاللَّالَكَائِيُّ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں نصب شدہ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر قیام فرما ہوتے اور لوگوں سے خطاب فرماتے۔ ایک رومی صحابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا میں آپ کے لئے ایسی چیز تیار نہ کر لاؤں کہ آپ اُس پر بیٹھ جائیں اور یوں محسوس ہو کہ آپ قیام فرما ہیں؟ پس اس نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا۔ اس منبر کے دو درجے تھے۔ اور آپ ﷺ تیسرے درجہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ کھجور کا تنا حضور نبی اکرم ﷺ کی جدائی کی وجہ سے بیل جیسی آواز نکالنے لگا یہاں تک کہ پوری مسجد اُس کی آواز سے غمگین ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اس کی خاطر منبر سے نیچے تشریف لائے۔ اس کے پاس گئے اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا جبکہ وہ بلبلا رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ ملاتا تو یہ اللہ کے رسول کے غم (جدائی) کی وجہ سے قیامت تک اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے دفن کر دیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، ابن خزیمہ نے سندِ صحیح کے ساتھ اور لالکائی نے روایت

کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

٢٩٥/١١. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيْمَ إِلٰى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ وَغَلَبَهُ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلٰى جَنْبِ ذَالِکَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتُوْنِي بِهِ. فَأَتَوْهُ بِهِ فَأُمِرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ، هِيَ الآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَالِکَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلٰى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ:

١١: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٢٩، الرقم: ٣٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١١٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧١، وأيضًا في دلائل النبوة، ٦/٦٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٩١، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، الرقم: ٣٣٩٣، وابن كثير في شمائل الرسول /٢٥١، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٢٩، الرقم: ٥٨٥٣۔

اِخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْمَکَانِ الَّذِي کُنْتَ فِيْهِ فَتَکُوْنَ کَمَا کُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُکَ وَتُثْمِرَ فَيَأْکُلَ أَوْلِيَاءُ اللهِ مِنْ ثَمَرَتِکَ وَنَخْلِکَ فَعَلْتُ. فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ. فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے اور دوران خطاب کبھی قیام طویل ہو جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں گزرتی، تب ایک کھجور کا خشک تنا ایک گڑھا کھود کر گاڑھ دیا گیا، پس حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ کھجور کے اُس خشک تنے کا سہارا لے لیتے اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پس ایک شخص نے جو کہ مدینہ منورہ میں باہر سے آیا ہوا تھا آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ اس کھجور کے تنے کے پہلو میں کھڑے ہیں، تو اس شخص نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو ان کے لئے آرام دہ ہوگی تو میں ان کے لئے ایک ایسی مسند تیار کر دوں، جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہو سکیں اور اگر چاہیں تو اُس پر تشریف فرما بھی ہو جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ صحابہ کرام ﷺ اُس شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ پس اس شخص کو حکم دے دیا گیا کہ وہ تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کر دے، جسے آج ’’منبر المدینہ‘‘ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ

نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا، تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہوگیا، اور ایسے دھاڑیں مارنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے دھاڑیں مارتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اُس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ چیز اختیار کر لو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تیرا پھل کھائیں۔ راوی کا خیال ہے کہ شاید اُس تنے نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بات سن لی تھی لہٰذا آپ ﷺ نے اُسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگاؤں۔''

اِس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٢٩٦. **عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْمُ إِلَى الْخَشَبَةِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا يَخْطُبُ كُلُّ جُمُعَةٍ حَتّٰى أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الرُّوْمِ وَقَالَ: إِنْ شِئْتَ جَعَلْتُ لَکَ شَيْئًا إِذَا قَعَدْتَ عَلَيْهِ كُنْتَ كَأَنَّکَ قَائِمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ عَلٰى**

١٢-١٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/١٢٨، الرقم: ٢١٧٧، ٢/٣٢٨، الرقم: ١٠٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٨١۔

وَلَدِهَا حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ فَرَأَيْتُهَا قَدْ حُوِّلَتْ فَقُلْنَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما فَحَوَّلُوْهَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

١٣/٢٩٧. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ خَشَبٍ أَوْ جِذْعٍ أَوْ نَخْلَةٍ (شكّ المبارک) فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنَوْا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ الْمِنْبَرَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ الْوَالِهِ فَمَا زَالَتْ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَأَتَاهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر جمعہ کو ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس کا سہارا لے کر خطاب فرماتے ، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس روم کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسی چیز تیار کر دوں کہ جب آپ اس پر تشریف فرما ہوں تو یوں لگے گویا آپ قیام فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تب اس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے منبر تیار کر دیا، جب آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تو اس لکڑی نے (جس سے آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے) یوں رونا اور تڑپنا شروع کر دیا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ یہاں تک حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنا دستِ شفقت اس پر رکھا، پھر اگلے دن میں نے اسے دیکھا کہ اسے وہاں سے منتقل کر دیا گیا، پس ہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تھے اور اس (لکڑی) کو یہاں سے (اس منبر کے نیچے) منتقل (دفن) کر دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

''اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے قیام فرما ہوتے اور اپنی پشت مبارک لکڑی یا کھجور کے خشک تنے یا کھجور کے درخت کے ساتھ بطور سہارا لگا لیتے (اُن میں سے کون سی چیز تھی راوی کو شک گزرا ہے) پھر جب رفتہ رفتہ لوگوں کی تعداد کثیر ہوگئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک منبر تیار کر دو، صحابہ کرام ﷺ نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر تیار کر دیا، آپ ﷺ اُس کی طرف منتقل ہو گئے تو اُس لکڑی نے اس طرح رونا شروع کیا جس طرح ایک ایسی ماں روتی ہے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے اپنی گود میں لے لیا پھر وہ پرسکون ہوگئی۔''

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٤/٢٩٨. عَنِ الْحَسَنِ عليه الرحمة عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلٰى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ

١٤: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب ذكر البيان بأن الجذع الذي ذكرناه إنما سكن عن حنينه باحتضان المصطفى ﷺ إياه، ١٤/٤٣٦، الرقم: ٦٥٠٧، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٤٢، الرقم: ٢٧٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٨، الرقم: ١٤٠٩، وابن الجعد في المسند، ١/٤٦٦، الرقم: ٣٢١٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٨٩، الرقم: ٦٥٠٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٥١، الرقم: ٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٢، وابن كثير في شمائل الرسول ﷺ/٢٤٠۔

إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا. فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا لَهُ عَتَبَتَانِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ، حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ.

قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ عليه الرحمة إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكٰى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ، اَلْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ. فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوْا إِلٰى لِقَائِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ اپنی پشت مبارک کی ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے منبر تیار کرو۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا جس کے دو درجے تھے۔ جب آپ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ (خشک) لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے خود اس (خشک) لکڑی کو بچے کی طرح روتے ہوئے سنا۔ وہ لکڑی مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے لئے منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوئی۔‘‘

’’راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو! خشک لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ سے

شوقِ ملاقات میں اور بارگاہِ الٰہی میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے گریہ کناں ہے۔ پس تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم اپنے آقا ﷺ سے ملاقات کا (شدید) اشتیاق رکھو۔'' اِس حدیث کو امام ابن حبان، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٥/٢٩٩. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/٣٠٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ٤/١٦١٠، الرقم: ٤١٦٠، وأيضًا في كتاب الزكاة، باب خرص التمر، ٢/٥٣٩، الرقم: ١٤١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٥، الرقم: ١٣٩٢، وأيضًا في كتاب الحج، باب أحد جبل يحبنا و نحبه، ٢/١٠١١، الرقم: ١٣٩٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٤، الرقم: ٢٣٦٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٢٣، الرقم: ٣٧٠٠٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٢، الرقم: ١٢٨٨٩، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١٧١، الرقم: ٢١٢۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن ـــ

أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ ان سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت سے) وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٧/٣٠١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ

..... الخطاب، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٣، وأيضًا في باب لو كنت متخذًا خليلاً، ٣/١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، وابن حبان في

هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے پس وہ پہاڑ (جوشِ مسرت میں) ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے پہاڑ!) ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اُوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

..... الصحيح، ١٥/٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢١، الرقم: ١٤٤١۔

مصادر التخریج

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤. اَزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔** بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٥. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوۃ۔** ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٧. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

۹. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۰. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآ فاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۳. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۴. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۵. ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۶. جزری، ابو السعادات المبارک بن محمد (۵۴۴۔۶۰۶ھ)۔ **النهاية في غريب الأثر**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۷. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔

المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۸. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸٦۔۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة والسیرة النبویہ، ۱٤۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔٤۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۱/۱۹۹۰۔

۲۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳٥٤ھ/ ۸۸٤۔۹٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۳۹٥ھ۔

۲۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳٥٤ھ/ ۸۸٤۔۹٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹۳ء۔

۲۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸٥۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱٤٤۹ء)۔ **الإصابة في تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱٤۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۲۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸٥۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱٤٤۹ء)۔ **تغلیق التعلیق علی صحیح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱٤۰٥ھ۔

۲٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸٥۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحیح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار

نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۵. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۶. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیۃ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۷. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۲۸. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۲۹. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلی**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۳۰. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۳۱. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۳. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔ ۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۳۴. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۵. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **العیال**۔ دار ابن القیم، السعودیہ۔ ۱۴۱۰ھ

۳۶. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۳۷. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۳۸. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔ ۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۹. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۴۰. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٤١. زيلعی، ابو محمد جمال الدين عبد الله بن يوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **تخريج الأحاديث والآثار**۔ رياض، سعودی عرب، دار ابن خزيمة، ١٤١٤ھ۔

٤٢. زيلعی، ابو محمد جمال الدين عبد الله بن يوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دار الحديث، ١٣٥٧ھ۔

٤٣. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعه والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤٤. سعيد بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ رياض، سعودی عرب: دار العصيمی، ١٤١٤ھ۔

٤٥. ابن السنی، احمد بن محمد الدينوری (٢٨٤۔٣٦٤ھ)۔ **عمل اليوم والليلة**۔ بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

٤٦. سيوطی، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بكر بن محمد بن ابی بكر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الكبرى**۔ فيصل آباد، پاكستان: مكتبہ نوريہ رضويہ۔

٤٧. سيوطی، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بكر بن محمد بن ابی بكر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفة۔

٤٨. شاشی، ابو سعيد ہيثم بن كليب بن شريح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدينہ منورہ، سعودی عرب: مكتبة العلوم والحكم، ١٤١٠ھ۔

٤٩. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بيروت لبنان: دار الكتب العلميہ

۵۰. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **الأم** ۔ دارالمعرفہ، ۱۳۹۳ھ

۵۱. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۵۲. شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابوعبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الأصل المعروف بالمبسوط**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

۵۳. شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابوعبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الحجۃ** ۔ عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۳ھ

۵۴. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۵۵. صیداوی، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ۳۰۵۔ ۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۵۶. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۵۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۵۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔ ۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف،

۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۵۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۶۰. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۶۱. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۶۲. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۶۳. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مَشکَل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۶۴. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۶۵۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۶۶. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهید**۔مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

٦٧. ابوعبد اللہ، احمد بن إبراہیم بن کثیر دورقی (١٦٨ـ٢٤٦ھ)۔ **مسند سعد بن أبي وقاص**رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٧ھ۔

٦٨. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٦٩. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦ـ٢١١ھ/ ٧٤٤ـ٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٧٠. ابوعبید قاسم بن سلام (٢٢٤ھ)۔ **الأموال** ۔ دار الفکر، بیروت ۔ ١٤٠٨ھ

٧١. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩ـ٥٧١ھ/ ١١٠٥ـ١١٧٦ء)۔ **تاریخ مدینۃ دمشق (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٧٢. ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠ـ٣١٦ھ/ ٨٤٥ـ ٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٧٣. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢ـ ٨٥٥ھ/ ١٤٥١١٣٦١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٧٤. فاکہی، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

٧٥. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦ـ٥٤٤ھ/ ١٠٨٣ـ١١٤٩ء)۔

مشارق الأنوار۔ المکتبۃ العتیقۃ ودار۔

٧٦. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٧٧. قضاعی، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٧٨. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٧٩. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٨٠. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٧٠١۔٧٧٤ھ/١٣٠١۔١٣٧٣ء)۔ **شمائل الرسول** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٨١. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩۔٢٧٣ھ/٨٢٤۔٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٨٢. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٨٣. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/ ٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **کتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٤. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مَشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٨٥. المحاملی، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

٨٦. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٧. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٨٨. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٩. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **أحاديث الشعر**۔ عمان، اردن: المکتبۃ الاسلامیہ، ١٤١٠ھ۔

٩٠. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٩١. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٩٢. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/ ٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

٩٣. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٩٤. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٩٥. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٩٦. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٩٧. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٩٨. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/ ١٩٥٠ء۔

٩٩. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

١٠٠. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **تهذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت،

لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔

١٠١. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

١٠٢. ابن ہمام، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (٦٧٧۔٧٤٥ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٠٣. ہناد، ہناد بن سری کوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ١٤٠٦ھ۔

١٠٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٠٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٦. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔